

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# دیوان اشعار

حضرت سچل سمرست کا فارسی مجموعہ کلام  
~~~~~

جلد اول

(ردیف الالف تا ردیف المیم)

مع اردو ترجمہ

از

قاضی علی اکبر درازی





پیغام

حضرت پچل شاعر ہفت زبان تھے۔ انہوں نے عربی، فارسی، سندھی، سرائیکی، ہندی اور پنجابی میں شعر کہے۔ وہ سندھی کے پہلے شاعر تھے جنہوں نے اپنی مادری زبان سندھی کے علاوہ اردو میں بھی بلند پایہ شعر کہے ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں اردو زبان پر بھی عبور حاصل تھا۔

حضرت پچل اپنے فارسی کلام میں (جو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے) عطار، رومی اور جامی سے متاثر نظر آتے ہیں۔ ان کے فارسی کلام کے مجموعیات میں سے سب سے زیادہ مشہور اور قابل ذکر دیوان آشکار ہے۔ پچل کے حقیقی مقام کو پہچاننے کے لئے دیوان آشکار کو پڑھنا اور سمجھنا ضروری ہے لیکن یہ کلام فارسی میں ہونے کے سبب آج کل عام فہم نہیں رہا۔

خوشی کی بات ہے کہ صوبائی محکمہ اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر نے وقت کی اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دیوان آشکار کو اس کے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کا بندوبست کیا۔

امید ہے کہ چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی اس پُر غلوص کوشش کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔

مرزا رفیع الرحمن  
ایڈیٹمنٹ جنرل ایس ایم عباسی  
گورنمنٹ سندھ

## رہنما حقوق محفوظ ہیں

بار اول \_\_\_\_\_ نومبر ۱۹۸۱ء  
تعداد اشاعت \_\_\_\_\_ ایک ہزار  
سرورق \_\_\_\_\_ انور انصاری  
کتابت \_\_\_\_\_ ایم۔ اے۔ ٹی

ناشر: حاجی عبدالرحمن چیف ایڈمنسٹریٹر  
محکمہ اوقاف سندھ، حیدر آباد۔

طابع: افیشیا پرنٹنگ پریس۔ ناظم آباد کراچی۔

زیر اہتمام:

مہران پبلشرز ۱۹/۱۴۴، منصورہ، کراچی ۳۸۔



ڈیجیٹل اسکیننگ: جناب صفدر حسین

ایڈیٹنگ: طارق حیات لاشاری، سکھر

بتاریخ: 11 اپریل، 2020ء





## پیغام

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی ہے کہ ممکنہ اوقات صوبہ سندھ، سندھ کے مشہور روحانی پیٹوا، شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمستؒ کا فارسی مجموعہ کلام ”دیوان آشکار“ اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

گو شاعر ہفت زبان کی حیثیت سے حضرت سچل سرمستؒ کا کلام سچی سرائیکی اور اردو وغیرہ میں بھی ملتا ہے لیکن ان کی فارسی شاعری اپنے اسلوب اور آہنگ کے اعتبار سے دیگر زبانوں کی شاعری کے مقابلے میں زیادہ پُر اثر اور متلبن ہے۔ فارسی سے عام عدم واقفیت کی بنا پر اس زبان کا ادبی اور دینی سرمایہ قومی زبان میں منتقل کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اور حضرت سچل سرمستؒ کا فارسی کلام کیونکہ علمی ادبی اور دینی اعتبار سے باہم ہے اس لئے ”دیوان آشکار“ اردو میں منتقل ہونا اردو کے علمی و ادبی سرمایے میں گراں قدر اضافہ ہے۔

میں ”دیوان آشکار“ کی اردو ترجمہ کے ساتھ شاعرت پرچین ایمنسٹریز اوقات سندھ کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہ علمی اور دینی خدمت انجام دے کر ایک اچھی مثال قائم کی ہے۔

مسعود رمان  
ایم مسعود زمان  
چیف سیکرٹری سندھ



## میش لفظ

سندھ کی سوہنی دھرتی ہے شمار صاحب کمال بزرگان دین اور صوفیائے کرام کو اپنے سینے میں چھپائے ہوئے ہے۔ سات زبانوں میں عارفانہ کلام کہنے والے اور فلسفہ وحدت الوجود پر یقین رکھنے والے صوفی شاعر سچل سرمستؒ ان بزرگ شخصیتوں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے سندھی، فارسی، عربی، اردو، سرائیکی، ہندی اور پنجابی میں شعر کہے۔ سندھی اور اردو کلام میں انہوں نے اپنا تخلص ”سچل“ اور سچو، ”اود فارسی میں ”آشکارا“ اور ”خدائی“ استعمال کیا۔

”آشکارا“ کی مناسبت سے ہی ان کا سب سے مشہور فارسی مجموعہ کلام ”دیوان آشکار“ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ کتاب صریحاً عارفانہ اور صوفیانہ کلام پر مشتمل ہے جسے پڑھنے والا خود کو روحانی دنیا میں گم پاتا ہے۔ ان اشعار میں اس حقیقی سچل کی جگہ گاتی: رنی تصویر نظر آتی ہے جو حق کا متلاشی ہے اور عشق حقیقی سے سرشار ہے۔

”دیوان آشکار“ کو سب سے پہلے مولوی نور الحق نے مرتب کیا تھا اور اسے خیر لود کے حاکم میر علی مراد خان تالپور رامتنی نے ۱۹ ویں صدی کے ادراک میں نوکشتور پریس کھنوسے شائع کرایا تھا۔



درازا شریف کے ایک صاحب علم جناب قاضی علی اکبر نے دیوان اشعار کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ گورکھ پور پبلیکیشن جرنل ایس ایم عباسی کی خواہش پر مجھے اس کی اشاعت کا پروردہ ہو گیا ہے۔ قارئین کی سہولت اور کتاب کو مستفید جاننے کے لئے اردو ترجمہ کے ساتھ اصل فارسی کلام بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ انشاء اللہ ہم دوسری جلد کی اشاعت میں بھی جلد ہی کامیاب ہو جائیں گے۔

میں عرض کر رہا ہوں کہ اس کتاب کے منظر عام پر آنے سے پہلے ہی جناب قاضی علی اکبر درازی اس سلسلے کے کوچ کر گئے۔ اس کی شریعہ خواہش بھی کہ دیوان اشعار کا اردو ترجمہ جلد از جلد جب کروں گا تب تک چاہئے۔ ہمیں اطمینان ہے کہ بھان کی آخری خواہش کو عملی جامہ پہنا ہے۔

ماجی عبد الرحمن

جین ایڈمنسٹریٹر اوقات سندھ، حیدر آباد۔



# مختصر سوانح حیات

## ولادت اور تعلیم و تربیت

سندھ کے عظیم شاعر سر تاج الشعراء، شہنشاہ عشق، منصور آخر زمانی شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمستؒ ۱۵۲ھ بمطابق ۱۷۳۹ء میں تولد ہوئے۔ آپ کا پیدائشی نام نامی ام گرامی عبدالوہاب تھا لیکن راست گوئی اور راست بازی کی وجہ سے انہیں سچو، سچل، سچیدہ، کہا جانے لگا اور اسی نام سے آپ کی شہرت ہوئی۔ وہ ایک طرف صاحبِ عرفان ولی اور بقا باللہ کی اعلیٰ ترین منزل پر فائز تھے اور دوسری طرف بلند پایہ اور عظیم المرتب شاعر اور وادی سندھ کے لئے قابلِ فخر شخصیت تھے۔ حضرت سچل سرمستؒ کا سلسلہ نسب ۳۹ ویں پشت میں حضرت فاروق عظیم سے جا ملتا ہے۔ آپ کے اجداد میں سے ایک بزرگ شیخ شہاب الدین فاروقی غازی محمد بن قاسم کے ہمراہ سندھ میں آئے تھے جنہیں فتح سندھ کے بعد سیوستان (سیوہن) کا حاکم مقرر کیا گیا۔

اسی فاروقی خاندان کے ایک کامل اکمل ولی خواجہ محمد حافظ المعروف برہائیں صاحبِ دہاد دی سندھ کے ضلع خیرپور میں قصبہ رانیپور سے ایک میل فاصلہ پر درازا شریف نامی گاؤں میں سکونت پذیر تھے جن کے دو فرزند ہوئے۔ ایک کا امم گرامی خواجہ صلاح الدین تھا اور دوسرے کا امم گرامی خواجہ عبدالحی سچل سرمست



خواجہ صلاح الدین کے محنت و جگر نور نظر سے، خواجہ محمد حافظ کی رحلت کے بعد خواجہ عبدالحق مسند رشید دہلیت پر علوہ افروز ہوئے۔ پهل مرست کے چیلنے لگائی روایات کے مطابق آپ کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے حافظ عبد اللہ فاروقی کے سپرد کیا جن سے انہوں نے فارسی اور سندھی تعلیم کے علاوہ قرآن مجید کا درس بھی لیا اور بارہ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ ان کے بعد خواجہ عبدالحق نے آپ کو اپنا طالب بنایا اور عرفان الہی سے مستفیض فرما کر خود خلافت عطا فرمایا۔

### کلام

پهل مرست کا کلام سراپا الہامی ہے اور سوز و گداز۔ کیف و حال، جذب و جلال، موج دستی کے فلسفہ کا ایک بھرپور گنیمت ہے جو بیخودی، وجد، جذب و مرستی کے عالم میں کہا گیا ہے۔ اس عالم میں آپ کے سر مبارک کے لمبے اور نکلے ہوئے بال سیدھے ہو کر کھڑے ہو جاتے اور آنکھوں سے سیلاب اشک جاری ہو جاتے۔ اسی حال میں اشعار کی آمد کثرت سے ہوتی گویا ایک دریائے موج ہے جو اٹھ اچلا کر ہے۔ اس وقت جو طالب اور کاتب موجود ہوتے وہ آپ کا کلام قلبیہ کر لیتے، اگر کوئی لفظ یا مصرعہ ان کی سمجھ میں نہ آتا تو آپ کے ہوش میں آجیلنے کے بعد اس کے بارے میں آپ سے دریافت کرتے مگر اس مرست کی طرف سے ان کو یہ ہی جواب ملتا کہ کہنے والے نے کہا ہے مجھے کچھ بھی معلوم نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا کلام نو لاکھ چھتیس ہزار نو سو چھتیس اشعار پر مشتمل ہے جو سات زبانوں عربی، فارسی، اردو، ہندی، پنجابی، سرائیکی اور سندھی میں کہا گیا ہے اور اس بنا پر آپ کو شاعر ہفت زبان کہا جاتا ہے۔ کسی شاعر کا اپنی مادری زبان میں چند شعر کہنا کسی خاص اہمیت کا حامل

نہیں ہے۔ قابل قدر شاعر وہ ہے جسے میراوری زبانوں پر بھی عبور حاصل ہو۔ ایسے شاعر کو سراج الشعراء کہا جاسکتا ہے۔

اس اقلیم سخن کے تاجدار شاعر کے اشعار حسب ذیل اصناف سخن میں موجود ہیں اور

کالی، ابیات، غزل، مولود، مرثیہ، مثنوی، سرطقی، مہولہ، گھرولی، فردا رباعی، سدس، خمس، مستزاد و غیرہ غرضیکہ ہر صنف سخن میں موجود ہیں اور کوئی بھی پہلو تشدد رہنے نہیں دیا ہے۔ شعر کے کمال فن کا یہ بین ثبوت ہے۔ یہ خوبی کسی اور شاعر کے شعر میں نہیں مل سکتی۔ اس بنا پر اگر اس قادر الکلام شاعر کو سراج الشعراء کہا جائے تو یہ نہ تو مبالغ ہوگا اور نہ خلافت واقعہ فارسی کلام میں آپ کا نمکس آشکار اور خدائی شبہ۔ آپ کی تصنیفات حسب ذیل ہیں۔

سندھی ۱۔ وحدت نامہ، مرثیہ نامہ، مہولہ اور لائقہ اد کافی اور ابیات۔  
سرائیکی ۲۔ قتل نامہ، گھرولی، ریمتہ، سرحرانی اور لائقہ اد کافی اور ابیات۔  
فارسی ۳۔ دیوان آشکار ۴، دیوان خدائی ۵، مثنوی عشق نامہ ۶،  
۷۔ مثنوی درد نامہ ۸، مثنوی گداز نامہ ۹، مثنوی تار نامہ ۱۰، مثنوی  
۱۱۔ مہر نامہ ۱۲، مثنوی راز نامہ ۱۳، مثنوی وحدت نامہ ۱۴، مثنوی وصلت نامہ ۱۵،  
۱۶۔ غزل بحر طویل ۱۷ مکتہ تصوف۔

ان تصنیفات میں سے دیوان آشکار مرصع علی مراد خان تالپور والی ریاست خیرپور نے شائع کر دیا تھا اور دیگر تصنیفات راقم الحروف نے اپنے خرچ سے سندھی اور اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرائی ہیں اور دیوان آشکار کا سندھی اور اردو ترجمہ کیا ہے۔



## مقام معرفت

یہ رند عاشق بقا باللہ کی اعلیٰ ترین منزل پر فائز تھے جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے۔  
ہر کجاہیم جا بجایم من خدا یم من خدا  
این چه شد پرشیدہ ام از درد این خاک تبا

حضرت پھل مرست نے جب منصوری نعرہ بلند کیا تو ان کے ہم عصر  
علمائے آپ کو تعزیر دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے علمائے پوچھا کہ اس جرم  
کی سزا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس جرم کی سزا قتل ہے۔ جب پھل مرست  
نے علمائے کہا کہ جس وقت آپ میری زبان سے انا الحق کا نعرہ سنیں اسی وقت  
مجھے قتل کر دینا۔ اس اثنا میں انہیں حال آگیا اور آپ کی زبان سے انا الحق  
لکے لکے علمائے ان پر طوار کے کئی وار کئے لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ جب حال  
کی کیفیت باقی نہ رہی تو علمائے ان کو تمام حقیقت سے آگاہ کیا۔ پھل مرست  
نے فرمایا کہ یہ نعرہ میں نہیں لگاتا لیکن وہ ذات پاک لگاتی ہے جو لازوال ہے۔  
حاصل مطلب یہ کہ وہ تیا بھر کا کوئی بھی شاعر پھل مرست سے ہم سر کا دعویٰ نہیں  
کر سکتا نہ اس کا مقابل ہو سکتا ہے۔ پھل مرست کے درجہ ولایت کی حقیقت  
ترجمہ پڑھنے سے بخوبی معلوم ہوگی۔

## وصال

یہ شاعر اعظم ادول کامل ۱۱۲۸ھ بمطابق ۱۷۱۵ء رمضان المبارک ۱۲۴۲ھ  
میں واصل بحق ہوئے۔

قامنی علی اکبر درازی

یکم جنوری ۱۹۱۹ء



جلوہ حسنش چو بینی دیدہ عبرت کشا  
تا بہر مظهر شناسی بادشاہ کبریا  
گاہ ارنی گہ ترانی ہر دو جاری حکم اف  
گاہ ہجر و گد وصال اور صدا و ندا  
گاہ اندر کعبہ باشد گاہ اندر بیت کدہ  
گاہ ہادی کہ منزل و گاہ ہا شد مقتدا  
گاہ در و تی گدا گر گاہ طلش پوش شاہ  
گاہ میر و گد و زیر و گد بود حاجت روا  
بی ہمداد ہمایں ہر دو جنبش را بیدان  
جا بجا موجود شد از عرش تا تحت الشرا  
خود زمین و خود زمین جو رو پر گئی جان تن  
نی لغیرش ہی چیز خود بود از من سما  
لا تحرک ذرۃ الا باذن اللہ شہنو  
آسکارا تو ذلک بر حہ باشد خود خدا

## اردو ترجمہ

ترجمہ اس کے حسن کا جلوہ دیکھے تو عبرت  
کی آنکھیں کھول، تاکہ اس بادشاہ کبریا کو  
ہر جلوہ گاہ میں ردیکھ کر پہچان سکے۔  
کبھی ارنی ہے یعنی مجھے اپنا جلوہ دکھا  
اور کبھی لن ترانی ہے یعنی تو مجھے برگز

دیکھ نہیں سکے گا۔ یہ دونوں حکم اسی  
کے جاری کردہ ہیں، کبھی نزاق ہے کبھی  
وصال ہے، آواز دینے والا بھی وہی  
ہے اور جواب دینے والا بھی وہی۔  
کبھی کعبہ میں ہے اور کبھی بیتخانہ میں کبھی  
سیدھے راستہ پر چلاتا ہے اور کبھی ٹیڑھے  
پر اور کبھی خود ہی پیشوا بن کر رہنما بن کر رہتا ہے۔  
کبھی فقیرانہ لباس میں ہے اور کبھی شاہانہ  
لباس میں، کبھی بادشاہ ہے کبھی وزیر،  
اور کبھی سب کی حاجت ڈالنے والی  
دونوں اوصاف اسی کے ہیں کہ سب سے  
اگے تھلک بھی ہے اور سب کے ساتھ بھی۔  
اور مقام پر موجود ہے اور پر بھی اور  
سیٹھے بھی۔  
زمین بھی خود ہی ہے، آسمان بھی خود ہی۔  
خود بھی خود ہی ہے اور پری بھی خود ہی  
جان بھی خود ہی ہے اور جسم بھی خود ہی اس  
کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور پیچھے وہی ہے۔  
ایک ذرہ بھی اللہ کے سر کے بغیر حرکت نہیں  
کرتا۔ اس بات کو غور سے سن، اسے تسلیم  
وہ تو نہیں ہے بلکہ جو کچھ ہے خود خدا ہی ہے۔



## اردو ترجمہ

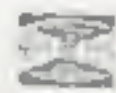
عارفی و عاشقی شد ہر دو شاندار ما  
بہر جلوہ حسن می آید بہ بین دلدار ما  
گاہ میگردونی و گاہ میگردولی  
بس کجا آید ازین اسرار حق انکار ما  
راز دولت و خزانہ میز منطق الطیر را  
ہم چنین فرمودہا آن خواجہ عطار ما  
پیر عبدالحق فرمودہ رہبری از راہ حق  
آمدہ اکتی بدل و جان ہم یقین اعتبار ما  
آشکارا صبر کن این سراسر ارشش گو  
چوں کنم کہ خود بر فتم گشت بی اختیار ما

اے آشکارا صبر کر۔ یہ اسرار بیان نہ کر۔  
لیکن کیا کروں بے خود اور بے بس ہوں۔

را منطق الطیر حضرت عطار کی تصنیف ہے۔ ان کی اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔

## اردو ترجمہ

درد و جہاں کن نظر باشد ہستی ما  
درد دل و جان علاج الفت ہستی ما  
ہر چہ بود آن بود قتل کند غیر را  
لاذالہ بین تیغ و دود ہستی ما  
صبر کن اے دل ز غم بھم دلدار را  
نعرہ اناحق مزن تا تو شکستی ما  
کیفیت حال گوی دل منصور دار  
ایں کہ سفینہ روان چو تو شکستی ما  
کن تو گمنا و بگویشنوی آشکارا  
مال حقیقت ہمہ این سیر ہستی ما



دردن جہاں پر نظر کر کے دیکھ لو صرت  
ہمارا وجود ہی نظر کرے گا منہ کے قلب  
اور روح میں ہمارے ہی عشق و محبت کی  
ہستی دکھائی دے گی۔  
جو کچھ ہے وہی ہے۔ نہ غیر کو قتل کرتا  
ہے نہ لا۔ اور لا۔ الہ کی رو و جاری  
تغوار دیکھ لے۔  
اے دل! غم و اندوہ میں صبر کر اور محبوب کا  
ساتھ دے۔ اناحق کا نعرہ لگا دے تو ہم  
کو قتل کروادے گا۔  
اے دل! منصور کی طرح حقیقت مال بین  
کر کہ ہماری اس کشتی کو جو رواں دواں تھی  
تو نے کیسے توڑا؟

اے آشکارا اس، تو من و تو کی بات نہ  
کر، صرت اس کی بات کر۔ یہی اصل حقیقت  
ہے اور یہی راز و سیر ہے۔



## اردو ترجمہ

عجب محبت کہ بگڑت از سرما  
غرق گردیدہ ماؤں کن پر یک جا  
ایک عجیب مروج مٹی جو ہمارے سر سے گزر  
گئی، ساری خودی اس وقت اور ہی جگہ  
پر غرق ہو گئی۔

خیال از کثرت شد دور یک بار  
بیاد و مدت شد کشت معنا  
کثرت کا خیال فوری طور پر مٹ گیا، مدت  
آگئی اور حقیقت حال کھل گئی۔

ازاں وادی و مدت خوش برخواست  
برفتہ از میان جو یا دگویا  
جب و مدت کی وادی سے طوفان اٹھاتو  
وہ جو درمیان میں جستجو کرنے اور پہننے  
والا تھا وہ گم ہو گیا۔

شکستہ طلسمات و جودت  
بقا بعد الفنا گشتہ زمیت  
ترے وجود کا طلسم ٹوٹ گیا اور فنا کے بعد  
بقا کا وہ مقام آگیا جس کی نشاندہی  
"ذی بقی و جزو یکہ و الخالق و الالہام" میں کی  
گئی ہے۔

خدائی گم ہو گئی اور خدا کا ہر ہو گیا، دریاں  
مسلل ہو جیں اٹھ رہی ہیں۔

## اردو ترجمہ

از دوست سوی من بر سیدنا مہا  
دردی زشتہ بود ہزاراں سلا مہا  
مجھے دوست کی جانب سے خطوط ملے ہیں  
جن میں ہزاروں سلام لکھے ہوئے ہیں۔

چہان اٹکبار شدہ آن زمان بسی  
درد گداز شدہ زشتہ ن پیا مہا  
دوست کے پیغام سننے وقت دل میں قوت  
پیدا ہو گئی اور آنکھیں آنسوؤں کی بارش  
برساتی رہیں۔

دل از مطالع خط بس بیتہ رگشت  
کردیم چاک چاک گریبان با مہا  
دوست کے خطوط پڑھ کر دل بہت ہی  
بے قرار ہوا، اور ہم نے اپنا گریبان بلکہ  
تمام لباس جھیر جھیر کر دیا۔

مرقوم بوداں کہ مرار و بسوی آست  
دل را ازین ہوا ی بیفتند دما مہا  
دوست نے لکھا تھا کہ میرا رخ تمہاری  
جانب ہے، دوست نے اس محبت  
سے میرے دل کو قید کر لیا۔

از دور و جبر و دست گنم نالہ و فغان  
ہی ہی بغیر یار کہ بر سیکشا مہا  
دوست کے فراق میں آواز زاری کر  
رہا ہوں، ہلے ہلے وہ صبحیں اور  
وہ شامیں جو دوست کے بغیر گزر  
رہی ہیں۔

بنشین دوام ہمچو گدا بر در صیب  
ای آشکار باشش غلام از غلام مہا  
اے آشکارا! ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بھکاری  
بن کر دوست کے دروازہ پر بیٹھ جا اور  
اس کے غلاموں کا غلام بن جا۔



## اردو ترجمہ

یار با ما فاصل مست من بقرام ہای ہا  
 قربد این بعد و انم گرہ نام ہای ہا  
 و بعد م موجود باشد آنکہ در ہر کار و بار  
 یک دیدارش منہم اشکارم ہای ہا

و در منہم دل شکستہ روز و شب و عبرت  
 نیست دیگر در دلم جز یار یارم ہای ہا

او یس واد بصیر واد علیم و ہم کلیم  
 جلا واد شد دریں شکی تیارم ہای ہا

گفت الانسان تری سترہ کردم یقین  
 اندرین عالم بنام آشکارم ہای ہا

اس کا ارشاد ہے کہ انسان میرا راز ہے  
 اور میں اس کا راز ہوں اور مجھے اس  
 پر یقین ہے۔ میں اس دنیا میں آشکار  
 نام رکھ کر آیا ہوں۔ ہائے ہائے۔

## اردو ترجمہ

من با دوست یار مست ہما  
 تا کہ از عہددا دوست ہما

طرف دیگر نظر نہ ہستند از د  
 دیدہ در دیدہ کرد شست ہما

چشم خمور و جہام در دشت  
 بکنار آمدہ نشست ہما

تو بہ کن از ثواب و جہنم گناہ  
 اندرین رو کر رہت ہما

دوست را دوستی و ہم نفسی  
 چند آیا مہا گذشت ہما

آشکارا تو شار با شش صنم  
 عہد نامہ وفا نوشت ہما

میں یار کے ساتھ مست ہوں اور یار چہ  
 ساتھ مست ہے اس قدر کہ اس نے اس  
 بارے میں میرے ساتھ عہد و پیمان کر لیا  
 میرا یار کسی اور طرف نہیں دیکھتا۔ اس کی  
 نظریں میری نظروں کے ساتھ اس طرح  
 ملی ہوئی ہیں جیسے کوئی سلسلہ آپس میں  
 جڑا ہوا ہو۔

میرے یار کی آنکھیں غمناک ہو رہی ہیں۔ پیالہ  
 اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ میری بھٹی میں  
 بیٹھا ہوا ہے۔

ثواب اور گناہ سے تو بہ کر۔ میرا یار اس  
 معاملہ میں میرا ہنجیال ہے۔

میرے اور میرے یار کے درمیان جو  
 یگانہ اور رفاقت ہے وہ کوئی آج کی  
 بات نہیں ہے بلکہ اس کو مدتیں گزر چکی  
 ہیں۔

اے آشکارا تیرا یار خوش رہے جس نے  
 تجھے یاری نبھانے کا عہد نامہ لکھ کر دیا ہے



## اردو ترجمہ

اسی کہ باتیں عشق کشتہ ما  
دست از جہم و جان کر کشتہ ما  
چونکہ واقف شدم دما سرا دش  
سجد و زنا را گستا

مجھے جب عشق کے سراسر اکی آگاہی ہوئی تو  
میں نے تیس اور زنا کو توڑ دیا۔

ایک عشق گرفت دامن دل  
کا نذرین رہ کر بے بستہ ما  
عشق ناز کہ بھرتی باشد  
چوں سمندر در آں نشسته ما

عشق ایک ایسی آگ ہے جو سب کو جلا  
دیئے ہے لیکن ہم اس کے دریاں میں  
سمندر کی طرح آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔

اے آشکارا! دیکھو مجرب کے حضور میں  
ہمارے ٹوٹے ہوئے دل کی کتنی بڑی قدر!

۱۷) عشق ناز بھرتی ماری وی اللہ و عشق ایسی آگ ہے جو اللہ کے سوائے سب  
کو جلا دیتی ہے، اکی جانب اشارہ ہے۔

## اردو ترجمہ

اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور مجھے "مادمن"  
در خودی کی قید سے آزاد کر۔

مجھے راز و مدت کی شراب پلا تا کہ میں بچے  
بہچان سکوں۔

میں کہاں ہوں: میں کہاں ہوں: میں  
کہاں ہوں: دونوں جہانوں میں تو ہی  
تو ہے۔

تو جہاں بھی جلوہ نمائی فرمائے ہمیں بھی  
اپنے راز سے آگاہ فرمایا کر۔

اس معنی ماز سے آگاہ فرما کہ تو خالق  
دو جہاں ہے اور باقی ہر چیز تیری مخلوق۔

تو ظاہر اور باطن میں بالکل ایک ہی ہے  
تیرے سوائے اور کچھ بھی نہیں ہے۔

تیری ذات پاک توصیف اور تعریف سے  
بلند اور بالاتر ہے دونوں جہانوں کی  
فقط ایک لفظ کی سی ہے جس کا اصل معنی  
تو ہی ہے۔

خداوند! تو بر من رسم فرما  
رہائی دو مرا از قید من ما

ہوشانی شراب از سر و مدت  
شناسم تا ترا ای بادشاہ

کہا یم من کجاست یم من کہا یم  
تو نے موجود در عالم ہویدا

بہر جا بے ظہور خود نمودہ  
در سر خویش ما ما کن شتاسا

کئی آگاہ زبان اسرار معنی  
توئی انکو میں خالق جملہ اشیا

توئی در نما سر و باطن ہر یک  
بجز تو نیست دیگر هیچ گویا

منزہ ذات تو از وصف بیرون  
دو عالم صورت باشد تو منا



تیرا کوئی مکان نہیں ہے اور تو باطل  
ایک ہے لیکن اس کے باوجود تو ہر مقام  
پر بہت نظر آتا ہے۔

تو جب اپنے حسن کی مہرہ منائی کرتا ہے  
تو گریبا دشت و بیابان میں خیر نصیب  
کر دیتا ہے یعنی جنگل میں متل ہو جاتا ہے  
تو نے جب ظہور فرماتے کا خیر کیا تو فرما  
دو لڑی جہاں وجود میں آئے۔

تو نے جب اپنے رونے سے نقایات  
دیا تو عشاق میں شہزاد و شہزادی برابر ہو گیا۔

عشاق جب جذب و سرور میں  
وہر کرتے ہیں تو انا الحق کا نعرہ لگاتے ہیں۔

کہن و صبا کی نا اعظم شانی میں، کا نقار  
بیاتے ہیں اور کہیں "انار حکم الہی" (۵)  
کا دعویٰ کرتے ہیں۔

وہ اللہ کے شوق میں ایسی باتیں کہتے ہیں  
جن کا تعلق غیر اللہ سے نہیں ہوتا اور یہ  
مستان مولیٰ یعنی عاشقان الہی اس  
راز کو بھی طرح سے جانتے ہیں۔

تو اپنے لایکان قاجاد واحد  
بجائے می مانے خود بہرہ را

جمال حسن را چوں می نمانی  
ز سنے خرگاہ اندر دشت محرا

کہ چوں رو بر ظہور آورده تو  
بیک دم دو جهان گشتند پیدا

ذو رخ برق چو انگندی بسیکار  
قدور عاشقان شور و غوغا

زستی عاشقان دزرقص آئیند  
نزدند این نسیبہ انا الحق الا

گن آن کوس سبانی بگویند  
گن گویند آن ان ربک اعلا

ہم گویند فی حسب سوی اللہ  
ہم دانستہ این مستان مولیٰ

شوند آن کم چنان در ذات پاکت  
نمانند آن خبر از خود سراپا

سر میسر یکہ می جوید کہ نہ ہر  
نقطہ ماند باقی سین و نہ

بہرہ بی ہمد وصف تو باشد  
وگر نبود توئی اسم و مستی

نباشد آتسکایا در میانش  
تو پاستی در دوحلم امی خدایا

وہ اپنے آپ کو تیری صفات پاک میں اس  
طرح مدغم کر دیتے ہیں کہ ان کو اپنے  
وجود کا علم ہی نہیں ہوتا۔

کون بول رہا ہے کون جستجو کر رہا ہے اور  
کون حاصل کرتا ہے کون نظر دیکھتا ہے  
جہاں تو دریا ہی نہایت ہے۔

میرے مولیٰ! وصف تیری ہی ذات پاک  
کا ہے کہ تو سب کے ساتھ بھی ہے اور  
سب سے اگت تھک بھی ہے۔ ترے  
سوائے اور کوئی نہیں ہے تو ہی تو ہے  
اسم بھی تو اور ستمی بھی تو۔

میرے مولیٰ! آشکارا تو وجود ہی نہیں  
ہے۔ یہاں تو دونوں جہاں میں فقط تو  
ہی تو ہے۔





## اردو ترجمہ



بادشاہِ مملکتی از عشق پوشانی مرا  
جرمِ از راهِ توحیدت جز شانی مرا

بر در درگاہِ عالی راز و شب من ساقم  
کن ز لطف خویش دزدی دست افتانی مرا  
کرم سے مجھے کسی دن جہنم پہنچے خودی  
عطا فرما۔

ہر شخص یہی کہتا ہے کہ عشق کا راستہ بڑا  
کھٹن ہے۔ آپ اپنی ترجمہ سے اس راستہ  
کو میرے لئے آسان بنا دیجئے۔

یہاں تو لاکھوں طالبِ اکرام کھٹے ہوئے  
ہیں۔ مرنے ایک میں ہی تو نہیں ہوں ہم  
سب آپ کے کوچہ میں اپنی جان کی قربانی  
پیش کرنے کو حاضر ہوئے ہیں۔

آپ کریم ہیں، میرا دل اپنی نعمت سے بھر  
لیجئے اور مجھے دیگر تمام نصورات اور  
خیالات سے رہائی عطا فرمائیے۔

مے آشکارا چوں شد و دل تو مشتاق جاگیر  
خوشترین باشد ہم از سختِ سلیمانی مرا  
مے آشکارا چوں شد و دل تو مشتاق جاگیر  
میں جاگزیں ہو چکا ہے تو میرے لئے اس  
کے عشق کی دولتِ نعمتِ سلیمانی سے بھی  
بڑھ کر ہے۔

## اردو ترجمہ



بشنو اے دل بات گویم بلرے  
در طریقِ عشق گریہ و زاری

یارِ راہِ دل از دست رفت  
زلفت بیجا پیچ، پچوٹ مارا

اے سب سے موٹی مثالِ اثر و است  
دردِ دندانِ راہِ آزار مارا

زلفت بر رخِ یارِ آویزاں شدہ  
تا بدیدنِ او دلم شد پارا

خونِ می ریزند شستہ تانِ بدم  
آں نمی دلِ شستہ دیگر کار مارا

میں نے یاد کو دیکھا تو میرا دل میرے انہوں  
سے نکل کر یار کی ان زلفوں میں جا اٹکا  
جو سانپ کی طرح پیچ و پیچا ہیں۔

میرے یار کے سیاہ بالِ اثر و است ہیں  
اور عشق کو بڑی تکلیف دیتے ہیں۔

یار کے رخساروں پر زلفیں لٹک رہی  
ہیں اور ان کے دیکھنے سے میرا دل  
نکڑے نکڑے ہو رہا ہے۔

یار کی زلفیں ایک گھڑی کے اندر سحر  
مشتاقوں کو قتل کر دیتی ہیں۔ ان کو قتل کے  
سوا بے اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔



کی کھم قوہ زوید پارستان  
چونکہ می بینم وزان اسرار

لیکھ از دیدن ہما جلوہ جمال  
عاشقان بدست سربدار

زادہاں و عابدان و قاصدان  
می کنند از حسن او گفتار

چند می مانند بر قدش حسین  
شہر یاران سرفراز سردار

صورت محبوب با حسن کمال  
شمار زن روشن بود چوں تامل

عاشقان در زرد عشقش مبتلا  
من نہ یک بانم ولی بسیار

در وہ آنہست منہ پازا ہدا  
کوئی عشقان بود پیر حصار

دین ما از دست رفتہ چوں کھم  
در گلواند خستم ز تار

میں محبوب کے دیدار سے قرب کیسے کروں۔  
مجھے تاس میں بٹے اسرار نظر آتے ہیں۔

اس کے حسن کا جلوہ دیکھتے ہی عشاق اپنے  
سر سول کے پردہ کر دیتے ہیں۔

زادہ ہوں یا عابد ہوں یا قاصدی ہوں  
سب اس کے حسن کی باتیں کرتے ہیں۔

کئی بادشاہ سردار اور نواب اس کے  
قدموں پر اپنا سر رکھتے ہیں۔

محبوب کی صورت اپنے حسن کامل کی وجہ  
سے اس قدر منور ہے اور ایسی چمک چمک  
رکھتی ہے جیسے آگ روشن ہو۔

صورت میں ہی نہیں بلکہ بے شمار عشاق اس  
کے درویشی میں مبتلا ہیں۔

مے ناہد از عشاق کی لگی میں قدم نہت  
رکھ۔ ان کی گل کاٹوں سے بھری ہوئی ہے۔

میں کیا کروں میرا دین میرے ہاتھوں سے  
چھوٹ گیا ہے کیونکہ میں نے اپنے گلے  
میں زنا زوال دیا ہے۔

شدہ دلم در بہت گیسوی مصمم  
دام یاز پنجبیر دامنم تار

نجان خوفناک کردن در مش  
جزفت فی اللہ نہ سید نہ پادشا

یونکہ شاہن بیچ دستار کشش بید  
می زندہ آن بر زمین دستار

از ہمہ دشمنی و حسد و کین و  
کرد چہ سناں عشق او آوار

از تجلی نور او سیسم لے  
از زمین تا آسمان آوار

آن سرائی دولت پر از ناز و نور  
بشمال او بنسختن زور و زور

کز طاقت طاق اندر و فراق  
اشک افشاں نیم چوں قرار

گاہ اندر ہمہ گاہ اندر وصال  
گاہ نیستی خیر کہ گلزار

میرادل محبوب کے باون میں ہوا اٹکا  
بتہ اور محبوب کے مالوں کا ہر تار

دام اور نہ بچیر مصمم ہوتا ہے۔  
محبوب کی راہ میں اپنی جان کی قربانی دینا  
پیشے کیونکہ فنا فی اللہ کے بغیر نہیں

اور کوئی ماسہ نظر نہیں آتا۔  
حبیب بادشاہوں نے اس کے دستار سے  
تینا دیکھ کر اپنی بکریوں کو زمین پر سے مارا۔

اس کے عشق سے کئی بادشاہوں کو تاج و  
نکست دستبردار کر دیا۔ ایران کے  
بادشاہ حسد اور کین بھار اور ملک کے بادشاہ

راہیم اور ہم اپنی بادشاہوں میں شامل ہیں۔  
مجھے زمین سے آسمان تک اس کے نور کی  
تجلیات اور انوار نظر آتے ہیں۔

دوست کا مسکن ناز اور نور سے معمور ہے  
اور ان کے شعلے در و دروازے باہر  
پک رہے ہیں۔

دوست نے اپنے فراق کا درد دے کر  
ہماری ساری قوت کو مفلوج کر دیا۔ اب  
ہم وار سے کی طرح آنسو بہا رہے ہیں۔

کبھی فراق سے درہم و سال کبھی کاٹوں  
کی غلش ہے اور کبھی بچوں کی ہیک۔

کبھی فراق سے درہم و سال کبھی کاٹوں  
کی غلش ہے اور کبھی بچوں کی ہیک۔



ہر گنا تعریف عشق و محبت  
بہنس ہی شد ہر مرد و ردا

آگہ و خواہست و راست و عیب  
ای خیر و اندک شب سید لدا

از سبب محوری آہنہا بیکسار  
دور و در و زو شب سید لدا

دست عشق پای کو یا نہ زد وید  
صد جو بہتوں بست دل انگسار

غاشی بہتر و چست بن گمشو  
دزدن بر ہر دولت سہار لدا

بحر موجانوج شد من چون کہتم  
مید ہد از قند خود اجناسار

ای سخن عشق رست از شاعر است  
کی خسان دانستہ این اشار لدا

آشکارا برد عشق الی جناب  
می گندام میں عمر چون بیمار لدا

جی حق و ہند و یکے حق کا ذکر نہیں  
وہ رُود و دہ کی محک جو ہے

جو ہو سکے وہ مجرب ہے دور ہوتا  
سے ایسی راز کو دی جیتے ہی جو رہا

کو جیتے ہی جو رہا  
یہ سارے جو دن رات اور ہر وقت

گرویش میں تیں پراش کی ہڈاں سے  
بے قرار ہیں بہت ہند و یکے

مرت میں ہی و جد کے عالم میں اتھ  
اور پاؤں میں آٹھل ٹاٹھل نہ ہونی

خرج بیکر کوں تجویز اور مکی میں تیں کے  
دل ہر دہا میں ایک

انہی بامیں کرنے سے غامضی بہتر ہے  
اور دونوں بوں کوئی دیا چاہیے

لیکن میں کیا کروں۔ وہ یا میں زور و شور  
سے بہرے اچھڑی ہیں اور دریا خودی

پنے اندر حق سے لے لے خبریں لے لے  
عشق کا تباہن میں شاعری نہیں ہے کم تر

رگ ان اشار کو کہاں بھرتے ہیں  
اے آشکارا اس بارگاہ مال کے دیوار

پر اپنی زندگی باخودوں کی طرح گنار  
انہی بامیں ایک

## اردو ترجمہ

ہمارے ہر شے کی تعریف و تحسین  
بہرے ہی بہت ہی بلند و بڑے

ہر دہا میں اس کے شوق میں  
تک اور پریشان ہے یہ سہرا

جو ہے کہ میری دیگر سہیلی دور  
ہی دور کا پلیرا تھا

ہم نے سمجھا تھا کہ ہمارا ہر ہے دور  
ہے لیکن وہ تو ہم سے بہتر ہی تر ہے

مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ ہم آہ و بیکاری  
کرتے ہیں اور ہمارے دوست کر

ہماری آہ و بیکاری کیوں پسند آتی ہے  
میرے دوست نے مجھے پکار کر کہا کہ

اے آشکارا! تو نے تو ہمارے ہی سہرا  
عاطفیت میں ہر ورش پال ہے

اے آشکارا! تو نے تو ہمارے ہی سہرا  
عاطفیت میں ہر ورش پال ہے

عاطفیت میں ہر ورش پال ہے



اردو ترجمہ

وہاں ہونے ہونے دل خریسے جلتے  
 ہیں اور غم خود و دلوں کی ٹھکی چیتو  
 رہتی ہے شب و روز  
 اسے دل بات و غم ہی دھندوں کی قید  
 سے غلامی کا میل کرنے کی کوشش کہ  
 کہو کہ آواز دلوں کو جلدی ہر پان سال  
 ہو جاتی ہے۔

دل کا کتا چھا اور خوش قسمت ہے جو  
 یار کی بڑھوس کے کام میں چھٹن جلا  
 کہو کہ یار اپنی زلفوں کی زنجیر میں جکڑے  
 ہونے والوں کو ہیشہ کی ساتھ رکھتے ہیں  
 غفلت کن کاش کوٹھ اور میریت  
 اور دیر نہ برباد کہو کہ یار ایسے آتش  
 دل حلق کو پیاجتہ اف افروشن میں  
 سنہیتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔  
 حلق حذر کی کوا سے شہید ہو گئے  
 کہو کہ آتش مارین وہ محبوب مہیسی اور  
 ازل ایسے ہی حلق کو پہنہ کن ہے  
 جس کے دل فوسے ہونے زخم حذر  
 ہر شے غرض سے شہید ہو چکے ہیں ۔

اردو ترجمہ

میں سبباً ناکستہ چپکے دروازہ  
پتھر ڈالوں۔ نڈر کا ہون۔ روتا رہوں  
میں درمیں روتا رہوں۔

بمدت افتاد و آسم من سالها  
ناتوان در تاجت و تالیا

مہم ہدایت نامہ منشی کتب  
پندرہویں صدی ہجری

چشم من در آن بین و عشق تو  
روح منیدم آب دلت کو با

آنست که این خیریه می شود  
می بیند لازم به بعضی از آنها

۱۔ کافر و فاجر کی ملامت ہے

میں نے ہر روز کے لئے ایک  
نئی بات کہہ دی ہے اور ہر ایک

میرے مائے پدرم زما کی کوئی نہ تھی  
میرے دل میں اس طرح باغ و گلے

جیسے کہ اس میں ہے

ہوں، کہ تیرے لئے ہر شے ہے  
فیضِ غیبِ ہمت۔

بکونہ پروردگار کے نام سے

١٢٠



## اردو ترجمہ



آنکھیں کرشناخت خویشی را  
والی کو بیافت زوالمن را

جز حق نمدید هیچ غیری  
اوست خستہ پرده مادم را

انسان شدہ زہر عرفان  
پوشیدہ ز خاک پیران را

گر روشن گشت گم ز لیل  
حیران نرود تل و من را

ایں کار دوست و پانی بیرون  
دانش و ہم شناختن را

دریاب خیال آشکارا  
آرامی بداران رسن را

کیا تجھے پتہ ہے کہ جس نے اپنے آپ کو  
پہچانا، اس نے خدا کو حاصل کر لیا۔

اس نے حق کے سوا کچھ نہیں دیکھا  
اور مادم کے خجائے کو جلا کر خاک کر دیا۔

اپنا تعارف کر لے کے نے انسانی صورت  
میں جلوہ گر ہو کر خاک کی پیران بن لیا۔

کبھی یوسف کا روپ و حار لیا اور کبھی  
زلیخا کا اور تل و دمن ماہ کو حیرت میں  
ڈال دیا۔

یکام بینی اپنے آپ کو جانتا اور پہچانتا  
لٹکتا اور پاؤں (ظاہری اعصاب یا مادہ)  
کی قوت اور گرفت سے باہر ہے۔ یہ  
روح کا کام ہے۔

اسے آشکارا اس اندل اور ادھ کی حقیقت  
کو حاصل کر اور دار و دین کی زینت بن جا۔

## اردو ترجمہ



میں کہاں ہوں میں کہاں ہوں میں کہاں  
ہوں رہتی میں نہیں ہوں، جو کچھ بھی  
سہرا کچھ بھی نہیں سہرے رہتی نظر آئے یا  
نہ آئے، وہ سب سدا ہی ہے۔

کوئی ذلہ اس کے جلوہ سے غالب نہیں  
ہے۔ آنکھیں کھول کر دیکھو تجھے ہر چیز  
میں وہی بادشاہ جلوہ گر نظر آئے۔

کبھی کوئی روپ اختیار کر لیتا ہے اور  
کبھی کوئی بھی روپ اختیار نہیں کرتا اور  
کبھی مصطفیٰ رسل اللہ علیہ وسلم کی صورت  
میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

پھر اپنے زرخ اور پر نقاب ڈال دیا۔  
اور پھر علی المرتضیٰ کی صورت میں ظہور  
فرمایا۔

کبھی حسن، حسین اور فاطمہ رضی اللہ  
علیہم اجمعین، بن کر کم کر دے راہوں کو  
راہ دکھاتا ہے۔

اپنے آپ کو ہر لباس میں پیش کرتا ہے۔  
اسے آشکارا! تو شاہ بخت کے پاؤں  
کی خاک بن جا۔

من کیا یم من کب یم من کیا  
ہرچہ بہت و نیست جلد آن خدا

ذلہ عالی بناتہ غیہ ز او  
چشم بکشا بین کہ در ہر بادشا

گاہ بی صورت گوی با صورت  
گاہی آید بہ مطلوبہ مصطفیٰ

پردہ زیر آگندہ پیش روی خود  
باز ظاہر شد بصورت مرصفا

گاہ حسن و گاہ حسین و فاطمہ  
گشت ہادی گسردان را رہنما

خویش را در ہر لباسی آو کو  
آشکارست شہ نجف را خاکیا

اپنے آپ کو ہر لباس میں پیش کرتا ہے۔  
اسے آشکارا! تو شاہ بخت کے پاؤں  
کی خاک بن جا۔



## اردو ترجمہ

آنکھیں کھول کر دیکھ سب کچھ دیکھ ہے  
بہس تن کی حق اور وہی دونوں ہیں  
میں جہو خالی تیرا رہتا ہے۔

بندہ ہر توفہ آدم کے پاس میں جلوہ نما  
بر کر آیا کیسے سہ پہل سے پیلو  
پے پیل اور ہر جگہ اس کا پلو ہے۔

آدم الیہا دیر ہے اور میرے کو دیکھو  
سب اس کا ایک ہی ذات پاک ہے میرا  
اوسے ہیں۔

دو نہ بگنا اور اس کے ایک آہنے پر نہیں  
کرنا بندہ بھی وہ خودی ہے اور آقا  
بھی خودی ہے۔

اے آشکارا یا ہوائے اللہ کے وجود کا  
کبھی گمان بھی نہ کرنا۔ جہاں ہے وہ  
تو سب کچھ خودی ہے۔

## ○

مذہق سب دیدہ راکش  
و کجی گشت بسودہ نما

و نہ کہو سب آدم  
ہست یتا پورہ رشتہ بیا

ہم ذریعہ و سرے و عین  
میں ہر از کی شہ پیا

و نہ فی یقین کنی پر کی  
و یو دینہ و او یو دیو لا

آشکارا عیان بغیر منہ  
ن ہما دست خیرہ ماند کیا

## اردو ترجمہ

کہا کہ تم یا کھنڈ یا در آخر شش ما  
ای رہی گشتہ ششتر ما شش ما

بندہ ام و عو ح و ک یا م بندہ نور  
کی گنم بستہ کی علقہ در کوشش ما

بندہ ذریعہ و شہ از ستان و ایش  
نما ہر از کی نہ بست بندگی پوش ما

از من و عدت چنان کہ او پر دم  
موج ندج آورد قلام از سر شش ما

کہ قبل نشا تم سجد و کہ ابروی یل  
کہہ بہت خاندرا کہ و فرا شش ما

خیر زود آشکار چوں بدلم عشق او  
جل حش بر یو دین و دل و ہوش ما

شہ کہ کوں باز کردن یا در میرے  
آجوش شش درہ ایہ رانے  
بہس تن بہشت سے و یون ہی اچھا  
میں حق نہیں جوں شہ بندہ جوں  
اور میرا پر ہر دور بستہ میں بندگی  
کیسے نہ کروں میں توفت نہ نا و عو ح  
بجے عود آقا بہت است اس کی بندہ یل  
کہ ادا بھی گنت ہے۔ میرا ہر غواہی  
نہیں بندگی ہے۔

اس نے میرے دل کو بادۂ دوستت  
اس قدر بھر دیا ہے کہ اب میرے بندہ  
میں موجوں پر موجیں اٹھ رہی ہیں۔  
میں نے اپنا قبلہ پہن لیا۔ میرے پار  
کے ابرو میری بندہ گاہ ہیں اور کسی  
نے میں نے کہہ اور بہت خاندہ دونوں کو  
بھل دیا۔

مے آشکارا جب اس کے عشق نے  
میرے دل میں اپنے غیے نصب کئے تو  
اس کے حسن نے میرا دین میرا دل اور  
میرا ہوش کچھ سے چھین لیا۔



## از دو ترجمہ

میں سے نہ بد ظلم اور تعزنی دے کر عشق  
لے لیا اور جب حسن معنی دیکھ کر دل کی  
تختی سے جردن کو دھو کر مٹا دیا۔

تو جب بندہ بہ محبت کے ساتھ عالم و ملت  
عکس سال حاصل کرے گا تو تجھے اچھا  
اور بڑا ایک ہی جیسا نظر آئے گا۔

میں نے جب سے ساقی کے احوال شرب  
ناب کا ایک ٹھونٹ پیایا ہے اس وقت  
سے مجھے نہ دنیا کا پتہ ہے اور نہ جنتی لگا۔

ہر شخص کے چہرہ میں اس کائنات کے  
ابراہیم موجود ہیں۔ اگر تو غور کرے گا تو  
تجھے اسی کائنات نظر آئے گی۔

العننے ہمارے پاس کے تہ و بالا کی  
صورت اختیار کی ہے اور ذوقِ ایزد اللہ  
میں گیا ہے اسے آشکارا آ اور  
اللہ تعالیٰ کی کارگیری دیکھو۔

(۴) العن قانت مرگان کر می کہتے ہیں اور نگاہ کر بھی۔

مہل کردہ ام پر عشق زہد و علم و تقوا را  
مروت از لوح دل شستہ چو دیدم حسن مینار

کہ چوں با بندہ یافت روی در عالم و ملت  
بسی اگر در نظر کسان بینی زشت زیارا

بنوشیدم نہ دست ساقی یک جرعه می طالع  
نہیدانیم دنیا را فرا میوشیم عقبارا

لہذا من ہر کسی با شستہ ہر اسرار معنی او  
اگر تحقیق میدان بر بینی ذات مولارا

العن قانت کہ یازمانست اللہ شکر شد  
بیای آشکارا بین بصفت بیالارا



## از دو ترجمہ

میں سے نہ بد ظلم اور تعزنی دے کر عشق  
لے لیا اور جب حسن معنی دیکھ کر دل کی  
تختی سے جردن کو دھو کر مٹا دیا۔

تو جب بندہ بہ محبت کے ساتھ عالم و ملت  
عکس سال حاصل کرے گا تو تجھے اچھا  
اور بڑا ایک ہی جیسا نظر آئے گا۔

میں نے جب سے ساقی کے احوال شرب  
ناب کا ایک ٹھونٹ پیایا ہے اس وقت  
سے مجھے نہ دنیا کا پتہ ہے اور نہ جنتی لگا۔

ہر شخص کے چہرہ میں اس کائنات کے  
ابراہیم موجود ہیں۔ اگر تو غور کرے گا تو  
تجھے اسی کائنات نظر آئے گی۔

العننے ہمارے پاس کے تہ و بالا کی  
صورت اختیار کی ہے اور ذوقِ ایزد اللہ  
میں گیا ہے اسے آشکارا آ اور  
اللہ تعالیٰ کی کارگیری دیکھو۔

(۴) العن قانت مرگان کر می کہتے ہیں اور نگاہ کر بھی۔



میں سے نہ بد ظلم اور تعزنی دے کر عشق  
لے لیا اور جب حسن معنی دیکھ کر دل کی  
تختی سے جردن کو دھو کر مٹا دیا۔

تو جب بندہ بہ محبت کے ساتھ عالم و ملت  
عکس سال حاصل کرے گا تو تجھے اچھا  
اور بڑا ایک ہی جیسا نظر آئے گا۔

میں نے جب سے ساقی کے احوال شرب  
ناب کا ایک ٹھونٹ پیایا ہے اس وقت  
سے مجھے نہ دنیا کا پتہ ہے اور نہ جنتی لگا۔

ہر شخص کے چہرہ میں اس کائنات کے  
ابراہیم موجود ہیں۔ اگر تو غور کرے گا تو  
تجھے اسی کائنات نظر آئے گی۔

العننے ہمارے پاس کے تہ و بالا کی  
صورت اختیار کی ہے اور ذوقِ ایزد اللہ  
میں گیا ہے اسے آشکارا آ اور  
اللہ تعالیٰ کی کارگیری دیکھو۔

(۴) العن قانت مرگان کر می کہتے ہیں اور نگاہ کر بھی۔

میں سے نہ بد ظلم اور تعزنی دے کر عشق  
لے لیا اور جب حسن معنی دیکھ کر دل کی  
تختی سے جردن کو دھو کر مٹا دیا۔

تو جب بندہ بہ محبت کے ساتھ عالم و ملت  
عکس سال حاصل کرے گا تو تجھے اچھا  
اور بڑا ایک ہی جیسا نظر آئے گا۔

میں نے جب سے ساقی کے احوال شرب  
ناب کا ایک ٹھونٹ پیایا ہے اس وقت  
سے مجھے نہ دنیا کا پتہ ہے اور نہ جنتی لگا۔







## اردو ترجمہ

یک روز بودم من بندہ مست مصطفیٰ  
سرور کوہین آل خیمہ الورا

میں ایک روز حضور پر نور محمد مصطفیٰ  
احمد مجتبیٰ علی اللہ علیہ وسلم کے حضور اقدس

میں حاضر تھا وہی جو دونوں جہاں کے  
سرور اور تمام مخلوق سے برگزیدہ ہیں۔

حضور نے بڑی شفقت اور مہربانی سے  
ارشاد فرمایا کہ اپنے پیڑ پر بوقت شیخ

عبداللہ کی اجازت کے بغیر ہمارے حضور  
میں مت آیا کر۔

ہم نے ترسے پیر و مرشد کو اپنے  
برگزیدہ اور خاص الخاص لوگوں کی

جماعت میں شامل کر دیا ہے اور اس  
کافیض ہر جگہ جانی و ساری ہے۔

ہمارے پیڑ پر بیعت کی شان و شوکت  
بہت ہی بلند ہے۔ ایسا بلند مرتبہ انسان

اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔  
اے آشکارا! تو اپنے پیر و مرشد کے

پاؤں کی خاک بن جیلا تا کہ اس کی کثافت  
سے توبہ و تائبی کے رتبہ تک پہنچ سکے۔

ایں چنین منہ دار از کرم  
جز بر خصمت پس عبدالحق میا

از گروہ خاص اورا کردہ ام  
جلوہ فیضش بر دھسم جا بجا

شان و شوکت پیر ما بالا ترست  
ہجو او کس نیست در عالم مہلا

آشکارا خاک پای ویر یاش  
تا شوی از دوستیش بادشا

اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔  
اے آشکارا! تو اپنے پیر و مرشد کے

پاؤں کی خاک بن جیلا تا کہ اس کی کثافت  
سے توبہ و تائبی کے رتبہ تک پہنچ سکے۔

## اردو ترجمہ

میں ہر طرف سے بےزار ہوں۔ زہاد ہمارا  
حال کیا جانے۔ میں حرف اور نحر کی منزل

سے بہت آگے جا چکا ہوں۔ زہاد ہمارا  
حال کیا جانے۔

شراب کا گھر نہ بھی پی چکا ہوں اور  
بقا باللہ کا خلعت بھی زیب تن کر چکا

ہوں۔ جنب اور سرستی سے جوش میں بھی  
آیا ہوں اور ریاضت اور مجاہد سے

نفس امارہ پر قابو بھی پا چکا ہوں۔  
زہاد ہمارا حال کیا جانے۔

دیر اور قہم سے حیرت زدہ ہوں۔ دنیا اور  
عقیقی سے لائق ہوں۔ دیوانہ ہو کر۔

مستانہ ہوں زہاد ہمارا حال کیا جانے۔  
کفر اور دین کے مرحلوں سے گزر چکا

ہوں۔ دل کو محبوب کی زلفوں میں قید  
کر چکا ہوں۔ پریشان حال ہوں اور

زخم خوردہ دل رکھتا ہوں۔ زہاد ہمارا  
حال کیا جانے۔

بےزاریم از ہر طرف زہاد چہ دانہ حال ما  
بگنہ شتم از خود صرف زہاد چہ دانہ حال ما

جو عزمی نوشیدہ ام خلعت بقا باللہ تمام  
جو شیدام خوشیدہ ام زہاد چہ دانہ حال ما

از دہم جیرانام انانی آن بیکانہ ام  
دیوانہ ام مستانام زہاد چہ دانہ حال ما

از کفر و دین بگنہ شتم دل زلفش پستہ ام  
آشفتم و قہم زہاد چہ دانہ حال ما

دیر و قہم سے حیرت زدہ ہوں۔ دنیا اور  
عقیقی سے لائق ہوں۔ دیوانہ ہو کر۔

مستانہ ہوں زہاد ہمارا حال کیا جانے۔  
کفر اور دین کے مرحلوں سے گزر چکا

ہوں۔ دل کو محبوب کی زلفوں میں قید  
کر چکا ہوں۔ پریشان حال ہوں اور

زخم خوردہ دل رکھتا ہوں۔ زہاد ہمارا  
حال کیا جانے۔

زخم خوردہ دل رکھتا ہوں۔ زہاد ہمارا  
حال کیا جانے۔



از درد مرچیدام بر حریف اثریدام  
جویند ام ز اید چہ داند حال ما  
تقوی سے من موٹ چکا ہوں۔ ہر حرف  
کو دھو چکا ہوں جیتو کرتا رہا ہوں اور  
مسئل جیتو میں رہتا ہوں۔ زائد  
ہمارا حال کیا جانے۔

لی خواجرام لی بندہ ام بر عشق تاو زیدام  
خون روان از دینہ ام تاہ چہ داند حال ما  
میں نہ آقا ہوں۔ نہ بندہ ہوں میں نے  
عشق کے سوا کچھ اور کسی چیز کو قبول نہیں  
کیا۔ میری آنکھوں سے خون کے آنسو  
 جاری ہیں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

در چنگ بنگ اعتاد ام خود را بدستش را وہ ام  
از دو جهان از اید ام تاہ چہ داند حال ما  
راہ حقیقت یا فتم خود را چو مینوں ساختم  
سر را درین را با فتم تاہ چہ داند حال ما  
میں شیش کے پتوں میں جکڑا ہوا ہوں اور  
اپنے آپ کو اس کے سنہ میں ڈال چکا  
ہوں۔ دونوں جہاں سے آزاد ہو چکا  
ہوں۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

جزیرا کن ازرقہ ام افسردہ ام پر مردہ ام  
لی زندہ ام لی مردہ ام تاہ چہ داند حال ما  
میں نے اصل حقیقت کا راستہ پایا۔ اپنے  
آپ کو مینوں بنایا اور اپنا سراہی مسک  
میں قربان کر دیا۔ زائد ہمارا حال کیا جانے۔

یار کے بغیر دکھی ہوں۔ طول ہوں اور  
دل گرفتہ ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گرا  
نہ زندہ میں ہوں نہ مردوں میں۔  
زائد ہمارا حال کیا جانے۔

خود را بینا ز کشتنم تاہ چہ داند حال ما  
از جام آن سستی خورم تاہ چہ داند حال ما  
خود را بینا ز کشتنم تاہ چہ داند حال ما  
از جام آن سستی خورم تاہ چہ داند حال ما

شد قوت تا دوش ما تاہ چہ داند حال ما  
با فتم ز می نہ برکش تاہ چہ داند حال ما  
شد قوت تا دوش ما تاہ چہ داند حال ما  
با فتم ز می نہ برکش تاہ چہ داند حال ما

ہوں مدتم ہر از شد ترغ ادب پر داز شد  
از عشق اس آواز شد تاہ چہ داند حال ما  
ہوں مدتم ہر از شد ترغ ادب پر داز شد  
از عشق اس آواز شد تاہ چہ داند حال ما

ہم تالقاہ سے المذرت سے اند ہر قسم کے  
دوست سے آزاد ہو چکے ہیں۔ عشق کے سزا  
ہر چیز پر رنج اور مصیبت ہے۔ کیا ہمارا  
حال کیا جانے۔

ہماری خوراک فقرا و شراب ہے۔ ہوش  
و خرد مفقود ہو چکے ہیں اور ہم شراب  
سے مد ہوش رہتے ہیں۔ زائد ہمارا  
حال کیا جانے۔

حبیب و مدد تیری ہر از و دمساز ہیں  
گئی تو ادب و تادیب کا بچھی پرواز  
کر گیا اور عشق نے پکار کر کہا کہ شاہد  
ہمارا حال کیا جانے۔

حبیب و مدد تیری ہر از و دمساز ہیں  
گئی تو ادب و تادیب کا بچھی پرواز  
کر گیا اور عشق نے پکار کر کہا کہ شاہد  
ہمارا حال کیا جانے۔







### اردو ترجمہ

ای عاشق مست دیدہ یکشا  
شد جلوہ حسن یار از ہر جا  
ہے عاشق سرست با آنچیں کھول کر دیکھ  
یار کے حسن کا جلوہ ہر جگہ نظر آتا ہے۔

آمد بھسہ ہزار صورت  
او کر دہستہ مکان تماشا  
یار ہزار شکلیں اختیار کر کے ظہور پذیر  
ہو رہا ہے اور ہر مقام پر جلوہ دکھاتا  
رہا ہے۔

یار نے اپنا حسن دیکھنے کے لئے ایک  
آئینہ بنایا۔ اس آئینہ کا نام آدم اور حوا  
ہے۔

یار نے جب ایک بار اپنا حسن دیکھ لیا  
تو آپ ہی اپنا عاشق بن گیا۔

کوئی بھی ذرہ دیکھو تو سورج کا تصور  
کر دیکھو کہ ہر ذرہ میں سورج ہی کا جلوہ  
دکھائی دیتا ہے۔

ہر کچھ رکوع یا بروج میں ہوتا ہے اور  
کبھی رند سرست بن جاتا ہے۔

وعدت سے کثرت ظاہر ہوتی ہے۔  
اور کثرت سے وعدت۔

ان وعدت کثرت آشکارا  
وہ کثرت وعدت ست پیدا

### اردو ترجمہ

شوزیدہ احوال نا پرستی چہ از ما قاضیا  
ہر کس نہ اند مال نا پرستی چہ از ما قاضیا

از یار دو افتادہ ام سرور ہر شہر پہلہ ام  
استادہ ام افتادہ ام پرستی چہ از ما قاضیا

در ہر طاقت طلاق شد مجروح دل شوق شد  
مدالہ از عشاق شد پرستی چہ از ما قاضیا

بندہ گنہگاریم مادی کہ بد کار کیم ما  
از جلوہ یزایم نا پرستی چہ از ما قاضیا

گور کن شش بودہ ام سل پہند اسودہ ام  
اند غمش فرسودہ ام پرستی چہ از ما قاضیا

اے قاضی صاحب! ہم سے بدی شوزیدہ  
سری کی کیفیت کیا ہے؟ ہر شخص ہماری  
حالت کو سمجھ نہیں سکتا۔ پھر وہ چھپنے سے کیا  
قائم رہے؟

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
میں اپنے یار سے جدا ہو گیا ہوں اور  
اب اس کی گزر گاہ میں آکر بیٹھ گیا ہوں۔  
کبھی اٹھتا ہوں اور کبھی بیٹھتا ہوں۔  
اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے  
ہو۔ یار کی جدائی میں طاقت جواب دے  
نہی گئی ہے۔ زخم خوردہ دل میں اشتیاق اور  
بھی بڑھ گیا ہے اور عشاق کے منہ سے  
سیکڑوں چھینیں نکل گئی ہیں۔

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
آپ کو تو چاہیے کہ ہم سب گار اور بدکار  
بندے ہیں اور ہر چیز سے بیزار ہو  
چکے ہیں۔

اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو۔  
میں سب بدکار کی خوشی میں مبتلا ہوں  
اور رات خوشی میں گزرتی ہے۔



تقویٰ و دل حبیت کار تو رہی یا ہم پر تو  
 از عشق کردی عار تو پرک چہ زمانہ دنیا  
 تبیح و تبیل ترا ہم عشق می باید مرا  
 منہ از بخت کج چہ اپری چہ از باق دنیا  
 دوی کہ مارا دکشتہ کردہ پناں او خواستہ  
 ہم زین تعلیم ساختہ ہر چہ از باق دنیا  
 کار ہم ہوش دنا می نہ اندر ہم ہر دای شد  
 از عشق بس مخفای شہر کی چہ از باق دنیا  
 از عشق نا ابرو زخم جز در و مہسل سر ختم  
 دیگر بقیہ نامر ختم ہر کی چہ از باق دنیا  
 لیکن اب اس کے غم میں کہا گیا ہوں۔  
 اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو  
 تقویٰ اور طاعت بھی آپ کا کام ہے اور  
 زہد اور ریاض بھی آپ ہی کے ساتھ ہے  
 آپ کو بارہ کے عشق سے شرم آتا ہے۔  
 اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو  
 تبیح و تبیل و رد کر آپ کے لئے ہے  
 اور عشق میرے لئے۔ پھر آپ مجھے عشق سے  
 منع کیوں کہتے ہیں۔  
 اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو  
 جو درد ہم دیکھتے ہیں اس سے ہمارے  
 ساتھ دہی کیا جو میں نے خود چاہا اور  
 ہماری قسمت میں بھی لکھا تھا۔  
 اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو  
 میرا لام شرب اللہ ساتھ ہے میرے دل  
 میں طوفان برپا ہے اور میرے عشق نے  
 ایک ہنگامہ مقرر کر دیا ہے۔  
 اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو  
 میں نے عشق کی آگ جلائی اور درد عشق کے  
 سونے ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دیا میں  
 نے اس کے علاوہ اور کوئی سبق پڑھا  
 ہی نہیں ہے۔

بزرگ عشق نمود کار ما اندوست شد اختیار  
 از کفر و دین بیزار ما پر کسی چہ از باق دنیا  
 بیزاری از دیندارم نیز کار استغفار ہم  
 رفتہ ازل اقرارم پر کسی چہ از باق دنیا  
 دیگر فی جویم ما جنس یک بنی گویم یا  
 ہر دوزخی شویم ما پر کسی چہ از باق دنیا  
 از عشق شورا گنہم و نہ غیر دیدہ و نہ ختم  
 یارن و آن نہ ختم پر کسی چہ از باق دنیا  
 سب سے ز قلم عشق ترنگہ رسدہ و بسر  
 کردہ مرا زیز بر پر کسی چہ از باق دنیا  
 اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو  
 ہم تو بس ایک ہی کے طالبکار ہیں۔ ہمیں  
 کسی دوسرے کی تلاش نہیں ہے۔ ہم نے  
 تمام وقت صرف وہی دیکھا ہے۔  
 اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو  
 ہم نے اپنے عشق سے منگامہ برپا کر دیا ہے  
 اور حیرت کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ہیں  
 اس سے تعلق رکھنا اُس سے ہے۔  
 اے قاضی صاحب! ہم سے کیا پوچھتے ہو  
 عشق کے سمندر سے ایک مرجع معنی  
 اہمک سر پر پہنچا کر ہمیں زیر و زبر کر گئی



آدم کا شیطان کہا مانا کہا نادان کہا  
کفری کہا ایمان کہا پرسی چہ ادا قاضیا

وہی جلاز جرات اولاد ہم صفت خانات اور  
وہ ہر جہد طاعت اور پرسی چہ ادا قاضیا

آں یک نشانی کند میں ہوا دہا کی کند  
کان باز فرامی کند پرسی چہ ادا قاضیا

وہ طلق را کشتہ رشتہ اور از خود غور ناست  
اور جلتا راہر ناست پرسی چہ ادا قاضیا

اسے قاضی صاحب بہت سے کیا پوچھتے  
ہو آدم کہاں ہے شیطان کہاں ہے  
مانا کہاں ہے نادان کہاں ہے کفری کہاں  
ہے اور ایمان کہاں ہے۔

اسے قاضی صاحب بہت سے کیا پوچھتے ہو۔  
اس کا خات کی کھول بھی چیز دیکھو وہ  
وہ اصل خود ہی ہے اور ہر چیز اس  
کی خات کی صفت ہے اور ہر جہد  
بر طاعت ہر جہد اور ہر مقام میں ہی ہے  
اسے قاضی صاحب بہت سے کیا پوچھتے ہو۔  
وہ قاضی ہی مانا ہے ہر جہد میں ہی  
اور وہاں ہی ملو گر ہو رہے اور  
ایک ہنگامہ سا رہا کر رکھو۔

اسے قاضی صاحب بہت سے کیا پوچھتے  
ہو۔ اسے طلق کا وہ دن کھل دیا  
ہے اور خود ہی خود نالی کر کے اپنے  
جہد سے بکھر رہا ہے۔ اگر فراموشی دیکھو  
کے تو وہ آشکار ہو ہی نہ آئے گا۔



# اردو ترجمہ

مجھے روز و رات کی مصیبت میں ڈال کر کیوں  
پریشان کیا ہے اور کیوں مروج کے  
درمیان پھینک کر مجھے اس میں لٹا دیا ہے۔

مروج پر مروج آئی اور میرے جسم اور رشتہ کو  
بھا کر رہ گئی۔ مجھے نزدیک کے کنارے سے ٹھنچ  
کر کھڑکے پہاڑ میں کیوں ڈبو دیا۔

کشتی ڈوب گئی اور تیرتے تیرتے کے ساتھ نہیں  
بلکہ اس قدر طوفان اور ہلکا ہے ہوا  
کو کہ مجھے ہاتھ اور پاؤں نہ کر دیا ہے۔

میری نالہ کا آنکھوں سے حیرت کے سر  
ٹپک رہا ہے جیسا کہ مجھے نہ سہا ہے نہ  
اسو جاتا ہے مجھ کو کیوں کر دیتا ہے۔

آتش کے دریاں اور آگ سے  
آواز لے رہا ہے۔ وہاں کیوں نہ ہو  
ہو۔

وہ بھائی درد و غم بے تاب چون کر دی مرا  
درمیان اسوا جیہا پرتاب چون کر دی مرا

مروج پر مروج آئی اور میرے جسم اور رشتہ کو  
بھا کر رہ گئی۔ مجھے نزدیک کے کنارے سے ٹھنچ  
کر کھڑکے پہاڑ میں کیوں ڈبو دیا۔

بہت شکایتیں سنیں تیرتے تیرتے کے ساتھ  
وہ شلکت تیرتے تیرتے بے تاب چون کر دی مرا

ازاد و مہر و دندان بے یمن بیکند  
بلکہ سرگردان و شور و آہ چون کلائی مرا

دل پریشان آتشکارا زانی آپہ قرار  
بہتر از ہی بکراں کا سبب ہو کر انی مرا

وہ بھائی درد و غم بے تاب چون کر دی مرا  
درمیان اسوا جیہا پرتاب چون کر دی مرا





# اردو ترجمہ

میں لادھ جب اس نے دیکھ کر سلطان  
 کو دیکھا کہ اس نے کھرا دھن کی کہیں  
 ہے اور یہ وہی کہیں ہے۔  
 میں گراہنے میں ہی ہوتا تو ذہب کے  
 بتنے سے طریق پر رشک ہوتا یہی  
 ہو کر میں اپنے میں نہیں رہا اس نے  
 میرے ہر کوئی گرفت نہیں ہے۔  
 میں نے گرای سے رندی ہو کر دینی  
 کہ وہ بال ہے اسے زہرا کی قہقہہ  
 اس گرای کی صورت سے ہی کہیں  
 اور بہت ہی خوش ہیں۔  
 اسے نہ وہ بہت ہی کہیں کہیں  
 نہیں ہیں۔ وہ صفت کے ساتھ ہیں  
 اور نہایت حق ہو کہیں۔  
 کہ پتا ہی ہو کہیں کہیں کہ فرات  
 غیب سے کہیں کہیں کہیں کہیں  
 رندی وہ کہیں کہیں کہیں کہیں  
 اسے نہ وہ کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کے حوالے کے کہیں کہیں کہیں کہیں  
 وہ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

میں لادھ جب اس نے دیکھ کر سلطان  
 کو دیکھا کہ اس نے کھرا دھن کی کہیں  
 ہے اور یہ وہی کہیں ہے۔  
 میں گراہنے میں ہی ہوتا تو ذہب کے  
 بتنے سے طریق پر رشک ہوتا یہی  
 ہو کر میں اپنے میں نہیں رہا اس نے  
 میرے ہر کوئی گرفت نہیں ہے۔  
 میں نے گرای سے رندی ہو کر دینی  
 کہ وہ بال ہے اسے زہرا کی قہقہہ  
 اس گرای کی صورت سے ہی کہیں  
 اور بہت ہی خوش ہیں۔  
 اسے نہ وہ بہت ہی کہیں کہیں  
 نہیں ہیں۔ وہ صفت کے ساتھ ہیں  
 اور نہایت حق ہو کہیں۔  
 کہ پتا ہی ہو کہیں کہیں کہیں کہیں  
 غیب سے کہیں کہیں کہیں کہیں  
 رندی وہ کہیں کہیں کہیں کہیں  
 اسے نہ وہ کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کے حوالے کے کہیں کہیں کہیں کہیں  
 وہ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں



# اردو ترجمہ

نہ اگر مردانگی کا دعویٰ کی کتاب تو یہوں  
 کہ صفت میں آتا ہے اپنا سرخیل پر  
 دیکھ بھر یہاں میں آتا۔

بہادر اور باوقار تو گریں کہیں کہیں  
 سے منہ نہ پھیر لہذا جان سے کر لیا  
 کے حضور میں نہ منہ نہ پھیر

حکایت و خیم کہ وہ دوسرے کے حکایت  
 اپنی ہستی سے ہے کہیں کہیں کہیں کہیں  
 لہذا ایک دم مٹانے کے نہایت کاوی  
 آتا۔

وہ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں





## اردو ترجمہ

جسم و جان اور دل ہماںست تو کبائی تو کبا  
ایں سخن از عارفانست تو کبائی تو کبا  
کہاں ہے۔ یہ معرفت و دل کی بات ہے  
تو کہاں ہے۔

تو اپنے آپ کو مٹا دے، ظاہر میں خواہ  
باطن میں خدا ہی مدد ہے، ظاہر اور  
باطن میں تو وہی ہے، تو کہاں ہے۔

زبان کا سایہ بھی وہی ہے اور خود زبان  
بھی وہی ہے، کبھی خاموش ہے، کبھی  
گوئی ہے تو کہاں ہے۔

ماں اور باپ بھی وہ خود ہی ہے اور  
بچہ اور سایہ بھی خود ہی ہے، کبھی راجا  
ہے اور کبھی خزانہ ہے، تو کہاں ہے۔

اے آشکارا! اصل حقیقت کو مجھ سے  
تو درمیان میں موجود ہی نہیں ہے  
عشاق نے جستجو اور تلاش کے بعد اس  
نکذ کو پایا ہے تو کہاں ہے۔



## اردو ترجمہ

سین و پیشہ آیانست تو کبائی تو کبا  
یو لیسو نظیر ہماںست تو کبائی تو کبا  
کہاں ہے۔ یہ معرفت و دل کی بات ہے  
تو کہاں ہے۔

جان اور ہم جسم اور ہم ہر سخن گویائی اور  
عضو پای سر ہماںست تو کبائی تو کبا  
کہاں ہے۔ یہ معرفت و دل کی بات ہے  
تو کہاں ہے۔

چو کند در یکے رنگ آید کعبہ اور چنانچہ اور  
مسجد و منبر و مآذنست تو کبائی تو کبا  
کہاں ہے۔ یہ معرفت و دل کی بات ہے  
تو کہاں ہے۔

دو نہ ان یکے ہیں باہین چون احوال مشہور  
مستطاب ہے ہماںست تو کبائی تو کبا  
کہاں ہے۔ یہ معرفت و دل کی بات ہے  
تو کہاں ہے۔

بود مخفی از محبت در جہان شد آشکار  
باطن و ظاہر ہماںست تو کبائی تو کبا  
کہاں ہے۔ یہ معرفت و دل کی بات ہے  
تو کہاں ہے۔

درمانی سیح و لہجہ صبر، مددیت قدسی کے الفاظ



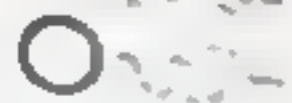
## اردو ترجمہ



ہر کلمہ جو میاں میں خدا میں خدا  
تاجہ شد ہر شیدہ زور و دیر کتب  
ہر سخی صدقت بر ماہر دامن باد و خیزد  
بجز بشتہ نہ مارا باد شاہم لی گدا  
یہ کند کمرش قلم و دوسر وار نیست  
ہست پر و زخم جو غنایا دیان ہست و کا  
کس شہم او شد دینش کی باشد نابدا  
کوں شخصہ کی کجی ہم اندرین ہر دو سرا  
اسکے را ہوشداری باش همچون بندگان  
برود پیر معان بر دم کئی صد البقا  
میں در گئے ہوں۔ ہر مقام پر ہوں میں  
خدا ہوں۔ خدا ہوں کیا ہوا اگر میں  
نے عشق کی وجہ سے خاکِ باس  
(ماری حیم) بہن لیا۔  
ہے لوگ! بک بات ہے تم ہماری  
بات کا اعتبار کر لیجئے زب جلتے  
ہیں کہ میں گدا نہیں ہوں بلکہ بادشاہ ہوں  
ہے لوگ! تم کو اتنا کامیاب نہ ہو  
اور اسی لئے ہر رخ مراد کی ہائیں  
ہے میری پر و زخم کی طرح زمین اور  
آسمان کے درمیان ہے آسمان  
ہے زاہد! اس میں کوئی شک نہیں  
ہے کہ میں اور وہ ایک ہو گئے ہیں  
میں دونوں جہاں میں حضور سی نقار  
کا تار ہتا ہوں یعنی انا الحق کا لفظ ہوں  
ہے آشکار! ہوش میں آؤ فلاں میں  
کی طرح پیر معان کے دروازہ پر بار بار  
البتہ میں کر۔

## ردیف البای

## اردو ترجمہ



گر بخوانی دو جہت ہزار کتاب  
می شود بر تو جہت ہزار حجاب  
چیز محبت ہمہ اہست گمراہی  
ای بیکر در درندگیست عذاب  
گر یک جزو درند سرت  
از در بسینکہ تو زوی متاب  
دین طریقت کد ام می باشد  
بکہ نہ تقوانہ طاعت و نہ حساب  
آشکارا گز زہد ہب  
در و عشق چہ گنہ چہ ثاب  
تو اگر دو تار کھ کتابیں پڑھے گا تو تیرے  
آگے ایک لاکھ پڑھے گا تو تیرے  
ہے دوست! محبت کے بغیر ہر بات  
گمراہی کی بات ہے اور درد کے بغیر  
زندگی ایک عذاب ہے۔  
اگر ایک گھر نیک کے عرصہ میں چلے  
ہیں تو تجھے مینا نے بکے دروازے سے نہ  
نہیں پھرنا چاہیے۔  
آخر یہ کیا طریقہ ہے کہ نہ تقویٰ ہے۔  
نہ طاعت ہے اور نہ ہی حساب  
کتاب ہے۔  
ہے آشکار! مذاہب کو ترک کر عشق کی  
راہ میں گناہ کیا اور ثواب کیا۔





## ○ اردو ترجمہ

دل بجز عشق اور خراب خراب  
چرہ قد سحر بی شراب شراب  
اس کے عشق کے بیڑوں و یزین ویران  
ہے۔ پیلا کس کام کا۔ اگر اس میں شراب  
اے دوست عشق کے بیڑوں خنک لگائی  
حقیقت نہیں ہے۔ ایسی زندگی تو فقط  
مذاب ہی مذاب ہے۔  
عشق کی آگ ہمارے آتش کو جاننے والی  
ہے۔ عشاق کا جسم امدان کی جان میں کر  
کیا بن چکے ہیں۔  
خودی سے فرسا علیحدگی اختیار کر۔ جو  
ناؤں و زریں میں آگیا ہے۔ ہر اس  
جہاں ہی جہاں ہے۔  
اے آشکارا کوئی دل اپنے ہاتھ میں  
لے لے۔ یہ دنیا کا پانی تو مراب ہی مراب



## ○ اردو ترجمہ



ساقیاؤ! میرا شراب شراب  
کا از و مو گشت جسم و شراب  
اے سانی بکے شراب دے تاکر اس سے  
گناہ و شراب مٹ جائیں۔  
میرے ادھر سرستی اور بے خودی اس قدر  
قالب آجکل ہے کہ میرے دل میں کسی بھی  
مسئلہ اور کسی بھی کتاب کے لئے کوئی گنجائش  
بالی نہیں رہی۔  
میں نے عشق کے بحر میں کنا رہی پڑی  
غور میں کی، لیکن گو ہر مقصد دست خاک  
اسی سے حاصل ہوا۔  
اے محبوب اقم لے آؤ، آؤ، آؤ، آؤ  
اور پھر اس پر نقاب ڈال دی اور اس  
وجہ سے یہ ادل سیلاب کی طرح بہاؤ ہے۔  
آنکھیں کھلی ہیں اور محبوب کے انتظار  
میں طست پر لی ہوں ہیں اور بادل  
کی لائے سہرا کی آتش بر سر ہے۔  
انسان کی تخلیق سے اصل راز و شراب  
گیا۔ اہل دہ اپنی اصلیت کو پالے۔

ساقیاؤ! میرا شراب شراب  
کا از و مو گشت جسم و شراب  
اے دوست عشق کے بیڑوں خنک لگائی  
حقیقت نہیں ہے۔ ایسی زندگی تو فقط  
مذاب ہی مذاب ہے۔  
عشق کی آگ ہمارے آتش کو جاننے والی  
ہے۔ عشاق کا جسم امدان کی جان میں کر  
کیا بن چکے ہیں۔  
خودی سے فرسا علیحدگی اختیار کر۔ جو  
ناؤں و زریں میں آگیا ہے۔ ہر اس  
جہاں ہی جہاں ہے۔  
اے آشکارا کوئی دل اپنے ہاتھ میں  
لے لے۔ یہ دنیا کا پانی تو مراب ہی مراب





# اردو ترجمہ



میں نہ دیکھ سکتے تھے۔ ہوں جو  
کشف اور کرامت کے ایک میں  
ان لوگوں کا ذکر بھی نہیں کرتا۔ یہ ہیں  
کی سیر کرتے ہیں۔

ان لوگوں کو کیا معلوم کر رہے ہیں  
میں ہے۔ قرب اور وصل ان لوگوں  
کو حاصل نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے  
کے طالب ہیں۔

وہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں وہ کہتے ہیں  
کہ ہم لاہوت و عالم ذات الہی و تقا  
قانی اللہ کی سیر کرنے والے ہیں لیکن  
اصل حقیقت یہ ہے کہ ان کو اس وقت  
یعنی اس دنیا کا پورا پورا پتہ بھی نہیں سبکدور  
ان کی باتیں ان دکان کی حیثیت  
رکھتی ہیں۔

دو ٹیلے پڑھتے ہیں اور در دیکھتے ہیں  
اور اپنے آپ کو مشائخ سمجھتے ہیں۔  
اسے دل! ان کی مجلس سے بھاگ جا۔  
کیونکہ یہ لوگ دہریہ صیت میں گرفتار ہیں۔

میں نے دیکھا کہ وہ کشف و کرامات سے  
غیاپ و میان اور کہ وہ سیر و کرامات سے

نہا شدہ آگے اور کہ یا زور کست و رما  
مرد و قریب آنکس کہ طالب و درجہ انت

بیگو یہ بینا نہ کہ تسمیہ یا رخ بلکہ ہوش  
غیر اسوت و عابد و مکر و زنا مات منت

ظائف و میخواند مشائخ خویش را در اند  
وہاگر تیر خان مجلس کو اتم و مفاقت منت

یہا کہ آخراں و یوں کہ اب  
نہا کہ آخراں و یوں کہ اب

یہا کہ آخراں و یوں کہ اب  
نہا کہ آخراں و یوں کہ اب

## رایف الناس

### اردو ترجمہ

اسے دل: وہ توں ہیں میں کرکری  
بھی ہنسے قروہ بھی پریشانی ہے۔  
پریشانی میں بھی ہے اور پریشانی میں بھی  
دینا کا حرص و ہوس اور رشیم و احسن  
ترک کر اس دنیا میں اس کی

رہنا ہی ہے۔  
اسے شخص: تو جو دنیا کے واسطہ دار  
ہم تر ہے تو مگر گل کے پلک کا شمار  
ہے۔ تجھے قروہ دینا اچھا ہے جو

بیابان میں رہتا ہے۔  
میش و عشرت کو ترک کر اور اپنا  
کو فراہوش کر دے۔ مرنے کی گھڑی  
اللہ کی یاد میں بسر کرنا حضرت سلیمان

کی یاد شاہی سے بہتر ہے۔  
تسبیح اور خربصورت و نقش مست کرگ  
میں دل۔ اسے آسکار: میرے دل  
میں جو مستان داغ ہے وہ اچھا ہے۔

ایک قوم: وہ ہیں جن کی خوشی  
تو بہتانی کوئی منت نہیں ہوتی

از ہر ذمہ یا گنہگار و بیچارہ  
وہ ہیں جن کی منت نہیں ہوتی

نہا کہ یہی پونی ہو و منیب کو بکر  
نہا کہ باخبر و منیب کو بکر

ترک گیارہ مشائخ و مشائخ خویش را  
یکتہ می: واقعہ ایک سیدنی خوش منت

سید و بنو: ہمیں راہینہ زنی نبار  
آسکار: ہر دم آن داغ مستان خوش منت

یہا کہ آخراں و یوں کہ اب  
نہا کہ آخراں و یوں کہ اب



ملک شوق و عاشق کہ منتہا نشاں باشد  
 خرد از گنج ہنر کہ نظر اہل کلمات ست  
 نظر صفتش کہ در ذاتش قہر کند  
 دلی مہر فیدائہ کرنی الدارین کلمات  
 اگر زماں کہ در ہوشم آہن صہرت  
 کہاد کہ بدقتہ ہر مہر خیالات ست  
 بر اول ہوا آفرین ہوا الی ہر ہوا باطن  
 یعنی آفرین ازین حیرت کہ رہنمائیست  
 ہر عاشق صادق و عاشق اہل کلمات  
 در دہم تہ ہے خزانہ کی خبرن و کلمات  
 ہوتی ہے جو ہر کلمہ کو نہانا جانتے ہیں  
 اس کہ صحت پر حرم کرا اس کہ ذات پر  
 حرم کہنے کی عزت نہیں ہے حارن  
 دلی کہ نہیں جانتا کہ کد و دروں جہاں  
 میں فقط ایک ہی ذات ہے  
 اگر ہم سے پوچھتے ہو تو یہی بات ہے  
 کہ یہ صورتیں جو نہیں نظر آتی ہیں یہ  
 سب بہت بڑے درجہ کی پیدا کردہ ہیں  
 کہاں آیا اور کہاں گیا یہ سب خیال  
 ہی خیال ہے  
 وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر  
 ہے اور وہی باطن اسے آشکارا  
 اس کی پوشیدگی اور دوری کوئی تبخیر  
 اور حیرت انگیز بات نہیں ہے



## اردو ترجمہ

ہر شوق و عشق کی کوہ دریا کی نیست  
 چشمہ ہفت بخت ہر دریا کی نیست

تہ از مکان ملایم کھن شہ جالیر  
 کس نہا غارین اسرار دہنہ کی نیست

غزوات کی زندہ شخص ماغربہ کی خودی  
 رتہ عاشق بود و بولہ دیگر بھی نیست

باز دای نفس ما از آرزو ملتا ہوا  
 عاشقان شہ از خودی رتہ دیگر کی نیست

اول و دوم دور ہر دو جہاں ہاں محیط  
 آشکارا کہ ہیں افرودہ گرتہ کی نیست



ہر شوق و عشق کی کوہ دریا کی نیست  
 چشمہ ہفت بخت ہر دریا کی نیست  
 تہ از مکان ملایم کھن شہ جالیر  
 کس نہا غارین اسرار دہنہ کی نیست

غزوات کی زندہ شخص ماغربہ کی خودی  
 رتہ عاشق بود و بولہ دیگر بھی نیست  
 غزوات کی زندہ شخص ماغربہ کی خودی  
 رتہ عاشق بود و بولہ دیگر بھی نیست

غزوات کی زندہ شخص ماغربہ کی خودی  
 رتہ عاشق بود و بولہ دیگر بھی نیست  
 غزوات کی زندہ شخص ماغربہ کی خودی  
 رتہ عاشق بود و بولہ دیگر بھی نیست

اسے زانو: اپنے نفس کو خواہشات سے  
 روک: عشاق خودی سے ریزا رہیں  
 اور کچھ نہیں ہے

وہ موجود ہے اور دونوں جہاں پر جاری  
 ہے یعنی دونوں جہاں اس کے قبضہ و  
 قدرت میں ہیں اسے آشکارا ہیں  
 افرار اور کچھ نہیں ہے



## اردو ترجمہ

اے دوست! عشق کی بازی میں سزا  
قربان کرنا بالکل بیکار ہے، اگر تجھے اپنی  
جان عزیز ہے تو یہ بالکل بے جا ہے۔  
اگر اس میدان میں آنا چاہے تو اپنے  
جسم اور جان کو بیچ بچھڑا کر ایسا نہیں  
کر سکتا تو عشاق کی صفت میں شامل ہونا  
بے مناسب ہے۔

خواہ منصور قربان کر دیاں در راہ عشق  
تا ہنوز ان قیل و قالش جا بجا دہر کر باست  
ابتدا عشق ستاین کردن جان و دہش  
بعد مردا و ن شود خود جان جانان انتہاست  
استقامت کن بران اقرار کردی آشکار  
آنکہ کارزدی بود انکار کردن کی راست

اے آشکارا تو نے جو اقرار کیا ہے  
اس پر قائم رہو، اس سے جو فائدہ ہوگا  
اس سے انکار کرنا نامناسب ہے۔

## اردو ترجمہ

اے دوست! محمد مصطفیٰ احمد نبی کے  
دروازہ کے سوا اے اور کوئی راہ نہیں  
ہے اگر تو اس بات کو نہیں سمجھتا تو نیزا  
دل حقیقت حال سے آگاہ نہیں ہے۔  
جو شخص احمد اور احمد میں فرق سمجھتا  
ہے اس کو فنا فی اللہ کا درجہ کبھی بھی  
حاصل نہیں ہو سکتا۔

دونوں جہاں میں محمدی محمد ہے اور کچھ نہیں  
ہے اور علی المرتضیٰ کے بغیر کوئی رہنا اور  
سامتی نہیں ہے۔  
اگر کسی کو اس کا عشق نصیب ہو گیا تو  
یقین کرنا کہ وہ گمراہ نہیں ہے۔

اے آشکارا! وہی خدا ہے اور وہی  
رسول۔ اس بات میں کوئی شک و  
شبہ نہیں ہے۔

ایک بجز دروازہ احمد راہ نیست  
گر نمیدانی دلت آگاہ نیست

آنکہ وسامت احمد دانست فرق  
در جہاں و افست فی اللہ نیست

جز محمد نیست در کون و مکان  
جز مصطفیٰ دیگر کسی ہمراہ نیست

گر کسی راہ عشق اودا من گرفت  
بالیقین دانی کہ آن گمراہ نیست

آن خدا و آن رسول ای آشکار  
اندرین رو نہ شک اشباہ نیست



## اردو ترجمہ

جس نہ محبت راہ دیگر نیست نیست  
گرچہ ہشتا ہی تاج افسر نیست نیست  
در محنت عشق اداں اولی تر نیست  
یاد کاؤس و سکندز نیست نیست

جیلہ گر ہرگز نگر داز عشق آں  
ماشتی ہر عشق افسر نیست نیست  
در دوز دل ہرگز باشت ہر دوزست  
عرف بیندزدان کوثر نیست نیست

وز عشق آں رنہا بافتہ گنہا نیست  
شوکت شاہی برابر نیست نیست  
اشکارا چشم عسرت بر کشا  
ای بجز محبوب منظر نیست نیست

جس کے دل میں درد ہے وہی مرست  
بے دردوں کی بات کوئی وقت نہیں ملتی  
ماشتی میں جو سنج و ظم ہیں ان میں سے  
ہر ایک درد جو اہر کلبے پہا خزانہ ہے

بادشاہی شان و شوکت ان کے آگے  
کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی  
اے آشکارا! محبت کی آنکھیں کھول کر  
دیکھو۔ محبوب کے بغیر کوئی بھی چیز دیکھنے

کے قابل نہیں ہے۔

## اردو ترجمہ

از یاد پیشہ بی سپاہ و زوش نیست  
پاک اند ہر گناہ و زوش نیست

مفلسی ہے کسی نسبت مایہ او  
دائیں ہمہ عز و جاف و زوش نیست

سند و چتر غیبی چہ بود  
بدون یکتا کلاہ و زوش نیست

نیست ہو جو دین خدا دیگر  
دزد و عساکم گواہ و زوش نیست

آشکارا اگر طبع حق گیر  
خاص تر راہ راست و زوش نیست

## اردو ترجمہ

درویش ایک بادشاہ ہے لیکن اس کے  
پاس شکر نہیں ہے۔ درویش ہر  
خطا سے پاک و صاف ہے۔

بظاہر درویش مفلس و بے کس ہے لیکن  
در حقیقت عزت و عظمت اور قدرد  
مزلت کے تمام سرمایہ کا اصل مالک ہے۔

سلطان سیمر یا بادشاہ غیور کا تخت اور  
اس کے تخت کا چتر درویش کی گدڑی

اور بڑی کے ساتھ کوئی چٹیت نہیں کھاتا  
دو فوج جہاں میں اللہ کی ذات پاک کے

سوا سے اور کچھ نہیں ہے اور درویش  
اس بات کے گواہ ہیں۔

اے آشکارا! اگر کوئی رستہ اختیار  
کر راستہ صریح وہی سید حلت جو

درویشوں نے اختیار کیا ہے۔



## اردو ترجمہ

عشق کے طیب کا سلب ایسے مقام  
پر ہے جہاں تمام نام و نشان گم ہیں

اس نے اپنا غیر صحرائے عدم میں جا کر نصب  
کیا ہے جہاں نہ کوئی نام و نشان ہے  
اور نہ کوئی جسم اور جان ۔

وہ تمام بیماروں کو شفا عطا کرتا ہے اور  
اس کا مکان درد اور غم کے دویان ہے ۔

میں جانتا ہوں کہ وہ درد بھی خود ہی ہے  
اور وہاں بھی خود ہی ۔ تو بھی یقین کر کہ  
"وہ" بھی وہ ہے اور وہ "میں" بھی وہی ہے ۔  
اسے آشکارا شیخ فرید الدین عطار کے  
درفتنہ پر جا کیونکہ یہ تمام ارشادات  
اس کے ہیں ۔

طیب عشق را جانی دوکان ست  
کہ آنجا گم ہر نام و نشان ست

بحر لائے عدم ندغینے او  
نام و نشان فی جسم و جان ست

کہ ہر بیمار زائشہ شفا فی  
میان صد و غم او امکان ست

ہمید اتم کو خود و زمان خود درو  
یقین دانی کہ این و آن ہماں ست

برد برد و رشہ بیالہ بن عطار  
کہ دای آشکارا این بیان ست



نعت اللہ جام احمد جام ماست  
در میان سوز و گداز آرام ماست

کیستم من جیستم من نیستم  
آنکہ گوید خلق ادب نام ماست

آنکہ یاران دوستداران من اند  
سوی آہنا بشنوی پیغام ماست

من شدم عاشق دستم آشفگان  
ز رفیق خواجہ احمد جام ماست

زاہد ماما مداسنے غسیہ حق  
کن یقین لکن کفر این اسلام ماست

در طمدی منتشر شد آشکار  
آنکہ ناکامی ہنسہ آن کام ماست

## اردو ترجمہ

حضرت احمد جام زہد اللہ قلے کی  
نفوس سے لہریز جام ہیں اور سوز  
گداز کے عالم میں ہمارے سوس ڈھلایا  
میں کون ہوں میں کیا ہوں ۔ میں تو ہوں  
ہی نہیں ۔ لوگوں کی زبان پر جو نام ہے  
وہ میرا نہیں ہے ۔

تجو میرے دوست اور احباب ہیں  
ان کے نام میرا پیغام سن لے ۔

میں تو عاشقوں کے نام پر بھی عاشق ہوں  
اور اس معاملہ میں میرا دوست اور  
ہمسفر خواجہ احمد جام ہے ۔

اسے زاہد ! ہم کو حق کے بیزاد کہہ نہ  
سمجھنا ۔ یقین کر کہ یہ کفر ہمارا اسلام ہے ۔

آشکارا لاذہب ہونے میں مشہور ہو  
گیلے ۔ لوگ جس کو ناکامی سمجھتے ہیں  
در میل وہی ہمدی کا سیال ہے ۔

## اردو ترجمہ

باب مہاسیہ فقیری نہ حاصل ست  
 باطنی رشتہ سہ فقیرانہ واسیل ست  
 ہر سب زما خیر ہو گویم بدل مشن  
 گدڑ در میان بنور راہ باطل ست  
 ہرگز ہم است بناؤ نذر و بنیہ حق  
 یا او بہر وی کر کی شوق بیل ست  
 انسان سزا دست کہ غم در در گرفت  
 بشاخت از خریش کہ انسان کامل ست  
 روح کپای او شر دانہ گرا شکار  
 بر کسی کہ کدستی در دنازل ست  
 فقیری کت کہ پڑے پہننے سے حاصل نہیں  
 برقی جو روگ بفرق پہننے میں اور سب سے  
 میں رکھتے ہیں وہ واسیل یا نہ نہیں ہو  
 اگر کچھ سے پر چھو تو میں تم کو پچ سچ بتاؤں  
 اور تم دل کے حضرت سے سنو، گو دل میں  
 درو نہیں ہے تو یہ سلوک اور فقیر بالکل کر  
 اور فریب ہے  
 ہر دو دل یہ کہتے یہ الہ انسان حق کے ہر  
 کسی کو آشتیا نہیں رکھتا، اس کا دل  
 ہمیشہ اس ایک ہی شوق سے سو رہتا ہے  
 وہ انسان جس نے پروردگار کو اپنا دوست  
 بنایا ہے وہ اس ذات پاک کا ملا ہے  
 اور ایسے ہی انسان میں حرف نفسہ  
 کے حامل اور انسان کامل ہوتے ہیں  
 اسے آشکارا اگر تو اس زار کہ جاتا ہے  
 تو جا اور ایسے انسان کامل کے پاؤں  
 کی خاک میں جا، جس کو اس ذات پاک کا  
 قرب حاصل ہے اور جس پروردگار کا  
 نزول ہوتا ہے۔

## اردو ترجمہ

## اردو ترجمہ

ای دلدار دار دنیا جاقت گدشتی ست  
 رفتی بیک لہن عالم حق پرستی ست  
 گر زماشی سردانا دل باین دنیا سبند  
 زہنہان لہن اکی دستہا استستی ست  
 اکی ہزاران ہزار غمہ تو غمہ ہوز  
 ہاں شومر و آریں دار فنا استستی ست  
 ہر شہر طرف چہرہ دی گردی چہرہ  
 ہر حکایت کو کہ آن نام مرلا استستی ست  
 میرد برباد غمہ آشکارا ہر شہر  
 بر جہان باور کن یکبارہ لیستی ست  
 اسے دن آخر میں دنیا سے جانے لے  
 یہاں سے گزر کر حق کے ساتھ ملے  
 اگر تو حکم ہے تو اس دنیا کے ساتھ  
 اپنا دل نہ لگا، بے شک اس دنیا سے  
 سے ایک دن ہاتھ دھوئے ہی پڑیں گے  
 اسے دوست انجام رفتی اور سفر جاچکے  
 ہیں اور تو ابھی تک فریب میں مبتلا ہے  
 خبردار غمہ نہ کرنا، یہ دنیا فانی ہے اور  
 سب کی جانی پہیانی ہے  
 شہر کی طرح غمہ غمہ کیوں چکر کاٹ پھرتا  
 ہے، تمام باتیں بھول کر صرف اپنے مرلا  
 کے نام کا درد کر  
 اسے آشکارا ہوش میں آ، تیری زندگی  
 برباد ہو رہی ہے اس دنیا پر اعتبار نہ  
 کر، ایک بار اس سے تعلق توڑنا ہی ہے



## اردو ترجمہ



ہر آن چہی کہ ز ترقیہ ز آب ست  
سحاب ست و سحاب ست و سحاب ست  
جو آنکھ اس کے اشتیاق میں پڑا ہے  
ہے وہ بادل ہے بادل ہے بادل ہے  
جس دل میں اس کا درد دم نہیں ہے  
وہ دیران ہے دیران ہے دیران ہے  
محب کی گل میں اس کی اور جان کو ساتھ نہ  
لے ہا، یہ کباب ہے کباب ہے کباب ہے  
اگر شکار کا خوف نہ کئے تو  
مذاب نہت و مذاب نہت و مذاب نہت  
یہ دنیا جو مروج در مروج دکھائی دیتی ہے  
یہ مزاب ہے مزاب ہے مزاب ہے  
یہ دنیا ایسی ہے جیسے دریائی سطح پر چلب  
ہے مخاب ہے مخاب ہے مخاب ہے  
دل آن آشکارا خوشتر این ست  
کباب ست و کباب ست و کباب ست  
شکار کا دل اس بات سے بہت ہی  
خوش ہے کہ وہ کباب ہے کباب ہے



## اردو ترجمہ

مستیم شدم زیادہ سرست  
دل بکر ز کفیر و دین پر گشت  
میں پہلے ہی مست تھا اب اب بھی مست  
ہو گیا۔ میرا دل کفر اور دین سے سوز  
ہو گیا۔  
رندی و قلبیت نہ دی بہا داد  
ادماؤں نے خیال پرست  
ہم کو رندی اور قلبیت کی حق گردی  
اور ماؤں سے توجہ ہٹا دی۔  
سحاب عشق گشت روشن  
تاریکی عقل از کار رفت  
عشق کا چراغ روشن ہو گیا اور عقل کی تاریکی  
غائب ہو گئی۔  
لو اپنے آپ کو نظر انداز کر اور اس بات  
کو دیکھ کہ تو ہے یا نہیں ہے  
مذہب کئی تو خوشی شستن را  
بشائیں ہمیں کو نیت یا ہست  
مذہب شریک شکار  
اوست خبر کہ اور خود درست  
اے آشکارا! اس عجیب و غریب راز کا  
پتہ صرف اسی کو ہے جس نے اپنے آپ  
سے نجات حاصل کر لی ہے۔









در برد و جہاں شرار عشق ست  
شس و سمر و بہار عشق ست

از کرسی و عرش تاثری ہم  
این جملہ مرعشہ از عشق ست

بیتی بہ جہاں جو خور و یان  
دانی کہ ہمیں نگار عشق ست

در گوش دل چو ناف این گفت  
مروج دلاں شکار عشق ست

جز یار و طرف نہ بنید  
اکن ویدہ کہ پر خمار عشق ست

درست نہان بزر بوہ گل  
پر ہیز ازان کہ خاکسار عشق ست

تا چ سرامت آشکارا  
آن خاک کہ رہگذار عشق ست

## اردو ترجمہ

دروں جہاں میں عشق کی چنگریاں لگ  
رہی ہیں یہ سورج اور یہ پانہ عشق کی پیاری

عرش اور کرسی سے گزین کی زیریں تہ  
ہم سب عشق کی چراگاہ ہے

نہ جب خوبصورت لوگوں کو دیکھو تو یہ سمجھ کر کہ یہ  
عشق کی صنعت گری اور نقش بند ہے

میرے دل کے کان میں ناف غیب سے یہ  
سرگوشی کہ ہے کہ جو دل زخم خوردہ ہے وہ

عشق کا شکار ہے  
جس آنکھ میں عشق کا خمار ہو گا وہ یار کے

سوائے کسی جانب نہیں دیکھے گی  
جس دل میں عشق ہے وہ ایسا ہے جیسے

کے بوتے میں گھر ہے بہا اور جو دل عشق سے  
خالی ہے وہ فقط مٹی ہی مٹی ہے ایسا دل

رکھنے والے انسان سے احتراز کر  
اے آشکارا عشق کی گندہ گاہ کی خاک ہے

سرا کاغذ ہے



گردش احوال مارا لگائی کردہ است  
بر ہم چوں غلامان مسکینی کردہ است

منزل سلطان عشق افتاد بر تخت و لم  
لشکرش تاج حکیم و جانی کردہ است

تا کہ آن بہ از فنا اندر بقایم آورید  
زور بازویش زمین سرعینی کردہ است

دین بر افلاک نشان کبکشان دانی کہ ہمیت  
ماشتان وقتی ہما نہا کا فزانی کردہ است

گر سزاوارش بنو دم یکساں راہ کرم  
برین بچاہہ سکیں مہربانی کردہ است

جسم و جان بگداختہ سردام اندر پیش کش  
آفرین فرمود جانان در فتنائی کردہ است

آشکارست غرق گشتہ اندر آن بحر محیط  
موج آن برای اعظم این بیانی کردہ است

میرے دل کے تخت پر عشق کا شہنشاہ جلو  
افزون ہے اس کے شکونے میرے جسم و دین

کی شکست کرتا تخت و تاج کر دیا ہے  
سلطان عشق جہ سے فانی اتنے تہ ہے

بچے بقا بائشہ کے مقام پر سے آیا ہے اوت  
سے اس کے زور بازو نے میرا دم از فتنہ

کر دیا ہے  
کیا تم جانتے ہو کہ یہ جو آسمان پر کھنشاں ہے

یہ کیا ہے کسی زمانہ میں عشاق کا اندر یہاں  
منزل انداز ہما تھا یہ اس کا نشان ہے

میں اگرچہ اس قلیل نہیں تھا لیکن سلطان  
عشق نے مجھ عاجز اور سکیں پر از راہ کرم

مہربانی کی ہے  
میرے جسم و جان فنا ہو گئے اور میں نے اپنا

سر خود ہی حاضر کر دیا سلطان عشق نے  
خوش ہو کر تمہیں و آفرین کی

آشکار تو مجھے پایاں کے اندر غرق ہو گیا  
یہ راز اس دریائے ناپید کنار کی ایک

موج نے عیاں کر دیا

## اردو ترجمہ

حالات کی گردش نے مجھے لامکانی بنا دیا ہے  
اور سینکڑوں شہنشاہوں کو میرے در واز پر

غلاموں کی طرح کھڑا کر دیا ہے

# از دو ترجمہ

ان نیز کہ می کند کدام منت  
 خاص است ولی بنظر عام منت  
 آمد ز خیال در مقام شا  
 وارنده صد هزار نام منت  
 لاف و غشیش چہ فرق است  
 آن خواجه شدہ و آن علام است  
 آنکس کہ شناخت جسد معنیت  
 اورا کہ وصال این مقام است  
 قہر بان شوی بز آن آشکارا  
 آن کس کہ عشق او امام است

ایہ جو چہتا پھر تا نظر آتا ہے  
 ہے آقا ص از لہجہ ذات پاک  
 میں عام ہر انسان نظر آتا ہے  
 قدم سے و جہر میں آیا تو لا کھوں نام رکھے  
 اصناف میں اور صنعت میں کی فرق ہے  
 آتا ہے اور علام ہے  
 ان تمام صفوں کو صرف اہل ہواں سکتا  
 ہے جو اس مقام تک رسائی رکھتا ہو  
 اسے آشکارا اس شخص پر قربان ہو جا  
 جس کا نام عشق ہے

# از دو ترجمہ

من مست خرابات شد مست خرابات  
 از طالب کشف و لطافت ز کرامات  
 بار از صلاح و زود فہد ز تقوی  
 جو عشق تحقیق بود این ہمہ آفات  
 از خود بگنہ شستم بہ مشرب دارم از خود  
 نہ بجز در آنجا نہ وصال مست نہ بہیات  
 از شہنی و پیری و بزرگی برہیدم  
 بمرکز خاطر مانوشد این جملہ حیانات  
 آنجا بر رسیدیم و ملامت گرفتیم  
 ز ذرق در آنجا ست نہ سالوس خطامات  
 آشکار ہفتہ مست برستہ ست ز قہر جان  
 درشت عدم آمد اسقاط امتانات

میں مست خرابات ہوں مست خرابات  
 ز رند سیانہ میں ذکر و آزاد کشف و  
 کرامات کا طالب نہیں ہوں  
 نہیں نیکی پر سیرگاری اور نہ بد تقری کی  
 ضرورت نہیں ہے سچا بات سچے  
 عشق کے علاوہ ہر نام چیز حقیت میں  
 میں نے خودی کو ترک کر دیا ہے میں اپنا غیر  
 بھی نہیں رکھتا میں حق مقام پر فائز ہوں  
 وہاں زرق ہے نہ دھال اور نہ رنج و  
 غم اور خیرت و تمنب  
 میں شہنی پیری اور بزرگی سے آزاد حاصل  
 کر چکا ہوں میرے دل سے اس قسم کے  
 خیالات مٹ چکے ہیں  
 ہم ملامت برداشت کرنے کے بعد ایسے  
 مقام پر پہنچ گئے جہاں نہ ٹھوٹ ہے نہ  
 فریب اور نہ یہودگی  
 آشکار گیا اور جسم و جان سے آزاد ہو گیا  
 ہوا سے عدم میں امتاقیہ یزوں کا ترک  
 کرنا لازمی ہے



## اردو ترجمہ

ایک پیالہ بادہ من از دست ساقی برگرفت  
کز دم یکبارگی شد محو در گریبند و بست  
مرغ خیالم کرد پرواز بسوی لاسکان  
تا کما از دین مذہب کفر و ایمان در گشت  
در دل بیای دھست غوطہا خوردم بسی  
از کرم پیر منان گو ہر صفا آمد بدست  
پیر عبدالحی مرشد ماست کامل اولیا  
رہنمائی کرد مارا در طریق نیست و بست  
و از بہنہان آشکارا کرد ما سن گفت او  
غیر حق خود را ندانی خود ہستی کفر گفت  
میں نے ساقی کے ہاتھ سے ایک پیالہ  
شراب کھلے لیا اور اس کے پیتے ہی چرے  
دل سے ایک دم تمام باتیں محو ہو گئیں۔  
میرے طائر خیال نے لاسکان کی جانب  
پرواز کیا اور اس تعداد بجا اشک تمام  
اوران و مذاہب اور کفر و ایمان کی مدد  
سے آگے نکل گیا۔  
میں نے دریائے دھست کے جھن پانی میں  
بہت ہی غوطے لگائے اور آخر کار پیر منان  
کی ہر بات سے گوہر آبیاری سے مل بھری گیا۔  
ہمارے مرشد پیر عبدالحی ماست کامل ہیں۔  
انہوں نے "لا الہ الا وہی و اہیاتہ"  
کی راہ میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔  
میرے پیر طریقت نے راز سرور کو ظاہر  
کرتے ہوئے مجھے نصیحت فرمائی کہ اپنے  
آپ کو حق سمجھنا اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو  
تمہاری خود پرستی ہوگی اور خود پرستی کفر ہے۔

## اردو ترجمہ

ایں ہمہ جلوہ گاہ آن یار بست  
ہر چہ بینی جہت سال دلدار بست  
ثم وجهہ اللہ است چشم کشا  
ادبہر سو بگو نمودار بست  
اوست بی لسمع و وہی بینصر  
ہر مظاہر بنسین کہ دنیا رست  
ی ہر و باطن و یکی سست یکی  
گاہ دیوانہ گاہ ہشیار بست  
از خیالات عشق و ہم گذر  
بدرو عشق جان این شہار بست  
آشکارا پیچ سرزمین راہ  
کہ سر عاشقان بردار بست  
یہ تمام کائنات محبوب کی جلوہ گاہ ہے اور  
اس میں جو کچھ نہیں نظر آ رہا ہے وہ محبوب  
کا حسن و جمال ہے۔  
پھر ہمیں کھڑل: ہر جانب اللہ ہی نظر  
آ رہا ہے یا ہر سو اور ہر طرف کی جلوہ افزا ہے۔  
یہ وہی ذات پاک ہے جس نے بلا سمع و وہی  
سفر فرمایا ہے تمام مظاہر پر نظر کرنا  
سب ہی اسی کے جمال و جہان آرا کا طرب ہے۔  
وہ ایک شہ ہے ظاہر میں بھی ایک اور باطن میں  
بھی ایک، یہی محبوب کا رُپ اختیار کرنا  
ہی ہے اور یہی دانشور کا رُپ ہے۔  
دلی کے وہم و خیال سے آگے نکل جا رہا ہے  
میں ہاں کی فرماں لازی ہے۔  
اے آشکارا عشق کی راہ سے سر نہ ہونہ  
عشق کا سر سہا رہے۔

## چند روایات الشی

اگر بعد از دو اجابتنا اشتنا ثالثا ثابت  
 او محض او شایدا اشتنا ثالثا ثابت  
 او سیر کند ہر جا بگذر تو ازین سن و ما  
 او ترسا او زنا ہر نا اشتنا ثالثا  
 ہر جایی کی باشد ہرگز نہ شک باشد  
 او اجدا و ما جدا اشتنا ثالثا  
 او شایدا گدا و یا ی قسہم سیر او  
 او طحا و یا جیدا اشتنا ثالثا  
 مان یکت متایشانی ذاتی کہ بہر جانی  
 او صابہ او جیدا اشتنا ثالثا  
 آشکار چہ می جوید اعتبار ہمی گویند  
 او مسجہ او صابہ اشتنا ثالثا

و ہر مقام کی پیر کر رہے۔ تو با دین کر تک  
 کہ وہ موسیٰ نہیں بھی ہے اور ہے بھی۔ اس  
 کا نہ ثالث ہے نہ ثالث۔  
 وہ ہر محل میں ایک ہے اس میں کوئی شک  
 و شبہ نہیں ہے۔ وہ جامع بھی ہے اور مایہ  
 بھی۔ اس کا نہ ثانی ہے نہ ثالث۔  
 شایدا بھی وہی ہے اور گدا بھی وہی۔ قسہم میں  
 فدی ہے اور سیر بھی وہی۔ وہ ہر جہاں بھی  
 ہے اور ہے بھی۔ اس کا نہ ثانی ہے نہ ثالث۔  
 ہر مقام پر جلوہ آتا بھی وہی ہے اور تقار  
 کرنے والا بھی وہی۔ صابہ رستی سے بڑی  
 کی طرف جانے والا بھی وہی ہے اور بہر  
 رکشش کرنے والا بھی وہی۔ اس کا نہ ثانی  
 ہے اور نہ ثالث۔

آشکار کس کی جستجو میں ہے۔ آشکار غریزہ  
 کہتے کہ سجدہ گاہ بھی وہی ہے اور سجدہ  
 کہنے والا بھی وہی۔ اس کا نہ ثانی ہے نہ  
 نہ ثالث۔

## اردو ترجمہ

وہ ایک ہے۔ ایک ہے۔ اس کا نہ ثانی ہے  
 نہ ثالث۔ وہ پوشیدہ بھی ہے اور ظاہر بھی۔  
 اس کا نہ ثانی ہے نہ ثالث۔

## اشعار و ترجمہ

ولا آن شہ گدا شد از چہ باعث  
 بخود او خود فدا شد این چہ باعث  
 چرا بخدا بود و دارو نام۔ منظور  
 کہ پردہ اختیار شد تا کہ چہ باعث  
 ہمیشہ در بقا بستے، سو اللہ  
 بقا چون در فنا شد این چہ باعث  
 چہ مسکین جان دل جملہ ہمدوست  
 کہ ز خود چون جفا شد این چہ باعث  
 بیابانی ستر جانان آشکارا  
 گناہین جاکجا شد این چہ باعث

اے دل! کیا وجہ ہے کہ شہ گدا بن گیا  
 اور پھر خود ہی لپٹا آپ پر فدا ہو گیا  
 وہ جب بید تھا تو اس نے منظور کر لیا  
 کیا تھا کیا وجہ ہے کہ سر پر بھی وہ خود  
 دو ذات و سبب وجود ہمیشہ اپنے وجود  
 بالذات سے قائم ہے۔ کیا وجہ ہے کہ  
 بقا اور فنا کا عوہ ہو گیا۔  
 جہم ہر جہاں مورد سبب ہو۔ سرچند و خود  
 ہی ہے کیا وجہ ہے کہ وہ ہر جہاں  
 دھرم گیا۔  
 اسے آشکارا تو محبوب کار از ضرور حاصل  
 کہے گا۔ کیا وجہ ہے کہ ہر ضرور ہر مقام  
 پر بھی خیال کیسا ہو گیا۔





## روایف الجیم

### اردو ترجمہ

○  
 عشق شہباز عقل چون دراج - عشق ایک شہباز ہے اور عقل اس کے ملتے  
 عقل در حضرتشن بود محتاج - ایک بکرت کی مانند ہے عقل، عشق کے  
 حضور میں محتاج ہے۔  
 عشق شاہ ست و عقل چوں هست - عشق شہنشاہ ہے اور عقل اس کی رعایا  
 تاکہ گیسر دازد و در خراج - عشق، عقل سے زبردستی خراج لیتا ہے۔  
 از انامی بچو سلطان عشق - شہنشاہ عشق سے مستغیر کار و پناہ کار کر  
 نفسہ زد بظہر علاج - انجان کا فرو لگایا۔  
 راہ عشقش بچو کی گروانی - تو اگر عقلمند ہے تو اس کے عشق کا طلبگار  
 وار عشاق راستہ معراج - بن نہا، سولی، عشاق کی معراج ہے۔  
 سر بہ آستان اگر باشی - تو اگر عاشق ہے تو اپنا سر دے دے برب  
 برد و دوستان میں رواج - کے آستان پر بھی رواج ہے۔  
 نہ دوانی ست بر مرغان عشق - اے آشکار! عشق کے مرہٹوں کا در کوئی  
 نیست جز وصل آشکار علاج - دعا شفا جہیں بخشی، ان کا علاج محبوب کا  
 وصل ہے۔

## روایف الجیم فارسی

### اردو ترجمہ



○  
 اے دوست! عشق کے بیز مرہٹوں کا ہے - اے دوست! عشق کے بیز مرہٹوں کا ہے  
 تیس کے دانے مست کی ہے۔  
 نہ دوانی عشق دیگر پیچ پیچ - ای درانی عشق دیگر پیچ پیچ  
 دازد قیس شش و شش - دازد قیس شش و شش  
 نہ دوانی عشق و تقویٰ بسوز - نہ دوانی عشق و تقویٰ بسوز  
 تا بجز در دشت بکشت - تا بجز در دشت بکشت  
 جز بخت نیست پرستش دیگری - جز بخت نیست پرستش دیگری  
 و عشق ماضی مقصر نہی - و عشق ماضی مقصر نہی  
 رہد عاشق مست باشی بی مدبر - رہد عاشق مست باشی بی مدبر  
 دین و گردنیا میرزا پیچ پیچ - دین و گردنیا میرزا پیچ پیچ  
 درد بگزین درد سب الم آشکار - درد بگزین درد سب الم آشکار  
 تا بغیر درد خوشتر نہی - تا بغیر درد خوشتر نہی  
 اے آشکار! دردوں جہاں میں درد اختیار - اے آشکار! دردوں جہاں میں درد اختیار  
 کہ درد کے بیز کوئی چیز اچھی نہیں ہے بلکہ - کہ درد کے بیز کوئی چیز اچھی نہیں ہے بلکہ  
 ہر چیز پیچ پیچ ہے۔

اردو ترجمہ

اہل دوان از تو بند نہا نہا  
ہم بجز از عشق ہرگز نہا نہا

گر طبع عشق دل افکار شو  
ایک دم میں خونِ چہرہ کی بجائے

درد و جہان عشق تجسلی نمود  
انجم و خورشید و قمر کی بجائے

عقل ایسے عشق شدہ شہسوار  
عقل بگل ماند مگر کی بجائے

گر تو ز ماہری رہ عشق گسیزد  
واکہ درین راہ شذر کی بجائے

کن تو یقین عشق شوق آشکار  
عقل نسب بہ نظر نہا نہا

اسے دل بکھلے کہ جو چیز تھست ہمارے  
دو پہاڑ ہے اور عشق کے ہیں در چیز کی ہے

تو اگر عشق کا طلب گار ہے تو اپنے دل میں  
بیٹھی اور شیشی ہو اگر اس سادہ میں دیر

درد جہاں میں عشق جلوہ گر ہو گیا ستارے  
سودا ج اور جانداں کی سینے پر دوزخ کے

عقل گھوڑا ہے اور عشق شہسوار عقل کبھو  
میں دھنسن گئے ہے

تو اگر بہت پر چلتا ہے تو عشق کی راہ اسیا  
کہ عشق کی راہ میں جو چکار یاں شیطانی

میں دیکھ دیں  
یہیں کہ کو عشق ظاہر ہو گا اور عقل اخراج  
کہیں آئے گی

روایت الحامی

از بی ارغوان جو شیش قدح  
بیزندہ در دلم چہ چشیش قدح

موج صہبایہ بین موج آید  
بر دیکھا عقل ہو شیش قدح

بہر دنیا و نایسان در جوش  
عاشقان را سوز و خروش قدح

ساقیا مست کرد ز شارب  
چنگ بوزازی نای ز ش قدح

راہ دنیا بہ آفتاب  
الہا لایکان ہو ش قدح

دل بکھلے کہ جو چیز تھست ہمارے  
دو پہاڑ ہے اور عشق کے ہیں در چیز کی ہے

از بی ارغوان جو شیش قدح  
بیزندہ در دلم چہ چشیش قدح

موج صہبایہ بین موج آید  
بر دیکھا عقل ہو شیش قدح

بہر دنیا و نایسان در جوش  
عاشقان را سوز و خروش قدح

ساقیا مست کرد ز شارب  
چنگ بوزازی نای ز ش قدح

راہ دنیا بہ آفتاب  
الہا لایکان ہو ش قدح

دل بکھلے کہ جو چیز تھست ہمارے  
دو پہاڑ ہے اور عشق کے ہیں در چیز کی ہے



## ردیف النجای

ہادی پیراست شیخ شیوخ  
عارف رہنماست شیخ شیوخ  
واقف سرراز سبھانی  
اکمل ادلیاست شیخ شیوخ  
اہم مہوم پیہ عتبہ الحق  
موصی بادشاہست شیخ شیوخ  
وصیت عارفان و علقان  
ماکت مفتیہ است شیخ شیوخ  
فیض ریاست از جناب علی  
ماشق صلفی است شیخ شیوخ  
دور یگانہ است او درازانی  
میرنی با صفاست شیخ شیوخ  
خاکباز شکار شد اما  
بنظر ما خداست شیخ شیوخ

### اردو ترجمہ

ہادی پیر اور پیر طریقت بزرگوں کے  
بزرگ ہیں۔ عارف ہیں۔ رہنما ہیں اور  
بزرگوں کے بزرگ ہیں۔

اسرار الہی سے آگاہ ہیں اور بہت بڑے  
کامل دل اور بزرگوں کے بزرگ ہیں۔  
ان کا نام نامی اہم گرامی پیر عتیقی ہے۔  
ترجید پرستوں کے بادشاہ اور بزرگوں  
کے بزرگ ہیں۔  
اہل عرفان اور عشاق کی صفت میں وہ  
ماکت و ممتاز سب کے امام اور بزرگوں  
کے بزرگ ہیں۔  
وہ براہ راست سیدنا حضرت علی المرتضیٰ  
کریم اللہ وجہہ ہے فیض مائل کر چکے ہیں۔  
اللہ حضور پر نور محمد مصطفیٰ عتیقی علیہ السلام  
وہ علم کے عاشق ہیں اور بزرگوں کے بزرگ  
وہ دور یگانہ ہیں۔ درازانکے سنے والے  
ہیں۔ مولیٰ با صفا ہیں اور بزرگوں کے  
بزرگ ہیں۔

آشکاراں کے پاؤں کی خاک ہے اور  
وہ آشکارا کی نظر میں خدا ہیں۔

## ردیف الدال

### اردو ترجمہ

جو شخص دونوں جہاں میں مرد ہو گا وہ  
یقیناً صاحبِ درد ہو گا۔

سنو جو شخص بے درد ہے وہ مارو ہے اور  
جو مرد صاحبِ درد ہے وہ اپنی مثال

آپ سے ہے۔  
عاشق کی جلاہتیں ہیں کہ ہوش گرے مار  
زاری کی کرتار ہے گا اور اس کا چہرہ گرد  
ہو گا۔

جو عاشق مجرب کی زلفوں میں گرفتار  
اس کا دل دنیا کی عزت کے ارے  
ہمیشہ مرد ہو گا۔

آشکارا کا دل غمت سے سمور ہے۔ درخشاں  
اس کے آس پاس رہتے ہیں۔

ہر آنکس درد و عالم مرد و پاشد  
یقین دانی کہ صاحبِ درد پاشد

نہ آن مردست بی دردست بشنو  
کہ صاحبِ درد مرد و مرد پاشد

علا متہای عاشق گریہ زار  
ہمیشہ روی عاشق زرد پاشد

ہر آن عاشق زلفش مبتلا گشت  
دلش از عجب دنیا سرود پاشد

ز غم خالی نشد دل آشکارا  
غم داغ وہ گردا گرد پاشد



# اردو ترجمہ

عشق چون اندر دل پیدا شود  
 جسم و جان لہ ہر معنی شود  
 کار او باران دنیایک نیست  
 بگر او را بگر و ہست شد  
 بگذرد از خویش تن یکبارگی  
 گفتگویش ہر ہمزما شود  
 چونکہ او از نزدیک آگاہ شد  
 حال او میں سبے سرو ساما شود  
 گم شود او صفات بشریت از او  
 آشکارا جان آن جانما شود  
 جب کسی کے دل میں عشق پیدا ہوتا ہے  
 تو اس کا نام جسم و جان حقیقت میں  
 حاکم ہے یعنی ہر معنی ختم ہو جاتا ہے اور  
 روحانیت سلط پر ابھرتی ہے  
 جو اس نئی اندلیہ کی حقیقت کو یک ہر  
 دیکھتا ہے وہ اس پر فریفتہ ہوتا ہے  
 اور اس کا دین اور دنیا کے ساتھ کوئی  
 تعلق باقی نہیں رہتا  
 ایسا شخص ہمیشہ خود کے نام میں رہتا  
 ہے اور اس کی تیار گفتگو معانی میں ہوتی ہے  
 یعنی ہر زبان اور ہر قول میں  
 جب وہ اپنے خود کی بات کرتا ہے  
 جسے تو اس کا حال دیکھتا دیکھتا رہتا ہے  
 ہر گاہ  
 اسے شکار اس کے نام پر ہر وقت  
 اور اس ختم ہو جاتا ہے اور وہ  
 ملت میں ملت نہ جلتا گا۔



# اردو ترجمہ

عشق کو چون بازار کشا پور پر از درو  
 مشہور ہوا بکھانستہ رفت ز کو درو  
 در منطق اند و قسوت او کردا بیانی  
 سخنانی بہمان گشت خوش طبعی شد و زو  
 مقرر ہو کہ در راہ خدا سنجیدہ و صحیح  
 بزرگ بود عاشق ہست شد و کی نہر  
 ہر روز بہانہ گشت کرد و بہر از عشق  
 فریاد کہ در عشق نہ ہست نہ ہست و فریاد  
 عشق چنان گفت بخور جو دہی عشق  
 بہانہ آشکار شب زود رفت و در  
 حضرت ہریش پرک گویں در بازار درو  
 سے سکھریں در حضرت شیخ فرید الدین عیسیٰ  
 درختہ قید جو ایک مرد کاں میں ہست پر  
 بنی بر جہ بنی کا پر ہست  
 حضرت سعد نے ہکا قصیدت نسق ہر  
 در دست بہر نہایت بیست کہو  
 عاشق ہو گا کہ بہرہ زندہ ہو گا  
 حضرت قوامی نے فرمایا کہ شہ کز  
 میں سنا تھا کہ فرار پسندے نہ ہے  
 اور عشق کی جگہ میں در و در میں ہوتی ہے  
 یہ عشق عشق سے ہر شے ہے وہ شہر  
 ہے اس مرد خدا پر زبان جانیے جو عشق  
 میں رہتا وہ اپنی شہرت ہے  
 حضرت سعد کا کہ شہ کی ہے کہ شہ  
 عشق کا نام از شہ کی ہے کہ شہ  
 نہ شہ کی نہ شہ کی نہ شہ کی نہ شہ کی  
 نہ شہ کی نہ شہ کی نہ شہ کی نہ شہ کی





ای دلا خورشید ز شمع عطار در جام رسید  
آن زبان یکبارگی از کف و دین مار کشید  
شہریشا پور پر قد و دست گر پسی ز ما  
از در و دیوار آید نفس بل من مزید  
چہ جلال الدین چہ جانی فاشیہ بردار او  
این چنین تفریق ما از پیر عید الحق شنید  
عارف و عاشق بود این ہر دو القاب او  
صد ہزاران جام می تو حید از ساقی چشید  
ایکہ در کشتوری نام شریفش ظہرست  
مرغبا اندہم خوانند نام آن شیرید  
ست و شیدا از حکایات عیال آشکار  
صد رموز و صد بیانیہش ہر دلی تادیہ

## اردو ترجمہ

اے دل! میری روح تک حضرت عطار کی  
خورشید پہنچ گئی آدمی وقت اور اکہ دم  
مجھے کفر اور دین سے آزاد اے بے نیاز کر دیا

اگر ہم سے پوچھو تو شہریشا پور درد سے  
مغمور ہے اور اس کے برد و دیوار سے  
بل من مزید ز درد و عشق کی مسلسل طلب  
کی صدا میں آسکی ہیں  
حضرت جلال الدین روی ہوا حضرت  
عبید الرحمن جامی اس کے فاشیہ بردار ہیں  
برہمنے بت اپنے پیر طریقت حضرت  
عبدالحق سے کی ہے

حضرت عطار کے دو القاب ہیں عارف  
اور عاشق مہند نے ساقی کے ہاتھوں سے  
یادہ توحید کے لاکھوں جام نوش فرماتے ہیں  
اپنے دوست ان کا نام بھی اہم گرا ہی ہر  
تک میں شہر ہے اور تو اور اپنی ہے ہی  
فنا میں ان کا نام درد کرتے رہتے ہیں

یادہ میرا مزید  
آشکارا ان کی عجیب و غریب باتوں پر عشق  
اور مرست ہے ہماری راہ میں جو جہالت  
مائل تھے وہ ان کے بتلنے ہوئے اسرار  
ہلاکت سے ہٹ گئے



## اردو ترجمہ

ہمارا یار ہم سے حجاب کرتا ہے اور اپنے  
چہرہ پر زرد ہند کے پردے ڈالتا ہے

عشق کو قتل کرنے کے واسطے اپنا چہرہ  
جلدی چھپا لیتا ہے

ان کا حسین و جمیل چہرہ قرآن کی آیت کی  
طرح ہے یہ ایک عجیب کتاب ہے جو ہر  
کے پاس ہے

کبھی دوست بن جاتا ہے اور کبھی اپنی ہڈی  
سے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے

آشکار جو اس قدر مرست نظر آتا ہے  
تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یار کی جست و خیز  
چلتا ہے

یار از ما حجاب میدارد  
پردہ ای نقاب میدارد

از بہر قتل عاشقان و بچون  
روی بہناں شتاب میدارد

در رخ خویش جو آئینہ مصحف  
این عجائب کتاب میدارد

گاہ آواز شناسنا ہی مکر دو  
گوز جہنم شتاب میدارد

ہم شکار از می چہ مرست است  
دوستی آن جناب میدارد

یادہ میرا مزید



یادہ میرا مزید  
آشکارا ان کی عجیب و غریب باتوں پر عشق  
اور مرست ہے ہماری راہ میں جو جہالت  
مائل تھے وہ ان کے بتلنے ہوئے اسرار  
ہلاکت سے ہٹ گئے



## اردو ترجمہ

کاری بڑھ گئی تھی یہی چہ شد چہ شد  
نور چہ زنی تھی یہی چہ شد چہ شد  
تیرے تمام کام خود بخود انجام پاتے ہیں تو  
اس سے کیا ہوا۔ چہ تو تیرے ماتھے

تو اس سے کیا ہوا۔  
تجربہ کشتی بتیور بھی حاصل ہو گیا ورنہ  
نفس سے بروقت حضور قلب بھی رہتا ہے  
اور فائدہ کا مشاہدہ بھی کرنا ہے تو اس سے

کیا ہوا۔  
تو اگر بزرگ بھی یا بیکس غصے کا گرفت نہیں  
رہا اور نہ نیت چھٹا رہا حاصل نہیں کر سکا  
تو اس سے کیا ہوا۔

تو اگر اس کا زون کی میر کر جسے ملے تیرا  
وہاں بادشاہ کی طرف رجسٹر ہے اس  
سے کیا ہوا۔

تو نے اگر قرآن یاد کر لیا اور حکم عربی کا  
سیر و سیاحت بھی کر لے لیگی تیرے دل میں  
دور و پیدا نہیں ہو سکا تو اس سے کیا ہوا۔  
تو ساری دنیا کا بیروں میں گیا لیکن نہ

انسانیت سے آزاد ہوا اور خود وطن  
اور سرستی حاصل کر سکا تو اس سے کیا ہوا۔

تو نے اگر قرآن یاد کر لیا اور حکم عربی کا  
سیر و سیاحت بھی کر لے لیگی تیرے دل میں  
دور و پیدا نہیں ہو سکا تو اس سے کیا ہوا۔  
تو ساری دنیا کا بیروں میں گیا لیکن نہ

انسانیت سے آزاد ہوا اور خود وطن  
اور سرستی حاصل کر سکا تو اس سے کیا ہوا۔

کرفی بھی میری اندر ہوا میری  
بواچہ اندر میری یہی چہ شد چہ شد

علم مغربی خواندی بسشش جہاتی  
من شناسن ذاتی یہی چہ شد چہ شد

خواندی جو علم دعوت چہ کشف چہ کرامت  
جزوئی سلاست یہی چہ شد چہ شد

صدر دہانچہ اسے از دور دورہ ذاتی  
در شور و شریانی یہی چہ شد چہ شد

مرشش بیض جباری گشتہ بہتری  
کردی زانہ خبری یہی چہ شد چہ شد

ان یاد اشکات است سرور است  
کی چک لہن قبا یہی چہ شد چہ شد

تو نے بہت سے میر کر کے وہ میری  
نہی بڑا لیکن چہ در بختی کی چہ میری

تو نے علم نہیں پڑھا اور سنش جہات بھی  
مگر کر یہ لیکن جی نہت پاک کر جہات برزخ

تو اس کو جہنم بھی نہ سکا تو اس سے کیا ہوا۔  
تو نے وہاں جھٹکے جو جہاتی بھی کھت

اور کشف و کرامت بھی حاصل کر سنے لیکن  
وہ دیکھے بڑھ کر کئی سو منی نہیں ست تو

اس سے کیا ہوا۔  
تو سیکڑوں دیکھے پرستنے درویش  
نہاں ہے۔ تو رت سکا کر کے بڑا

مگر وہ سب تو اس سے کیا ہوا۔  
اگر تیرے چہرے بیٹھے ہادی میں اندھن کی  
وجہ سے تو اس طرح بڑھ جتے لیکن تو

پار کے اختیار کی کیفیت سے نہت آتش  
اس سے تو اس سے کیا ہوا۔  
اسے آشکارا ہمارے پارسے ہم کو گہرا  
سے کہیں کسی کو پکارے



## اردو ترجمہ

یاران ز عشق تو بہ کنان شد چہ شد چہ شد  
ازین حال و ساخر زمان شد چہ شد چہ شد

یاروں نے عشق سے تو بہ کر لی۔ یہ کیا ہو گیا۔  
یہ حال آخری وقت میں ہوا۔ یہ کیا ہو گیا۔

اگرش دل کسی نشنودہ بیان درد  
در پیش کہہ کرد بیان شد چہ شد چہ شد

درد کا ذکر کسی نے دل کے کانوں سے نہیں سنا۔  
گویا بات اندھے کے سامنے بیان کی گئی۔  
یہ کیا ہو گیا۔

ہی ہی حدیث عشق بر مجلس می کنند  
جنگل جیل مگر بیان شد چہ شد چہ شد

افسوس افسانہ افسوس کہ مجلس میں کوئی دوست  
کی بات ہی نہیں کرنا۔ فتنہ جنگ جیل کی  
باتیں درمیان میں آگئی ہیں۔ یہ کیا ہو گیا۔

بر کس برای نان پریشان منتظر  
الاقل روغ دمان شد چہ شد چہ شد

ہر شخص روٹی کے لئے پریشان اور منتظر  
ہے اور اس کے حصول کے لئے فریب داد  
ظہور سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ کیا ہو گیا۔

برگز قبول کس نکستہ راہ عاشقی  
اسرار عشق گرچہ عیان شد چہ شد چہ شد

اگرچہ عشق کے تمام اسرار درموز کھل کر  
منظر عام پر آچکے ہیں تاہم کوئی بھی عاشق  
کی راہ کو قبول نہیں کرتا۔

رفتہ است آشکار بہان روز اعتبار  
از خاص عام جملہ گمان شد چہ شد چہ شد

اسے آشکارا عرصہ ہوا کہ لوگوں کے دلوں سے  
اعتبار اٹھ گیا۔ اب تو خاص و عام شکر  
شہر میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ یہ کیا ہو گیا۔



## اردو ترجمہ

عشق اندر دل ہر انکس کار کرد  
از کفر اور اند دین بیستار کرد

شد غلام یوسف از ناز عشق  
غلغلہ اور در معصوم بازار کرد

شیخ صنغان را درون کفر آورد  
از محبت در گلو زمار کرد

پرست شمس الحق تبریزی کشید  
ہیچان مقتول شد عطار کرد

زور عشق چوں بدل شبلی زید  
سراز اسرار او اظہار کرد

غزہ عشقش بسین چہ کار کرد  
خواجہ منصور را بر دار کرد

رم عشقش ہمچنین شد آشکار  
قل عشاقان ہی بیار کرد

جس کے دل پر عشق اثر آواز ہوا۔ اس کو  
دین اور کفر سے بیزار کر دیا۔

یہ عشق ہی کا ناز و انداز تھا کہ یوسف  
غلام بن گیا اور معصوم کے بازار میں اس  
کا چرچا ہوا۔

یہ عشق ہی تھا کہ جس نے شیخ صنغان کو کفر  
کی راہ پر ڈال دیا اور اس کے گلے میں تہ  
پہنا دیا۔

حضرت شمس الحق تبریزی کی کمال کھینچ ل اور  
حضرت شیخ فرید الدین عطار کو قتل کر دیا۔

اس کے عشق نے جب حضرت شیخ شبلی کے  
دل میں جوش مایا تو راز ہائے سربستہ میں  
سے بعض راز ظاہر کر دیے۔

دیکھئے اس کے عشق کے غزوں نے کیا کرنا۔  
خواجہ منصور کو سولی پر چڑھا دیا۔

اے آشکارا اس کے عشق کی رسم ہی  
ہے کہ عشاق کو بڑی کثرت سے قتل کرنا  
جاتا ہے۔

اردو ترجمہ

۱۰۰. فرزند و دختر داشتند  
 ۱۰۱. فرزند و دختر داشتند

کس زنده دانه ستمگار نیست  
بمخمس و در آن فرشته آمد بر

آن بخت پر علم و شهباز شد  
چون که در دهانی گویب را چو

برگزین و در میان غریبش رنگی  
دختر کن قرب در اعتبار شد

محمود چیم دلیسر برکس نعلیہ فہند  
 بخود شدہ مام دلی پر خمار شد  
 محبوب کا حضور کھوں سے حسن پر بھی خرم  
 کیانی وہ بے خود ہو گیا اور ہمیشہ حضور نور  
 نہ ہوا عشق رہنے لگا۔

گفته است که آنکه از آن مصلحتی خیر نشود  
پنهان کرد و باز همان آشکار شد

五

[illegible]

شور و کاش که به خواستند  
و به از گشتند در هر روز  
تست ساز نیز که در هر روز  
به از گشتند در هر روز

در این مستور و آید که در میان  
پس عشق نشسته در کافور و خضر

مددی شایسته که شریعت را درست  
 کردیم بخود که خدا بود حشمت بود  
 بجهت بیست و یک که بجهت بیست و یک  
 شریعت خوب بدست که بیکر که صاف  
 عا

آتش که کند علم روزات بهی  
در عشق کشود آنکه حشدا بد خدایزد



## اردو ترجمہ



یار یار ت رانی پرسد  
 باد باران رانی پرسد  
 زادن خام و عشق پختہ  
 خاکساران رانی پرسد  
 داغ چون گلہ در دل عاشق  
 از خدایان رانی پرسد  
 زلف پیچیدہ یار چون دامن است  
 دامن دامن رانی پرسد  
 می خند و جام از جام جام  
 گنزاران رانی پرسد  
 ز میب طیب ماذق یک  
 رنگارنگ رانی پرسد  
 شکارست بی یاری دوست  
 بستر رانی پرسد  
 یار تو یاروں کو پوچھتا ہی نہیں ہے برا  
 کربارش کی پرواہ ہی نہیں ہے  
 زابد غلام ہیں اور عشاق پختہ خاکسار  
 کو کوئی نہیں پوچھتا  
 عاشق کے دل میں گلہ دل کی طرح داغ ہے  
 لیکن ان عشاق دل انگار کو کوئی نہیں پوچھتا  
 یار کی بیچ درجہ نہیں دامن کمرج میں  
 لیکن جو اس دامن میں گرفتاریں ان کو تو  
 پوچھتا ہی نہیں ہے  
 خود تو ہمیشہ جام پر جام پیار تلبے لیکن  
 جو تم کہتے ہیں ان کو پوچھتا ہی نہیں ہے  
 محبوب ہے تو طیب ماذق لیکن ان کے  
 عشاق جس کے دل زخم خوردہ ہیں  
 کو پوچھتا ہی نہیں ہے  
 محبوب کی بے یاری فیر ہو گیا ہے اپنے  
 عشاق بے قرار کو پوچھتا ہی نہیں ہے



## اردو ترجمہ



ہمنا کہ رسیدند ز غم و درد رسیدند  
 ان یار پدید نہ کہ خود را چونند پدیدند  
 از خویش برقتند ز من تا و برستند  
 بانی کہ ہوں ماند ز غیر شش رسیدند  
 آن قول خدا سوی عشاقان کہ نہ آید  
 ان گوشش بنزد وہ بدگر گوشش شنیدند  
 این نیست زبان گزلی آن فائزہ گیرد  
 زبان غیر زبان ست کہ جہ جہ شنیدند  
 بر سوا دوزخ نہ ہیسر کوئی رسیدند  
 آشکار بریدند چو از خویش رسیدند  
 جو لوگ منزل مقصود پر پہنچے وہ درد و غم  
 کی بدولت پہنچ سکے۔ یار کو دیکھنے کا  
 شرف انہی کو حاصل ہوا جنہوں نے اپنے  
 آپ کو دیکھنا ترک کر دیا۔  
 یہ لوگ جب خودی امانیت پر دوڑے  
 آزاد ہوئے تو باقی جو رہ گیا وہ دیکھنا  
 وہ باتیں حمد اللہ تعالیٰ اپنے عشاق کے  
 ساتھ کتاب ہے۔ عشاق انہیں ابرقہ  
 کائنات سے نہیں سننے وہ اور ہی کات ہوئے  
 وہ منہ جس کے ساتھ باد عرقان کا ہونہ  
 چکا جاتا ہے اور اس کی چسکیں نہ ہونہ  
 ہیں۔ وہ یہ نہ ہی نہ نہیں ہے کہ وہ  
 اور بھی ہے۔  
 عشاق اس ذات پاک کی جہ میں برتر  
 دوزخ سے اور برتر پر پہنچے لیکن یہ  
 خودی کو ترک نہیں کیا اس کو دیکھنا نہ



## اردو ترجمہ

دل میں راجہ پوختی آید نہ اندام تاجہ میگرو  
از آن غم دردی زاید نہ اندام تاجہ میگرو

گہی بہ ہر پریشانی گہی ہی ہی حیرانی  
بہر دم عشق افزایہ نہ اندام تاجہ میگرو

عہد کا یاد دیدم نہ دیدم گاہ نشیدم  
ز غم و شادی بر نہ اندام تاجہ میگرو

اگر غم و درد پیش آید از دکانل شو ہرگز  
ترا شادی ہی شاید نہ اندام تاجہ میگرو

آشکارا چہ مہجوں بہر سوئی چراہوں  
ترا غم یاری بایہ نہ اندام تاجہ میگرو



میرے دل میں ہر لہر اٹھ رہے ہیں  
نہیں جانتا کیا ہونے والا ہے  
اس غم سے دور وہیں اضافہ ہو رہا ہے میں نہیں  
جانتا کیا ہونے والا ہے

کبھی پریشانی نصیب ہوتی ہے اور کبھی  
شرگروانی اور خیرانی۔ کلمہ بکلمہ غم سے زیادہ  
سے زیادہ ہو رہا ہے میں نہیں جانتا کیا  
ہونے والا ہے

میں نے ایک عجیب و غریب بات دیکھی ہے  
ایسی جو اس سے پہلے نہ کبھی دیکھی تھی اور  
نہی تھی اور وہ یہ کہ غم اور خوشی سے  
بجائے حاصل ہونے والی ہے میں نہیں  
جانتا کیا ہونے والا ہے

مجھے اگر غم اور درد کا سامنا کرنا پڑے تو  
اس سے بالکل نہیں گھبرتا۔ کیونکہ آخر کار  
مجھے خوش نصیب ہوگی۔ میں نہیں جانتا

کیا ہونے والا ہے

اے آشکارا کیا تلاش کر رہا ہے اور ادھر  
ادھر کیوں دوڑ رہا ہے مجھے غم کو اپنا سہلی  
بنانا چاہیے۔ میں نہیں جانتا کیا ہونے والا ہے

## اردو ترجمہ



میرا دل دوستوں کے گھرے کتاب اور درود مند  
ہے۔ گزشتہ دور کی درد بھری باتیں یاد  
آتی ہیں اور وہی اس درد کا درماں بن  
جاتی ہیں

ماشتی کبھی بھارت سے کبھی تندرست  
نگلیں ہے کبھی خوش، کبھی روتا ہے، کبھی  
ہنستا ہے اور حیرت دل قابو سے نکل جاتا  
ہے تو ہیشیاں ہر جات ہے

کبھی شربت ہے کبھی زہر کبھی رحم ہے کبھی  
قہر کبھی چاند ہے کبھی سورج کبھی روتا  
ہے اور کبھی جل بھی کر کتاب بن جاتا ہے  
کبھی عالم ہے کبھی حاکم اور کبھی عاجز  
جاتا ہے۔ کبھی دانا اور کبھی نادان اور  
کبھی جوش کی وجہ سے جولان میں آتا ہے  
کبھی پوشیدہ ہوتا ہے کبھی ظاہر کبھی غور  
ہوتا ہے، در کبھی سخت پختہ لے تعجب ہے  
کہ یہ جسم اور جان دبا صل محبوب ہے



دل بیتاب پر درد بھریاں پریشان شد  
حکایات گزشتہ آہا ہماں پر درد بان شد

غمت درد کبھی درماں گہی غمیں گہی شادمان  
گہی گریان گہی خندان گہی بیدل ہیشیاں شد

گہی شربت گہی دہرست گہی جم دگہی قہرست  
گہی ماہ دگہی مہرست گہی گریان بریان شد

گہی عالم گہی حاکم گہی بیچارہ سیکرد  
ہی دانا گہی نادان گہی درتوش جولان شد

گہی غم گاہ آشکارا گہی گلزار گہی خارا  
عہد سب می شود مارا کہ جسم جان بازان شد



## اردو ترجمہ



جی گویند این بد راہ باشد  
نہ بد راہ است اما شاہ باشد

شکایت کی کنی ای پارسا بین  
کہ آن عاشق رسول اللہ باشد

اگر پر عیب ہم بدکار ہاشم  
یقین دانی کہ او ہند راہ باشد

نفید ارم بجسہ عشقش بدل ہو  
ازین عالم خدا آگاہ باشد

ہاں حال جنابش آشکارا  
یہی از سنگ همان درگاہ باشد

لوگ دیر سے متعلق کہتے ہیں کہ یہ بد راہ  
ہو گیا ہے میں بد راہ نہیں ہوں بلکہ  
بادشاہ ہوں۔

اسے ناہم شکایت کیوں کرتا ہے۔ دیکھ  
تو یہی تو جس کو بد راہ کہتا ہے وہ حضور  
پر نور حبیب کبریا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کا عاشق ذلیل ہے۔  
میں اگر عیب دار اور بدکار ہوں تو  
یقین کر کہ حضور میرے ساتھ ہیں۔

میں اپنے دل میں عشق رسول کے سوائے  
اور کوئی چیز نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ  
خود اس بات کا گواہ ہے۔

آشکار حضور پر نور رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی دیگاہ عرش پایگاہ کے کتوں میں  
سے ایک کتا ہے۔

دیدہ ما از در میگرید  
از سبب جبر یا میگرید

نہ خبر دار از وصال و فراق  
آنکہ بی اختیار میگرید

نصرت از یل رفت نامد یار  
بر زو اشتیاق میگرید

عاشقان ہم ز بی نیازی اور  
چوں سحاب بہار میگرید

آشکارا و نہبان بوی اقیان  
خود بخود نہ از در میگرید

## اردو ترجمہ



ہماری آنکھیں بادل کی طرح برس برس ہیں  
یعنی پار کے فراق میں روتی ہیں۔

نہ وصال کی خبر ہے نہ فراق کی۔ بس  
بے اختیار روتی رہتی ہیں۔

اوسمی زات گذر گئی اور یار نہیں آیا آنکھیں  
بر سر راہ سراپا انتظار بن کر رہتی ہیں۔

عشاق یار کی بے پروائی دیکھ کر از بہار  
کی طرح آئینہ بہار ہے ہیں۔

آشکار ظاہر بھی اور پوشیدہ بھی بے اختیار  
ہو کر زار و زار رہ رہے ہیں۔





اسے زاہد اجرو دل درد سے معمور ہے وہ  
آباد ہے اور یقین کر کہ جس دل میں اللہ کا  
عشق نہیں ہے وہ ویران ہے۔

ہر ان اپنی خوشبو سے بے خبر اور ادھر  
دوڑتا پھرتا تھا۔ اس نے جب اپنے شک  
کے بیٹے کی خوشبو سونگھی تو ہکا گیا۔  
ہر شخص اس نعمت خداوندی پر اعتبار  
نہیں رکھتا جو اس کے دل میں پوشیدہ  
ہے۔ وہ اپنے دل کی کیفیت سے آگاہی  
نہیں سکتے اور ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں۔  
بادشاہ منصور (منصور علی) نے عشق کا چم  
بند کر دیا اور فنا سے بے تکانے درجہ پر فائز  
ہو کر بادشاہ بن گیا۔

حضرت شمس تبریزی اور حضرت عطار نے  
کیا فرمایا ہے کہ جس نے اپنے جسم اور جان  
کو ترک کیا وہ محبوب بن گیا۔

اسے آشکارا اپنے غم دل کی کیا تشریح  
کروں مجھے اس راز سر بستہ کی نگہانی کا  
حکم ملے ہے۔



## ازدو ترجمہ

بھی کا بڑا بتا ہے کبھی قادر ہوتا ہے کبھی  
گمراہ ہوتا ہے کبھی رہنا بتا ہے۔

کبھی نزلتِ مستی ہے کبھی ناسق اور ناجور۔  
کبھی علم اور کبھی کافر بتا ہے۔

کبھی گدا ہوتا ہے اور کبھی بادشاہ۔ کبھی  
آقا بتا ہے اور کبھی غلام۔

کبھی جوان ہوتا ہے کبھی پورے جا۔ کبھی  
بڑا بتا ہے کبھی چھوٹا۔

کبھی احم ہوتا ہے کبھی حسیم اور کبھی جان۔  
کبھی رعایا بتا ہے اور کبھی لشکر۔

کبھی مٹھی لباسِ ذیبت تن کرتا ہے اور کبھی  
کہ اگر دوسرے کو پہنتا ہے۔

کبھی نیاز کرتا ہے کبھی بے نیاز بتا ہے۔  
کبھی دانا ہوتا ہے کبھی سکندر بتا ہے۔

گاہ عاجز گاہ قادر می شود  
گاہ مگر گاہ رہبر می شود

گاہ ہمیں متقی کہ فاسق ست  
گاہ ملکہ گاہ کافر می شود

کہ گدا باشد کہی اور بادشاہ  
گاہ میر و گاہ پیا کر می شود

کہ جوان ست گاہ پیر کہن سال  
گاہ کہہ گاہ اسفر می شود

گاہ احم و گاہ حسیم و گاہ جان  
گاہ رعیت گاہ بشکر می شود

گاہ می پوشد قبا یا اطلسی  
گاہ بادلن گدا گر می شود

کہ نیازت میکند کہ بی نیاز  
گاہ دانا کہ سکندر می شود



گاہ آب و گاہ بچہ گاہ زن  
گاہ خراہر گاہ مادر می شود

گاہ منزہ باشد اوز ہر مہ  
گاہ در اربع عن صمدی شود

گاہ آدم گاہ خراگاہ شلیث  
گاہ ناظر گاہ منتظر می شود

گاہ سلیمان گاہ شد سکین مر  
گاہ ابرہیم و آذر می شود

گاہ شیطان ست گاہی بر چہل  
گاہ کاہن گاہ ساحری شود

گاہ ملا گاہ مستانی محتسب  
گاہ حلاج مست یہ چیز می شود

گاہ آید در جلال و در جمال  
آشکارا گاہ کمتری شود



کبھی باپ بنتا ہے کبھی بیٹا اور کبھی پیری  
کبھی بین بنتا ہے اور کبھی مان

کبھی ہر چیز سے پاک و صاف ہوتا ہے  
اور اربع عن صمدی کے اندر طول کرتا ہے

کبھی آدم بنتا ہے کبھی حوا اور کبھی شیشہ  
کبھی نظار کرتا ہے اور کبھی نظارہ بنتا ہے

کبھی سلیمان بنتا ہے اور کبھی چیز می  
اہل برہم بنتا ہے اور کبھی آذر

کبھی شیطان بنتا ہے کبھی ابر چہل  
کاہن بنتا ہے کبھی جادو گر

کبھی ملا بنتا ہے کبھی قاضی اور کبھی سپاہی  
کبھی حلاج (منصور) بنتا ہے اور گرفت  
میں آ جاتا ہے

کبھی جلال کا مظاہرہ کرتا ہے اور کبھی  
جمال کا اور اسے آشکارا کبھی بہت ہی  
عاجز اور سکین بن جاتا ہے



## از و ترجمہ



یار کو ہم سے جدا نہیں ہونا چاہیے اور  
نہ ہما شہا کے ساتھ ہونا چاہیے

تو مادشا کو ترک کر کہو نہ جب تک اہمیت  
ہوتی ہے ویدار حاصل نہیں ہوتا

ایسا کون شخص ہے جو اپنی ہستی کو مٹانے  
بیزا شد کے دیدار سے مشرف ہو سکے

یہ راتسان اگیا وہ داشتہ باقی رہا بقا کا  
درجہ اپنی ہستی کو مٹانے بیزا حاصل نہیں ہوتا

اسے آشکارا اس نے اپنی ہستی کو مٹانے بیزا  
کوئی بھی صوفی با صفا نہیں بن سکتا

آن یار زما جسد انما شد  
لیکن کو یما شتا نباشد

بگذر تو زما و از ششائی  
در مادستی بقا نباشد

آن کیست کہ باخوری بر بنید  
دیدار بجز خدا نباشد

این جلد برقت او بماندہ  
بی قتل خود این بقا نباشد

جز گم شدن سشنو آشکارا  
آن صوفی با صفا نباشد





بڑے بڑے عاشق و محبت اور کثرت کو ایک چیز سمجھتے ہیں۔ و محبت میں قائم اور کثرت میں سیار۔

دل جب جسم اور جان کی قید سے آزاد ہوئے تو دن رات عیش و عشرت میں بہنے لگے۔ عاشق ظاہر بینوں کی نظر میں زحقیق نہیں لیکن درحقیقت بارگاہ الہی میں بہت بڑے رُتیر پر فائز ہیں۔

عاشق نے مقامات سلوک طے کرنے میں جو تہرہ کی طریقہ اختیار کیا وہ یہ ہے پہلے اللہ کی جانب رجوع ہوئے پھر اس کے پاس جا رہے گئے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ پہنچے گئے اور پھر اس کی ذات میں مدغم رہنا (اللہ) ہو گئے اور وحدیث قدسی بسمع و بول بصر کے بموجب، صاحب قدرت بن گئے۔

اے آشکارا! یہ مقام غیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک لوگ عین و ذات حق (اکر نہیں سمجھیں گے۔ اس وقت تک عین و غیر کی وجہ سے سنج اور حسرت میں رہیں گے۔



## اردو ترجمہ

دل صاحبانِ حق و جمال کو دیکھ کر عزتِ محل کتاب ہے۔ کو جوں اور گلیوں میں دیکھو ہر مقام پر اس مہذب کا چرچا سننے میں آئے گا۔

عشق سوداگر بن کر حسن کی مملکت میں آیا ہے اور عاشق اور معشوق کے درمیان سودے بازی کر رہا ہے۔

عشق نے متعان کرنا پہنا دیا اور سکر و افلاطونوں رقص سفروں (کہ مہنوں بنا دیا۔

شہت و عشق ایک لمحہ کے بعد عابدوں اور ناہیوں کو مدد، برہمن اور بھوی بنا دیتا ہے۔

زائر عاشق صادق ہے تو اس ملک سے سزاوارتہ کیوں کہ اس میں جو درد و غم ہے اسی میں ہماری بہتری ہے۔

اے آشکارا! وہ زائر و خوش رو۔ عشق سے غافل نہ رہو کہ اپنے غم سے رہنے والا ہے۔

قد خور و یان دیدہ دل عزت تماشا میکند  
ہر کو چہ باز از بین آن یار غم فاما میکند

عشق سوداگر شدہ در ملک حسن آمد  
در میان عاشق و معشوق سودا میکند

عشق چون متعان را در زیر زمار آورد  
صد لاطون را یکی مہنوں شیدا میکند

پارسیان عابدان را در می سلطان عشق  
کہ جہودی کہ برہمن گاہ ترسا میکند

مرد عاشق صادق پسین طریقہ شراب  
کاندہ بن غم و درد با ماکار زبیا میکند

آشکارا با شش خوش در تالہ و فریا دہ  
خاؤ دل را ز غم عشق یغما میکند





## اردو ترجمہ

عشق پرست را بصر از ملک کنعان آورید  
مصر نے آیا اور پھر بر سر بازار غلام بنا کر  
پیش کیا۔

بہنوں کے دل میں بیٹے کے وصل کی بڑی  
تفاہت تھی آخر عشق اس کو بکری کی کمال  
میں ڈال کر مجبور کر گل میں لے آیا۔

میں سخت تعجب اور حیرت میں ہوں کہ  
شہنشاہ اپنے اوپر ان کا نام رکھ کر  
آیا ہے۔

اس حقیقت سے میرے دل کے اندر  
درد بڑھتا ہے اور میری آنکھیں اس  
طرح آنسو بہانے لگی ہیں جیسے طوفان  
جوش میں آیا ہو۔

میرے دل سے کہہ اور بتانے کا خیال  
مٹ گیا اور عاشقی ہم کو کفر اور ایمان  
کے دائرے سے کھینچ کر باہر لے آئی۔

شکار اگرچہ ایک مسکین عاجز اور بیکس  
ہے لیکن اس کے باوجود شہنشاہ عشق  
اسی کے گھر میں جلوہ افروز ہوا ہے۔



عشق پرست را بصر از ملک کنعان آورید  
بر سر بازار اور اپون غلامان آورید

خیال وصل لیل اغتساده بسی بہنوں را  
عشق اندر پوست بندر کوئی جانان آورید

در بھائی ہم ہم در تیسرے مانگہ ام  
شاہ مظلم خویش را در نامہ نشان آورید

زین حقیقت درد افزون میشود اندر دل  
دیدہ ما لشکریان جویش طوفان آورید

موشد آن کبر و جتانہ ہر دواز و لم  
عاشق مارا بر دین از کفر دایان آورید

کیست مسکین آشکارا عاجز و بیکس  
عشق از رست و شاہ شایان آورید



## اردو ترجمہ

وہ دریائے تند و تیز میرے سر پر خون کی  
ہیرے لے آیا۔ سمندر کی ہیبت ناک خوراک  
بے میرے دل کے اندر جوش جنوں پیدا کر دیا۔

نیا ہری علم مٹ گیا اور باطنی علم سطر پر ابھر  
آیا۔ عشق کی مومجوں کی وجہ سے باطنی علم  
ظاہر ہو گیا۔

عشق نے میرے اوپر معنی را اصل حقیقت  
کے دروازے کھول دیئے۔ سمندر کی  
طبیعی اندرونی حقیقت کو سطر پر لے آئی۔  
کیست اور کیفیت ختم ہو گئی اور ہم گہرے  
سمندر کے اندر غرق ہو گئے۔ اس نے  
کہ اس نے سراٹھانے اور سر جھک جانے  
را باطنی دلاویں۔

قطرہ دریا کے اندر سا گیا اور وہ جزو  
مکمل بن گیا۔ گردش حالات نے مجھے کی  
اور بیشی سے باہر کھینچ لیا۔

آشکارا اپنے پیر طریقت کی توجہ اور  
تفہیم کے وجہ سے گم ہو گیا۔ ان پر  
تسکین و آفرین ہو کر انہوں نے ایسی ہمائی  
فرمائی۔

بر سر آن تیز دریا سرخ خونی آورید  
نقرو بحر اندر دل شور جنونی آورید

علم ظاہر ہو گشتہ علم باطن رونق  
جزو است از شوق آن علم سطر آورید

بہنوں پر کوئی آن عشق در معنی کثور  
بحر طبعانی حقیقت از بطونی آورید

چند چونی رفت افتادیم دور دریا عشق  
ز کد او اندر سرکش و سرنگونی آورید

قطرہ دریا فنا وہ گشتہ آن جزو مکمل  
گردش احوال برین از کم فروزی آورید

از توجہ پیرادی آشکارا گم شدہ  
آفرین باد ابراو کلین رہنمائی آورید

تسکین و آفرین ہو کر انہوں نے ایسی ہمائی  
فرمائی۔



در بہارستان میں نالہ افغان میکند  
بر سر برگ گل اودنار گریان میکند  
پس پر سیدم اندھین شور شرار جہیزیت  
تو بوسلی چ خیالت ہیو حسیں میکند  
گفت ای خام طبع گر حال می پرسی شنو  
رہست خیالی کو دلم را درد اخزان میکند  
ہای ہی بادخزان چوں می دزد در بوستان  
کی بماند گل و بسوز جسد ویران میکند  
چونکہ امروزم بوسل و بعد زین نامہ ہجر  
زین سبب این فکر یار بس پریشان میکند  
اشکارا خوش بناشی در درد دل افغان  
انچنین پنجان گردش چہ دوران میکند

## اردو ترجمہ

جیل موسم بہار میں آہ و فغاں کرتا ہے اور  
پھول کی ہر ہمتی پر زار و قطار رو رہا ہے

میں سفاک سے پوچھا کہ تو اس قدر شور  
و شرکیوں کرتا ہے جبکہ تجھے پھول کے  
ساتھ مل کی دولت میرے ہر ہر گریہ کی  
نکیر ہے جس نے تجھے حیران اور سرگرد  
کر رکھا ہے۔

میں نے کہا اسے نا پختہ کار جیب تو نے  
میرا حال پوچھا ہے تو جواب بھی سن لے۔  
مجھے ایک نکر ہے جو میرے دل کو دہشت  
اور غزون رکھتا ہے۔

اور وہ فکر ہے کہ جیب بارش کے اندر  
بادخزاں آتی ہے تو پھول اور مینوس  
کے زرد سے بچ نہیں سکتے اور وہ سب  
کو تباہی و تاراج کر دیتی ہے۔

آج تو میں دولت و صل سے مالا مال ہوں۔  
لیکن کل مجھے فراق یا ریش تڑپنا اور  
رونا پڑے گا یہی وجہ ہے کہ میں بہت  
پریشان رہتا ہوں۔

اے آتشکاسا تو اس دار الفنا کے اندر  
اس قدر مسرور نہ ہو۔ زمانہ کبھی ایک  
دفعہ سے نہیں چلتا کبھی اس طرح ہوتا  
ہے کبھی اس طرح۔



## اردو ترجمہ

ماشقی کی راہ میں دل کے اندر جیم اچان  
باقی نہیں رہے۔ جیب اس کی ذات پاک  
جلوہ افروز ہوئی تو دل کے اندر کچھ باقی  
نہیں رہی۔

دریا کو زہ کے اندر سا گیا اندر موج پر موج  
مانے لگا۔ موجوں کا یہ تلطم اس قدر پایا  
تھا کہ کوئی بھی اس سے بے خبر نہیں سکا۔  
جیب ایک ہر جیم خاکی ذات حق کے اندر  
مدغم ہو گیا تھا ہر جگہ وہی حامل رہا اور  
کوئی معمول باقی نہیں رہ سکا۔

جب سلطان عشق تشریف لے آیا تو یہ  
وجود فنا ہو گیا۔ جیسے سورج طلوع  
ہونے سے شعل بجھ جاتی ہے۔

بندہ اللہ کی ذات میں مدغم ہوا اور  
اللہ باقی رہا۔ اسے آشکارا جہب حق  
را اللہ آگیا تو باطل رہندہ کا خاکی و جی  
در میان سے ہٹ گیا۔



در طریق عاشقی این جیم و جان دل فنا  
پاک ذاتش چوں در آمد در میان گل فنا

یہ اندر کو زہ آمد موج و موج اور یہ  
طل لسان و نمودہ تاکہ لا یعقل نماند

جیم خاکی گم چہ شد کیا رگی در ذات حق  
ہر کیا آن قائل است آن تیجا زین فضل نماند

این وجودی در فنا آوردان سلطان عشق  
چون طلوع شمس کرد و پس از آن مشعل فنا

بندہ گم شد در خدا او ماند باقی یک خدا  
حق چو آمد آشکارا در میان باطل فنا







عشق ایک ایسی آگ ہے جو تمام ماسوی  
اللہ کو جلا دیتی ہے۔ عشق نے میرے  
دل میں آگ جلائی اور میری آنکھوں سے  
دھواں اٹھ رہا ہے۔

عاشق جیب کفر و ایمان، مذاہب ادیان  
اور رسم و رواج کی حدود سے آگے نکل  
جاتا ہے تو نہ رکوع باقی رہتا ہے اور نہ  
زقیق اور قعود۔

اشہنشاہ عشق نے کئی سرواڑوں کے سراٹھ  
دیے اللہ حالات کی گردش آخر کار لینے  
مرحلہ پر آجاتی ہے کہ تمام وجود ختم ہو  
جاتا ہے۔

عاشقی کے مسک میں سرکھٹا دریاں  
دیتا ہی سب سے ابھی ہاتھ ہے۔ ایسے  
موت پر عقل کہتی ہے "عہد" اور عشق کہتا  
ہے "جلدی کرو"۔

اے آشکارا ذات حق کا عشق اول قیاد  
کرتا ہے۔ پھر بقا عطا کرتا ہے پہلے نیت  
کرتا ہے اور بعد میں ہست بنا دیتا ہے۔

نہ فلقوی محوش چون مارا رخ نود  
می شود زود بخودی ماند کجا سجدہ وجود  
ہست آن عاشق نازمی بسوز و ماسوا  
در دلم آتش فروختی کشور ابر ویدہ دوز  
بگذر و از کفر و ایمان از مذاہب کشی دین  
نہ رکوع آبخا پمانہ نہ قیام نہ قعود  
ہا دشا و عشق سر با چند سرداران برید  
می شود از کر کش اسوال گم کل وجود  
در طریق عاشقی سر جان و دل خوشترست  
مقل گرہ کن رقت عشق گویند زود زود

خیال عشق آشکارا کرتا بخشد بقا  
اولا تا بورد سازد پس ہی آرد۔ چود

## اردو ترجمہ

جب عشق نے اپنا جلوہ دکھایا تو زہد اور  
تقویٰ مسٹ گئے۔ عشق کی وجہ سے بے خودی  
طاری ہو جاتی ہے اور رکوع اور قیام  
کا محوش ہی نہیں رہتا۔



## اردو ترجمہ

جسم فنا ہو گیا، تو فکر بحر عشق کی گہرائیوں میں  
پہنچ گیا اور پھر جذب اور سرستی کی وجہ  
سے "ہل من مزید" کا نعرہ بلند ہونے لگا۔  
جب خودی بخودی میں بدل گئی اور ذات  
ذات کے اندر مدغم ہو گئی تو گویا قطرہ دریا  
کے اندر سما گیا اور قطرہ کا جام معدوم ہو گیا۔  
پھر سب کچھ دریا ہو گیا اور قطرہ اس کے  
اندر گم ہو گیا اور جب دریا باقی رہ گیا،  
تو قطرہ کہاں سے آئے گا۔

وہ پوشیدہ راز منصوص کی طرح زباں پر  
آگیا اور اچانک اس بکریہ بایاک میں  
خون کی طغیان آگئی۔

اشفاقا بر بھی ہے اور پوشیدہ بھی اور  
جزو میں بھی ہے اور کل میں بھی۔ یہ  
ارشاد حضرت خواجہ عطار کا ہے جن کا  
نام سیخ فرید الدین ہے۔

جسم رفته خیال اندر سجدی پیمان سید  
آمدہ از موج مستی نعرہ ہل من مزید

بخودی چون بخودی شد ذات اندر گم  
قطرہ دریا قیادہ تام قطبہ نا پدید

جملگی دریا شد و گم قطبہ گردید اندر آن  
باز قطرہ کی بیاد چوں کہ دریا سر کشید

فانش شد آن راز پنهان از زبان منصوص وار  
ساکہاں آن بحر عظیم موج خون آورد

شکار و ہنایا با شد خدا اور جزو کل  
رکن رخواجہ عطار شد ناش نرید



## اردو ترجمہ

ہمارے حالات کی اس حجم اور جان پر  
اثر اندازہ ہوتی ہے اور اس بحر سے  
پانی کی موج ہر بات کو کاٹ کر رکھتی ہے  
عاشقی کی راہ میں سرقربان کر دینا مردانگی  
کی علامت ہے اس کے عشق کی تار  
عشق کو اسی طرح کاٹتی ہے۔

فنا کے مرحلے سے گزر جا اور بق کے  
اندرا کر اپنی ہی بری کیفیت کو مٹائے  
وہ حقیقت اس مجازی سیرجی کو ختم کر  
دیتی ہے۔

کفر اور ایمان دین اور دنیا درمیان میں  
کہاں ٹھہر سکتے ہیں اس کے ٹھہراؤ عشق  
کا شہر پروردگار اس پر بھی ضرب لگاتا  
ہے اور اس پر بھی۔

بہشت نئی موجوں میں سے ایک عجیب  
موج اٹھی جس نے سورج، چاند، تریا  
ستاروں اور آسمانوں تک کو غرق کر دیا  
آشکار رنگ سے آزاد ہو کر بے رنگ بن  
گیا کیونکہ بے رنگی تمام ساز و سامان کو  
بالکل ختم کر دیتی ہے۔



گردش احوال مائیں جسم و جان را میزند  
موج آن دریا کی اعظم زریان را میزند

سرفرازدن براہ عاشقی مردانگی سنت  
ہمپناں شمشیر عشق قاتل جان را میزند

از فنا بگذر بیا آمد بقیہ سخن محو تن  
آن حقیقت این ہماری زندہ بان میزند

کفر و ایمان دین و دنیا در میان ماند کا  
شہر شہباز شمشیر این و آن را میزند

از بی امواج ہا موجے عجب آبدہ  
مہر و مہر و دین و انجسم آسمان را میزند

رست از رنگ آشکارا گشت بے رنگی ان  
خیال بے رنگی سرا سر خان و مان را میزند



## اردو ترجمہ

ناگاہ بجز لڑو یار آمد  
در صورت خند ہزار آمد  
کہ آدم گشت و گاہ خوا  
حزب و لبس کفار آمد  
کہ بادہ شدہ است کہ پیالہ  
عاشق نہ فہم حق را آمد  
گاہی خند گشت گاہ دنیا

گاہ بہ بیان غبار آمد  
کہ گشت سیلاب و گاہ قطرہ  
کہ لولوی ست ہزار آمد  
کہ سبز رنگ و گاہ خنجر  
گاہ گل و گاہ خار آمد

جگاہی گذر شش بیر لہوت  
کہ باز بیدار یار آمد  
کہ عاشق گشت گاہ معشوق  
کہ بیدل و بیقرار آمد  
کہ زاہد گشت گاہ راہب  
گاہے یہ گلوز ناز آمد  
کہ صوفی ست گہی موالی  
پوشیدہ کہ آشکار آمد

یار اچانک جلوہ افروز ہوا اور لاکھوں  
صورتیں بدل کر آیا  
کبھی آدم بنا کبھی حوا، کبھی کفار کا بھیس  
دل کر آیا  
کبھی شراب بنا بھی پیالہ کبھی ذہ کیست  
اور مرد و بنا جو شراب کا مشکابی جانے سے  
ہوتا ہے  
کبھی صدف بنا اور کبھی دریا کبھی وہ  
کچھڑ بنا جو قعر دریا میں صدف اور پانی  
کے درمیان میں ہے  
کبھی بادل بنا اور کبھی قطرہ کبھی وہ  
گوہر بدار بنا جو شہنشاہوں کے تاج  
کی زینت ہوتا ہے  
کبھی سبز بنا کبھی پتہ کبھی کلی کبھی گل  
اور کبھی کانٹا  
کبھی لاہوت کی سیر کرنے نکلتا ہے اور  
کبھی سولی پر لٹک جاتا ہے  
کبھی عاشق بنتا ہے کبھی معشوق اور کبھی  
بے دل اور بے قرار بنتا ہے  
کبھی زاہد بنتا ہے کبھی راہب اور کبھی  
گلے میں زنار ڈال لیتا ہے  
کبھی صوفی بنتا ہے کبھی موالی ملا اور  
کبھی چھپ جاتا ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے





## اردو ترجمہ

دیکھئے عشق کی موجیں میرے اوپر شکنوں  
مار رہی ہیں اور یہ پریشانی مجھے گھرتے  
باہر کھینچ کر لے آتی ہے۔

میں نے ماسوائے اللہ سے قطع تعلق کر لیا  
اور کیوں اور کیا سے آگے نہ گزر گیا۔

میرے دل میں جو درد کی چاشنی ہے وہ  
مجھے اس ذات سے بے نظیر دے دے دل کی  
طرف کھینچتی ہے۔

میں بھی وصل کی دولت سے بہرہ ور  
ہوتا ہوں اور کبھی درد اور فراق میں مبتلا  
جودہ چاہتا ہے میں اسی میں خوش ہوں۔  
اس کا احسان منہ ہوں اور اسی کو مبارک  
کہتا ہوں۔

میں دریائے حیرت میں غرق ہوں اور  
میرے ہاتھ سے اختیار جاتا رہا مجھے  
ایک دریائے لکلا اور دوسرے دریا  
دریچوں میں ڈال دیا۔

اے آشکار! یہ جنونی کیفیت اس کے  
شراب عشق کی وجہ سے ہے۔ آخر کار  
یہ مرستی مجھے ذلیلانوں کی صف میں شامل  
کر دے گی۔

فوج فوج عشق میں برن شبیخون می کشد  
این پریشانی مرا از تازہ بیرون می کشد

غیر حق را ترک کردم بگذرم از چون و چرا  
چاشنی دردی دلم را بسوی نہجوں می کشد

گاہ اندر وصل با شتم گاہ در درد و فراق  
آہنخ او خواہم خوشم بسوی مہجوں می کشد

غرق در دریای حیرت اختیار از دست رفت  
از یکی دریا کشیدہ باز جیچوں می کشد

این جنونی آمدہ ز بادہ شفقش آشکار  
عاقبت مستی مرا در سبک جہنوں می کشد



## اردو ترجمہ

میرے دل میں عشق کی شورش پیدا ہوئی  
تو میں دوزخوں جہاں بھول گیا۔

عقل کی چھوٹی سی کشتی میں جیب بھٹنا  
عشق نے قدم رکھا تو وہ غرق ہو گئی۔

میں مینا سے شہ کیسے موڑ لوں۔ یہ  
میرے پیر طریقت کا فرمان ہے۔

بادہ رنگین تھے ساغر بزرگ کے تپ جان  
دور نہ غریب آباد ہو جائے گی۔

اے آشکار! یہ عشق و محبت کا سنگ  
دوست کے دروازہ پر سے عطا ہوا۔

شورش عشق در دلم افتاد  
برود عالم بیرون برقت آزیاد

بذوق عقل مشرق دریا شد  
چونکہ سلطان عشق پای نہاد

کی کشم روی خود ز مینا  
پیر با کردہ است این ارشاد

ہام پر کن ز بادہ گلگون  
خود گز عشق درود بر یاد

از در دوست آشکارا شد  
راہ عشق و محبتش امداد





## اردو ترجمہ

خیال دیدن محضرتا اگر باشد  
بہر مظاہر محضرت نہ دیگر باشد  
تجہ اگر خضر کو دیکھنے کا شوق ہے تو ہر  
چیز کے اندر خضر موجود ہے اور اس  
کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

بذکر یاس الانفاس شغل دار ہمایم  
نفیس شناس کہ ہر شب چو شب تہ باشد

شناس صورت انسان کہ نقش نقاش سبت  
چہ عیسیٰ و چہ موسیٰ ہمہ بشر باشد  
ذکر یاس الانفاس یکر ہمیشہ کے لئے اپنا  
شفہ بنائے، اپنے دم کو پہچان لے تاکہ  
قیری ہر شب، شب قدر بن جلے گا  
انسان کا صورت کو دیکھ کر اس نقاش  
ازل کا نقش ہے۔ عیسیٰ ہو خواہ موسیٰ  
سب انسان ہیں۔

شیاختی کہ چہ خود را بسا مفتی رہ حق  
چہ آدم ست چہ شیطان یک نظر باشد

مجلسی منشین آشکار یک ساعت  
ہماں کی کہ ازین راہ چہ نبہر باشد  
توجہ اپنے آپ کو پہچان لے گا تو حق کا  
رستہ معلوم کرے گا۔ پھر قیری نظر میں  
آدم اور ابلیس کے درمیان کوئی فرق  
باقی نہیں رہے گا۔

اے آشکارا! ایسے شخص کی مجلس میں  
ایک بل بھی نہیں بیٹھنا جو اس حقیقت  
سے نا آشنا ہو۔



## اردو ترجمہ

این ہر جن یار می نباشد  
جا بجا آن نگار می باشد

او بصد شکل مریدان آید آن  
جلوہ اش آشکاری باشد

او بین ظاہر و بطون کی ست  
گر چہ دو صد ہزار می باشد

ہر کہ مادر عشق او گرفت  
دیدہ اش گر یہ زاری باشد

آشکارا شنیدہ ام ز عشاق  
سر عاشق بدار می باشد

تمام جن یار کا ہے اور جا بجا وہی  
محبوب جلوہ زما ہے

یار ایک ایک گھڑی میں بیگڑتوں  
میں جلوہ گر ہو کر آتا ہے اور اس کا جلوہ  
ہر جگہ اور ہر مقام پر عیاں ہے۔

اسے دیکھ لیجئے وہ ظاہر اور باطن میں  
ایک ہے۔ اگرچہ ظاہر میں آنکھیں اسے  
دو لاکھ صورتوں میں دیکھیں۔

جس کو یار کے عشق کا درد دا ملگیر ہوا  
اس کی آنکھیں ہمیشہ اشکیا رشتی ہیں۔

اے آشکارا! میں نے عشاق سے سنا  
ہے کہ عاشق کا سرسولی پر ہوتا ہے۔





## اردو ترجمہ

ولا اگرچہ زخوبان وفا منسب گردد  
خیل تا ہم برگشتہ مانسب گردد

اگرچہ شاقل در زہد و شب شدہ  
چہ سودا نگاہ از دل صفا منسب گردد

ہما بادل ست کہ پراز خیزہ عشق ست  
و گرفتہست مگان فنا منسب گردد

میا عاشق و معشوق بیک فرقی نیست  
ز شخص سایہ ہرگز جدا منسب گردد

فنا شوی بقایابی آشکار و نہان  
نہ عاشق ست درین فنا منسب گردد

اے دل! اگرچہ حسینوں سے وفا نہیں  
ہوتی تا ہم ہمارا دھیان ان سے ہٹتا  
نہیں ہے۔

تو اگرچہ دن رات زہد اور تقویٰ میں  
مشغول ہے لیکن کیا فائدہ جبکہ اس سے  
دل کا تزکیہ نہیں ہوتا۔

دل وہ ہے جو عشق کی دولت سے معمور  
ہے اگرچہ دل ایک قافی چیز ہے لیکن  
ایسا دل فنا نہیں ہوتا۔

عاشق اور معشوق کے درمیان کوئی فرق  
نہیں ہے انسان سے اس کا سایہ کبھی  
جدا نہیں ہوتا۔

تو اگر اپنی ہستی کو مٹا دے گا تو ظاہر و خولہ  
باطن زندہ جاوید بن جائے گا۔ ایسا کوئی  
عاشق نہیں ہے جس نے مسک عشق میں  
اپنے آپ کو قربان نہ کیا ہو۔

## اردو ترجمہ

یار سبز ہرمن پہن کر آتے ہیں  
عاشق کے پاس باد فانی کر آتے ہیں۔

یار نے تجھے دکھ دیا ہے لیکن تو غم نہ کیا  
کیونکہ درد کے بعد دوبارہ آنا بھی لگتا

میں یار کی گذرگاہ پر دن رات منتظر  
بیٹھا ہوں کیونکہ وہ شاہ خزانہ بنا  
کرم مجھ کے پاس آ رہا ہے۔

تو دیکھتا ہے کہ مسکین عاشق پر محبوب کی  
طرف سے کس طرح سینکڑوں ظلم و ستم  
ہوتے ہیں۔

اے آشکار! تو اس شہنشاہ کے دروازے  
پر آہ و زاری کرتا رہا اور میرا آواز  
کہنا کوئی تعجب کی بات بھی نہیں ہے  
کیونکہ گل کے واسطے جیل ہمیشہ زوری  
کرتا ہی ہے۔

یار پوشیدہ با سبز قبا می آید  
سوی بیچارہ عاشق بو فانی آید

کو در بخور ترا یار مگر غم نخوری  
ورپی درد یقین دان کہ وفا می آید

بر گذرگاہ کرم روز شب منتظر  
شاہ خزانہ ز کرم سوی گدای آید

بر سر عاشق مسکین کہ پریشانی چنداں  
از طرف دلبر صد جور و جفا می آید

آشکارا بد رشتہ فنان کن چہ عجب  
بہر گل بلبیل بانالہ و فانی آید

## از دو ترجمہ

عاشق جب منزل مقصود پر پہنچا ہے  
تو دونوں جہاں کو ٹھوکر مار دیتا ہے۔  
کفر پر دین پر اور تمام رسم و رواج  
پر امید اور بیم کے عالم میں غموں کو  
مارتا ہے۔

وہ اس عالم آب و گل سے گزر کر،  
سینکڑوں منزلوں کی راہ طے کر کے اپنے  
عالم میں داخل ہوتا ہے جہاں عجب بھی  
پر نہیں مار سکتا۔

جوش و خروش سے نعرہ لگاتا ہے کہ  
میں غیر نہیں ہوں بلکہ خود خدا ہوں۔  
وہ عروج ہدایت بحرِ عدم سے قاصر و قاصر  
کو یہی آواز دیتی ہے۔

وہ سمندر کی موج میں پہلے غرق ہو پھر  
ایسا منت ہو کر باہر آیا کہ عشق کے آثار  
اور چڑھاؤں و چیزوں کے زور سے  
جہاں نیزہ پھینکا، ٹھیک نشانہ پر جا پھنسا  
آشکارے بے خودی کی کیفیت میں غموں کو  
لگانا تو عدم اور وجود گر پڑے۔ یہ  
ٹھوکر قاضی، مفتی اور عابد پر بھی جا کر  
لگی اور زاہد اور ملا کو بھی لگے گی۔



امروزند از عشق بین کا نہ جہاں اظہار شد  
چشمی زودہ باز کن در ہر مکان دلدار شد  
شہوشدان ہر کجا ہم جلوہ حسن جا بجا  
در ہر مکان ہر جا بین ہم یار با سیا شد  
کہ در ہاں بادشاہ کا بی بدلق پار سا  
واند خیر الما کرین محبوب ماطر ار شد  
منصور واقف و داستان ز عمر گشت است  
جو نعرہ اتان کی شنو دیگرہ از گفتار شد  
کہ بر سین گہر فلک گہ آدم و گاہی ملک  
کہ در تماشا دیگرست گہ ہوا علیا نشد  
کہ کس گری میکند گاہی فقیری میکند  
کہ مقرب و شرف گہ مست گہ ہشیار شد  
کہ ناز و غمزہ میکند خوفاً عالم افگشت  
کہ آشکارا آدم شود کہ در گاہی نادر شد

## اردو ترجمہ

دیکھ آج دنیا کے اندر عشق کا راز افشاں  
ہو گیا، تو حید کے فیض سے آنکھ کھول ہر  
جگہ اور ہر مقام پر محبوب جلوہ آ رہا ہے۔  
وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر حاضر ہے اور

اس کے حسن کا جلوہ جا بجا ہے، ہمارا یار  
ہر وقت میری سیاحت میں رہتا ہے تم جہاں  
جا ہوا سے دیکھ سکتے ہو۔  
کبھی خلعت شاہی میں جلوہ گر ہوتا ہے  
اور کبھی فقیرانہ گدڑی میں ہمارا محبوب  
بڑا ہی ہشیار ہے انداس کی صنعت  
بہترین منصوبہ بندی کرنے والا ہے۔  
اس راز سے منصور و آگاہ تھے بلکہ وہ  
محرم امراتھے اسی لئے ان کے منہ سے  
ان کی کئی علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی گئی  
کبھی زمین پر ہے کبھی آسمان پر، کبھی  
انسانی روپ میں ہے اور کبھی فرشتوں  
کے روپ میں، کبھی دوسروں کو دیکھتا رہتا  
ہے اور کبھی خود ہوا میں اڑتا رہتا ہے۔  
کبھی بادشاہی کرتا ہے اور کبھی فقیری۔  
کبھی مقرب بنتا ہے کبھی ملا اور کبھی  
مست بنتا ہے اور کبھی ہشیار۔

کبھی ناز و انداز میں مصروف ہوتا ہے  
اور دنیا کے اندر ہنگامہ برپا کر دیتا ہے  
کبھی علانیہ انسانی صورت اختیار کر لیتا  
ہے کبھی نور بنتا ہے اور کبھی نار۔



## از دو ترجمہ

عاشق جب منزل مقصود پر پہنچا ہے  
تو دونوں جہاں کو غمگین مارتا ہے  
کفر پر دین پر اور تمام رسم و رواج  
پر امید اور بیم کے عالم میں غمگین

مارتا ہے۔  
وہ اس عالم آب و گل سے گزر کر  
سینکڑوں منزلوں کی راہ طے کر کے ایسے  
عالم میں داخل ہوتا ہے جہاں عفا بھی  
پر نہیں مارتا۔

جوش و خروش سے لغو لگتا ہے کہ  
میں قیر نہیں ہوں بلکہ خود خدا ہوں؟  
وہ موج ہدایت بحر عدم سے خاص دعاء  
کو بھی آواز دیتی ہے۔

وہ مہندر کی موج میں پہلے غرق ہو پھر  
ایسا مست ہو کر باہر آیا کہ عشق کے آثار  
اور چڑھاؤ و جزر و مد کے زور سے  
جہاں یزہ پھینکا، ٹھیک نشاہ پر چاہتا  
آشکارے بے خودی کی کیفیت میں غمگین  
لگائی تو عدم اور وجود گر پڑے۔ یہ  
غمگین قاضی، مفتی اور عابد پر بھی جا کر  
لگی اور زاہد اور ملا کو بھی لگے گی۔

## ○

امروز از عشق بین کا ندہ جہاں اظہار شد  
چشمی زود صد باز کن در ہر مکان دلدار شد  
مشہو شد آن ہر کجا ہم جلوہ حسنش جا بجا  
در ہر مکان ہر جانب ہم یار با سیار شد  
کہ در لباس بادشاہ گاہی بدلق پار سا  
والہ خیر الما کرین محبوب ماطر ار شد  
منصور واقعہ داشتند از محرم گشت است  
جز نعرہ اتاقتی شور و گریہ از گفتار شد  
کہ نہیں گہر فلک کہ آدم و گاہی ملک  
کہ در تماشا دیگرست کہ ہوا طیار شد  
کہ کس گری میکند گاہی فقیری میکند  
کہ محنت ملال شود کہ مست کہ ہشیار شد  
کہ ناز و غمزہ میکند تو غافل عالم افگشت  
کہ آشکارا آدم شود کہ نور گاہی نار شد

## از دو ترجمہ

دیکھ آج دنیا کے اندر عشق کا راز فاش  
ہو گیا، تو حید کے فیض سے آنکھ کھول ہر  
جگہ اور ہر مقام پر محبوب جلوہ آ رہا ہے۔  
وہ ہر جگہ اور ہر مقام پر حاضر ہے اور

اس کے حسن کا جلوہ جا بجا ہے ہمارا یار  
ہر وقت میری سیاحت میں رہتا ہے تم جہاں  
جا ہوا سے دیکھ سکتے ہو۔  
کبھی خلعت شاہی میں جلوہ گر ہوتا ہے  
اور کبھی فقیرانہ گدڑی میں ہمارا محبوب  
بڑا ہی ہشیار ہے انداس کی صفت  
بہترین منصوبہ بندی کرنے والا ہے۔  
اس راز سے منصور آگاہ تھے بلکہ وہ  
محرم امراتھے اسی لئے ان کے متھے  
اتاقتی کے علاوہ اور کوئی بات نہیں لگتی  
کبھی زمین پر ہے کبھی آسمان پر کبھی  
انسانی روپ میں ہے اور کبھی زشتوں  
کے روپ میں کبھی دوسروں کو دیکھتا رہتا  
ہے اور کبھی خود ہوا میں اڑتا رہتا ہے  
کبھی بادشاہی کرتا ہے اور کبھی فقیری۔  
کبھی محنت بنتا ہے کبھی ملا اور کبھی  
مست بنتا ہے اور کبھی ہشیار۔

کبھی ناز و انداز میں مصروف ہوتا ہے  
اور دنیا کے اندر ہنگامہ برپا کر دیتا ہے  
کبھی علانیہ انسانی صورت اختیار کرتا  
ہے کبھی نور بنتا ہے اور کبھی نار۔

پھر بتا، تو کہاں ہے۔ ہر نفس دم میں  
وہی ہے۔ پاؤں سے لے کر سر تک یہ  
دم اللہ کا دم ہے۔  
سورج دریا سے باہر نہیں ہے بلکہ دریا  
کے اندر ہی ہے تو ان موجوں کو بھی دیا  
ہی سمجھ۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔

جس شخص نے اپنے آپ کو پہچانا اس  
نے اللہ کی ذات کا راز پایا۔ اپنے  
جبر اور جان سے پیچھے ہوجا۔ یہ دم  
اللہ کا دم ہے۔

اے دل! دم کو پہچان اور دیکھ دم کے  
بغیر اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ بات  
قرآن مجید میں بھی ہے۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔  
یہ دم ذات حق کی جانب سے ہے تو یہی  
انفاس کو سمجھئے۔ دن رات اس کا شمار  
کرتا رہو۔ یہ دم اللہ کا دم ہے۔

اے آشکارا آدم کا دل دم ہی سے پیدا  
ہوا ہے۔ بشر کے اندر اللہ کا نور ہے  
اور یہ دم اللہ کا دم ہے۔

## روایت الہال

### اردو ترجمہ

آواز طوطی یا راین کا غنہ  
مخاندہ آم ہمارا یا راین کا غنہ  
اندراں ہم نوشہ برد سلام  
روح کر دم نشا راین کا غنہ  
خط نبودہ مگر پیالہ شراب  
کر قاف زون خمار آئین کا غنہ  
کرد محو ہر شمع گریبان شدہ  
روز و شب نار زار آئین کا غنہ  
آندہ چون نسیم در بہان  
عاطف شد ہب راین کا غنہ  
خوشش دل غریب بدل عاشق  
ان کی شد ہزار آئین کا غنہ

حزہ بان کر دور گویا و سبقت  
عاشق آشکار آئین کا غنہ

یہ کاغذ یار کی جانب سے آیا ہے میں  
نے اس کاغذ کو بار بار پڑھا ہے۔  
اس کاغذ میں سلام لکھا ہوا تھا۔ میں  
نے اپنی روح اس کاغذ پر قربان کر دی۔  
یہ خط نہیں تھا بلکہ شراب کا ایک پیالہ  
تھا۔ اس کاغذ نے میرا خمار اور کبھی بڑھا  
میری نمودار نکھیں اس کاغذ کو دیکھ کر دن  
رات نار و زار روئے لگیں۔  
جیسے صبح کی ہوا باغ میں آتی ہے اسی  
طرح یہ خط میرے دل کے باغ کے لئے  
بہار بن کے آیا۔  
عاشق کے دل کی خوشی اور زندہ دلی اس  
کاغذ کی وجہ سے ہزار گنا بڑھ گئی۔

آشکار عاشق نے اس کاغذ کو اپنی جان  
کا تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈال دیا۔



## دلیف الراہی

بگرچہ عیسیٰ کر دلدلدار  
حسٹش شد بہر کہا پدیدار  
مشہور شد بہر مقبلی  
در کعبہ و گشت رخ نمودار  
منظر شدہ بنظر ہر کس  
آشفہ شد چہ مست و بشیار  
مخوذ ز جسد و گفت منصور  
بجو دگشت رفت بردار  
یک دم نشوی ز دور فارغ  
از ما و مئی تو او منت ترا قدر  
رہ دور و الم ز بد خوشش تر  
از ہمیشہ سمان مئی تو مکار  
از خوشش بدان تو خیر و شر را  
موجود همان بود ہمیشہ کار  
خواندی ز سندان سخن اقرب  
تو دور شدی ز خیال پندار  
نزدیک ز روح شد آشکارا  
ہیہات کہ مئی شوی خبیدار

## اردو ترجمہ

وہیہ یار نے کیا دربار لگا یا ہے اس  
کا حسن چاروں طرف جلوہ فرمائی کر رہا ہے

یار ز ہر جگہ مشہور ہو گیا اور اپنا  
برخ زیا کعبہ میں بھی اور مندر میں بھی  
نمایاں کر دیا۔  
یار ہر شخص کا منظور نظر ہو گیا اور اس  
پر ہر شخص عاشق ہوا، مست بھی اور  
ہشیار بھی۔  
منصور صرف ایک کھونٹ سے نمود ہو  
گیا اور ایسا یہ خود ہوا کہ سولی پر چڑھ گیا۔  
ایک پہل بھی درد سے عاقل نہیں ہوندا اپنی  
ہستی سے دست بردار ہو جا۔  
درد اور سنج کی راہ زہا اور نقوی سے  
اچھی ہے۔ اس بات کی تصدیق تو پیر  
مغان سے کر سکتا ہے۔  
تو خیر اور تر کو اپنی جانب سے نہ سمجھ۔  
ہر کام میں وہی موجود ہے۔  
تو نے قرآن میں سخن اقرب پڑھ لیا  
ہے۔ اب اپنے آپ کو کچھ سمجھے کے  
خیال کو ترک کر دے۔

آشکار روح راہل حقیقت کے  
بالکل قریب ہے لیکن افسوس ہے کہ  
تجھے اس ماز کا پتہ نہیں ہے۔

## اردو ترجمہ



یار ما از جان و دل نزدیک تر  
پس چہ را شستی ز اقرب پیغمبر

تو ہو منکم: ایشا گنیم شستو  
از خیال ما و من غور شستو پندو

یہی کہ جوئی شاہ را اور کشورات  
تجھ کا بادشاہ شدہ درے بشہ

بہر آن شخصی بہر سو میدوی  
او توئی او ترا وئی بنو دوگر

نہست نیسری در بہان آشکار  
فی السموات الارض حق را نگر

ہما یا یا قلب اور روح سے بھی زیادہ  
قریب ہے پھر تو سخن اقرب کے  
راز سے بے خبر کیوں ہے۔

وہو معکم اینا کنتم رحم جہاں بھی ہو  
وہ تمہارے ساتھ ہے (گو سن کے)  
اور ما و من کے خیال کو ترک کر دے۔

اے دوست! تو بادشاہ کو دلائی توں  
رنگ ملک، میں تلاش کرتا پھر تمہارے  
حالانکہ بادشاہ کی تخت گاہ تو انسان کے  
اندہ ہے۔

تو جس ذات کی تلاش میں ہر سو دوڑتا  
ہے پھر تا ہے وہ تو ہے وہ تو ہے  
اور ترے سوائے کوئی اور نہیں ہے۔

کا برخواہ پوشیدہ کوئی غیر نہیں ہے۔  
زمین ہو خواہ آسمان، تجھے ہر جگہ ذات  
حق نظر آئے گی۔



## اردو ترجمہ

پیرا دل تمہاری جلدی میں دن رات  
بے قرار رہتا ہے۔ میں زندگی بھر  
تمہاری راہ میں سراپا انتظار بنا رہا ہوں گا۔  
افسوس صد افسوس، میرا کیا حال ہو گیا ہے  
میں تمہارے وصل کی خاطر ناز و نار  
روتا رہتا ہوں۔

میرا دھیان دنیا کے دھندوں سے بھل  
بٹ گیا ہے۔ میں اپنے آپ سے بیزار  
ہوں اور اپنے اختیار میں نہیں رہا۔  
جس شخص نے اس کی تیم خوابیدہ آنکھیں  
دیکھ لی ہیں وہ اس پر عاشق ہو چکا  
ہے۔ مست ہو خواد ہشیار۔

عاشق نے پورے یقین اور جان و دل  
کے اعتماد کے ساتھ تمہارا حسن پکڑ  
لیا ہے۔ آتشکار تمہارے غلاموں کا  
غلام ہے۔



دل ماشدہ زہجرت شب روز بیقرار  
ہر عمری کشیم براہ تو انتظار

وہ بات ای ہی بھالم چہ می شود  
از بہر وصل تو بکنم گزیہ زار زار

خیالم نہ کار ہمار جہان رفت رفت رفت  
بزاریم ز خویش بر فتم ز اختیار

ہر کس برید ز گس شہلائی نیم خواب  
شیدا است در جہان چہ مست چہ ہر شیار

عاشق بہان و دل ز یقین است گفت  
ہست این غلام تو ز غلامان آشکار



## اردو ترجمہ

تو بادشاہ کر بھی دمن بے بیان پر  
کہ از تو عفو بخواہم توئی کرم گستر

ذکر وہ خویش پشیمان یسی پریشا خم  
کہ درین ست خطا ہی کار با بدتر

شوی تو سارہ عیوب غافل از ذنب  
شہار کنی شرمسار روز حشر

کہ اقدار سب از سگان باد کہت  
ز راہ لطف و کرم خود بسوی مایستگر

بکار دلم کہا نا و آہ جسم کینم  
توئی رحیم کہ عفو جز تو نیست دگر



تو بادشاہ ہے۔ مہربان ہے اور میں  
سراپا عرق گناہ ہوں۔ تجھ سے معافی کا  
خواستگار ہوں کیونکہ تو ہی کرم کرنے والا ہے  
میں اپنے کئے پر تہمت پشیمان ہوں اور  
بہت ہی پریشان بھی۔ کیونکہ میں خطا کا  
ہوں اور میرے اعمال خراب ہیں۔

میرے عیبوں کی پردہ پوشی کرنا اور میرے  
گناہوں کو بخش دینا۔ اے شہنشاہ!  
مجھے یا مست کے روز شرمسار نہ کرنا۔

میں تمہاری بارگاہ کے کتوں میں سے  
ایک دامدار نشان زدہ اگتا ہوں تو  
اپنے لطف و کرم سے خود ہی میری  
جانب نظر کر۔

کدھر جاؤں اور کہاں جا کر اپنے گناہوں  
پر روؤں اور آہ و نالی کروں۔ تو ہی  
مہربان ہے اور میرے سوائے کوئی  
بخشنے والا نہیں ہے۔





وسیلہ کا اندازم کہ روی راہم نیست  
محمدت دلی آل او و سید مگر

ترکہ عرض کنیم یا تو خود قبول کنی  
توئی بہرہ م موجود باطن و ظہر

مراقبہ یاد پیر ما ہیں مرادین دست  
اگر کشیش نبود از تو خاکید بر دوسر

چو آشکار کنند تا لہذا ز میر و منراق  
زمیندگان تو یک این کیلئے مکشہ

دست یاری

نہ کوئی وسیلہ ہے اور نہ ہی کوئی راستہ نظر  
آتا ہے بس میرا وسیلہ حضور محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم علی المرتضیٰ اور ان کی اولاد ہے۔  
میں تیرے حضور میں کیا عرض کروں۔  
تو خود ہی قبول فرما۔ تو تو ہر وقت حاضر  
و ناظر ہے باطن بھی اور ظاہر بھی۔

میرا ہند جان قیظا تیا ہے کہ تو مجھے یاد فرما۔  
اگر تیری طرف سے کشیش اور طلب نہیں  
ہے تو میرے منہ اور سر پر خاک۔

یہ آشکار جو فراق میں آہ و زاری کرتا  
ہے تیرے غلاموں میں ہے ایک ادنیٰ  
غلام ہے۔

### از دو ترجمہ

ہے دوست! میں اس کی جہن میں زار  
زار رہتا ہوں۔ اب تو درویش میرا ساتھی  
بن گیا ہے۔

میرے دوست نے ازل میں مجھ سے  
دو پیار کا وعدہ کیا تھا اسی میں  
دن رات راستہ میں کھڑا ہوں اور اس  
کا انتظار کرتا ہوں۔

ای کہ می گریم ز جہش زار زار  
ور و ماگر دیدم سر دم یار یار

ہست با ما دوست را عهد قدیم  
نی کستم شب روز بر رہ انتظار

آن کہ امی روز گرد و ساعی  
تا بکام دل یہ بیستم روز نگار

از عمر گزشتہ دو ہفتاد سال  
تا ہنوزم وصل فی من بیست بار

یک شبی گرمی شوی بہان من  
جان دل بیچارہ گرد و تو ہزار

بعد مدت خویش را بشتنا ختم  
یار یاد بر برگزینم استوار

رفتم از خود سبب خودی کردہ ظہور  
اختیار از دست شدہ بی اختیار

فی منراق دن وصال آید مرا  
دوست ہمہ ہم قدم شدہ در کنار

برو دغنی آشکارا کشت از صورت بشر  
گفت الا انسان رسمی تو شد آشکار

و گھر ہی کس دن آئے گی جب میں اپنے  
محبوب کا حسب خاطر دیدار کر سکوں گا۔  
میری زندگی کے بہتر برس گزر گئے لیکن  
ابھی وصل نصیب نہیں ہوا اور اسی لئے  
میں بے قرار ہوں۔

اسے محبوب! تو اگر ایک رات میرا بہان  
بن جائے تو یہ بیچارہ قلب اور رنج  
خوش ہو جائے۔

میں نے بڑی مدت کے بعد اپنے آپ  
کو پہچانا اور میں نے اپنے محبوب کو  
اچھی طرح سے آخرش میں لے لیا۔

میری خودی غائب ہو گئی اور بے خودی  
ظہور میں آ گئی۔ اختیار نے تجھ سے جانا لیا  
اور بے اختیار ہی نے اس کی جگہ لے لی۔

اب نہ فراق کی کیفیت باقی ہے اور نہ  
وصال کی۔ میرا محبوب میری آخرش میں  
ہے اور میرے دم اور قدم کے ساتھ ہے۔

پہلے مخفی تھا پھر انسانی صورت میں  
ظہور پذیر و آشکارا ہوا اور اعلان  
کر دیا کہ انسان میرا راز ہے اور میں

اس کا راز ہوں۔

## اردو ترجمہ

اسے دوست! لڑی کی طرح مکار نہ بناؤ  
بندر کی طرح تھرکاؤ نہ کرنا یا بندر کی  
شہرت یا بدنامی حاصل نہ کرنا  
مکار لڑی کی طرح ہر گھار نہ کرنا اور  
بہت ذلیل اور رسوا ہو جائے گا۔

عاشقی کر اور اپنا دل درد عشق سے بوج  
کرے۔ عشق تمام شردہ شیا دیتا ہے۔

میں نے۔ دونوں جہاں میں اس کے سرنگے  
کوئی نہیں ہے۔ اور پرینچے وہی ترو ہے۔

اس کے اوصاف دیکھو سب کے ساتھ  
جی ہے اور سب سے الگ جی ہے  
اپنے آپ کو انسانی صررت میں چھپا لیا ہے۔

خواجہ فرید الدین عطار کی ہایت ہے کہ  
ایک بار اپنے وجود کے طلسم کو توڑا ہے۔

اسے آشکارا! جب تراں دیکھنے فانی  
اسے کوچ کرے گا تو کل طور پر حق کی ہڑی

میں ہو گا میں محبوب حقیقی کے حضور  
میں ہو گا۔

ای تو چورو بہ نشوی حیدرگز  
لوز نہ مانتہ مشو و د شہر

خویش میاری چورو بہ مکار  
تاشیری خوار بسی بنیش تر

عاشق ہاشی و دل افکار بشو  
محو کند عشق ہر شرد و شر

یس فی الدارین الا ہو ششو  
ہست آن تو وجود بزیق و زبر

باہر آؤلی ہمد و صفش۔ بہین  
تعبیہ ادہست بقورت بشر

بلکن یک بار طلسم وجود  
خواجه عطار بدادین خمبند

چوں بعدم میرسی ای آشکار  
معیت حق ست کہ تاپای سر

چوں بعدم میرسی ای آشکار  
معیت حق ست کہ تاپای سر

## اردو ترجمہ

اسے دل! مینر چڑھ کر زور و شور کے  
ساتھ نعرہ لگا کر اسے لوگوں کی آنکھیں  
کھول کر دیکھو۔ یہ جو کچھ تمہیں نظر آتا ہے وہ  
اللہ کے سوا ہے اور کچھ نہیں ہے یعنی  
وہ ہی وہ ہے۔

اسے میرے دل! میں تجھے نشانیاں بتاتا  
ہوں تو یقین کر کہ بی منطق دبی میثی دبی

یسع دبی ریمر برحق ہے دیر اشار ہے  
حدیث قدسی کی طرف کہ جب بندہ کی تمام

حسی قوتیں اللہ کی قوتوں میں مدغم ہو  
باقی ہیں تو وہ جو کچھ کرتا ہے وہ مدلل

اللہ کرتا ہے۔  
أَنَا حَمْدٌ بِلَا مِثْمَ - مَنْ رَأَى نِقْدًا كُنَّ

بِي مَعَ اللَّهِ وَقْتُ - ے تمام ارشادات  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں

اور ان سے ثابت ہے کہ انسان کے  
لباس میں دراصل اللہ کی ذات کا فرما ہے

میں کفر نہیں بکتا۔ یہ تمام باتیں بالکل  
سچ ہیں جو کافر ہو گا وہی ان باتوں کا

منکر ہو گا۔

ای دل بزنی نعرہ بڑ شور بے منبر  
کہ این غیر خدا بنو و پاویدہ دل بگر

بدیم نشاینا باور تو کنی دل من  
بی منطق بی یسین بی میثی بی میسر

انا حمد لاسیم ہم دانی من رانی  
ل وقت مع الہد است فرمودہ پیغمبر

ماخر فیکویم این سخن ہمد راست است  
آئیں کہ بود کا فر زمین معنی شد منکر

أَنَا حَمْدٌ بِلَا مِثْمَ - مَنْ رَأَى نِقْدًا كُنَّ  
بِي مَعَ اللَّهِ وَقْتُ - ے تمام ارشادات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں  
اور ان سے ثابت ہے کہ انسان کے

لباس میں دراصل اللہ کی ذات کا فرما ہے  
میں کفر نہیں بکتا۔ یہ تمام باتیں بالکل

سچ ہیں جو کافر ہو گا وہی ان باتوں کا  
منکر ہو گا۔

منکر ہو گا۔



## اردو ترجمہ

اے دل! اگر تجھے عدم اور وجود کا راز معلوم ہو جائے تو تو دونوں جہان کا ایک کامیاب اور کامران بادشاہ بن جائے۔

تیری اصلیت عدم نہیں ہے یعنی تو ناجیز نہیں ہے۔ پھر بتا تو کن ہے تجھے اپنی اصلیت کو جاننا چاہیے کہ کیا ہے خواہ مخواہ کیوں بے خبر بنا پھرتا ہے۔

تو اپنے آپ کو حیرتِ جان، دونوں جہان میں تیری ہی وجہ سے رونق ہے، کعبہ بھی تیری ہے اور مندر بھی تو۔ آنکھیں کھول اور دیکھ۔

تو جیتے اپنے آپ سے آزاد ہو اپنے اور اپنی ہستی کو ترک کیسا ہے تو وہ ہو گیا ہے اب تو ہی تو ہے اور کوئی نہیں ہے۔

اگرچہ کئی تیں لاکھوں آدمی ہیں لیکن تو آشکار کو فقط ایک ہی جان، اگر تو اصل حقیقت کو جاننا چاہتا ہے۔

ای دل از ہست نیست گز قبیالی خبر  
درد و دہان می شوی بادشہ بہر دور

اصل تو نامیتی پس تو بگو کیستی  
دانی تا چستی چون شد مہبے خبر

خود را دانی نہ غیر در دہان از تو میر  
کعبہ توئی ہم تو در حتم کشت و یگر

ان خود چون رستہ و از من و مار فستہ  
نمود خود او گشتہ ہستی تو جمع و گز

گرچہ برد صد ہزار در عدد بے شمار  
دانی تو کی آشکارا وقت باشی اگر



## اردو ترجمہ

گرچہ کشف القلوب کشف قبور  
حاصلت گشت می شوی مسرور

خادمان و مرید و شاگردان  
ضد ہزار ست تا بشدی شہور

گر تو برسی ز ماچہ راست راست  
براست گویم نہ ہر سہ باشی دور

کشف قلب قبور نامی ست  
کار نفساں ست نیست حضور

خویش بشناس آشکار و نہاں  
کار آن کن کہ کردشہ منصور

## اردو ترجمہ

تجھے اگر کشف القلوب اور کشف القبور مل ہو گیا اور تو اس پر خوش نہ ہے۔

تیرے لاکھوں خادم، مرید، شاگرد ہیں اور تو مشہور ہو رہا ہے۔

لیکن تو اگر تجھ سے پہلے کہ سید ہوا ہے کون سا ہے تو میں تجھے سچ سچ بتاؤں کہ تو ان

غیبوں باتوں رکشف القلوب، کشف القبور اور شہرت کے کنارے کئی اعتبار کیے۔

کشف القلوب اور کشف القبور ایک قسم کی چٹانوں کی ہے اور نفسانیت ہے اس کا

تزکیہ نفس اور حضور قلب یا حضور حق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ظاہر خواہ باطن اپنے آپ کو پہچان اور وہ کام کر جو تہا منصور مطلق نے کیا۔



۱۴۰۸  
۲۵/۵/۱۴۰۸  
عالم نامہ

## اردو ترجمہ

اے دل! اگر تجھے مدد اور وجود کا راز معلوم ہو جائے تو تو دونوں جہاں کا ایک کامیاب اور کامران بادشاہ بن جائے۔

تیری اصلیت مدد نہیں ہے مگر تو تیرا چیز نہیں ہے پھر بتا تو کون ہے تجھے اپنی اصلیت کو جاننا چاہیے کہ کیا ہے خواہ کون کیوں بے خبر بنا پڑا ہے۔

تو اپنے آپ کو طرمت جان! دونوں جہاں تیری ہی وجہ سے رونے لگے۔ کعبہ بھی قریب ہے اور سندر بھی تو آنکھیں کھول اور دیکھ۔

تو جب سے اپنے آپ سے آزاد ہو رہا ہے اور اپنی ہستی کو ترک کیلے تو وہ ہر گاہ اب تو ہی قہر ہے اور کوئی نہیں ہے۔

اگرچہ گنتی میں لاکھوں آدمی ہیں لیکن تو شکار کو فقط ایک ہی جان! اگر تو اصل حقیقت کو جاننا چاہتا ہے

ای دل از ہست نیست گویا خیال خبر  
ورد و جهان می شوی بادشہ بہر دور

اصل تو نامیتی پس تو یگو کیستی  
دانی تا چیتی چون شد مبدی خبر

خود را دانی ز غیر و د و جهان از تو میر  
کعبہ تونی ہم تو در چشم کشا و گھر

از خود چون رستہ و از من و ما رفتہ  
خود خود او گشتہ ہستی تو حق و گز

گرچہ بود صد ہزار در عدیب شمار  
دانی تری آشکارا واقف باشی اگر



## اردو ترجمہ

تجھے اگر کشف القلوب اور کشف القیوم مل ہو گیا اور تو اس پر خوش ہے۔

تیرے لاکھوں خادم، سربراہ شاگرد ہیں تو مشہور ہو گیا ہے۔

لیکن تو اگر مدد سے پہنچے کہ سید کون سا ہے تو نہ تجھے پتہ ہے نہ بتاؤں کہ تو ان تینوں باتوں رکشف القلوب، کشف القیوم اور شہرت سے کیا رہائی اختیار کر۔

کشف القلوب اور کشف القیوم ایک قسم کی چٹائی ہے اور نفسانیت ہے اس کا تزکیہ نفس اور حضور قلب یا حضور حق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ظاہر خواہ باطن اپنے آپ کو پہچان اور وہ کام کر جو شاہ منصور مطلق نے کیا۔

خویش بشناسن آشکار و نہاں  
کار آن کن کہ کردشہ منصور







ای دل یقین برانی حاضر خداست نظر  
آیت سخن بخوانی حاضر خداست نظر  
این جسم خاک خاکست این روح فاست پاکست  
ہرگز دگر ندانی حاضر خداست نظر  
بشناس خویش تن را بگذار ما و من را  
داغہ بین عیالی حاضر خداست نظر  
انسان سزا آئی بر کس دہد گواہی  
از ما ہمیں نشانی حاضر خداست نظر  
دلبر کہ در کنارم سوزش آئیس دارم  
از جان عزیز جانی حاضر خداست نظر  
واحد آمد بخوانی قادر صمد بدانی  
او ہست لامکانی حاضر خداست نظر  
در عشق آشکارم بیمار تشنہ زارم  
جرمہ ز لب چشانی حاضر خداست نظر

## اردو ترجمہ

اے دل! یقین جان کہ اللہ تعالیٰ حاضر خدا  
ہے۔ سخن اقرب الیہ میں جیل الودید  
کی آیت کریمہ پڑھ کر دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ حاضر  
و ناظر ہے۔

جسم خاک ہی خاک ہے اور روح روح دی  
ذات پاک ہے تو اور کوئی خیال نہ کرنا۔  
اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
اپنے آپ کو پہچان اور انا کو ترک کر اس  
کے بعد تو ملانہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔  
اس بات کی گواہی ہر نفس دے گا کہ من  
خلق دانہ ہے ہماری ماںہ سے بھی نشانی  
ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
میرا محبوب جو میری آغوش میں ہے میرا  
مرض و عکاس ہے اور مجھے میری جان سے  
بھی پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
واحد اور احد پڑھ اور قادر اور صمد جان۔  
وہ لامکانی یعنی غیر مقید ہے۔ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔  
میں عشق میں آشکار ہوں۔ تیرا ہوں۔  
پیاسا ہوں۔ اپنے ہونٹوں سے دھرت  
دمل کا ایک گھونٹ پلا دے۔ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔



## اردو ترجمہ

اے دل! تو تم وجہ اللہ کو دیکھ۔ اندھوں  
کی طرح کسی شک و شبہ میں نہ پڑ۔

حضور محمد مصطفیٰ کا ارشاد ہے لی مع اللہ۔  
پھر تو اس نکتہ سے بے خبر کیوں رہتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ نے تو کشف فرمایا ہے  
میں نے کئی بار اس نکتہ کی شرح بیان کی ہے

حضرت بایزید بسطامی نے سبائی، اعظم  
شان فرمایا ہے۔ ان کا یہ قول دنیا بھر میں

شہور ہے۔  
دیکھ منصور علاج نے کس طرح عشق کا لقاء  
بجایا اور عشاق میں نامور ہو گیا۔

یہ سب کچھ وہی تھا اور وہی یہ سب کچھ  
تھا۔ وہ سینکڑوں صورتوں میں سامنے آیا ہے۔

اے آشکار! غور سے سن لے درد عشق کی وجہ  
سے دمید خون جگر پینا پڑتا ہے۔

ای دلا تو تم وجہ اللہ نگر  
در گمان و شک نہ باشی بی بصر

لی مع اللہ آمدہ از مصطفیٰ  
پس چرا باشی از بی خبر بی خبر

تو کشف فرمودہ شاعر قاضی  
چند بارش شرح کردم سر بسیر

گفت سبحانی اعظم بایزید  
ہست این قولش بعالم منتشر

میں چہ نوبت عشق آن علاج زد  
در میان عاشقان شد نامور

این ہمہ اور بود اور بود این ہمہ  
او بعد شکل آمدہ اندر نظر

آشکارا گوشش کن از درد عشق  
دمیدم خوردن بود خون جگر

○

ایک یقین بدانی حاضر خداست ناظر  
آیت سخن بخوانی حاضر خداست ناظر  
این جسم خاک خاکست این طرح فاست پاکست  
برگز دگر ندان حاضر خداست ناظر  
بشناس خویش تن را بگذار ما و من را  
دانگہ بین میان حاضر خداست ناظر  
الشان سزا لہی بر کس بد گوئی  
از ماتمیش نشانی حاضر خداست ناظر  
دلبر کہ در کنارم مونس آنس دارم  
از جان عزیز جانی حاضر خداست ناظر  
واحد احد بخوانی قادر صمد بدانی  
او هست لامکانی حاضر خداست ناظر  
در عشق آشکارم بیمار تشنه زارم  
بهرہ ز لب چشانی حاضر خداست ناظر

## اردو ترجمہ

اے دل! یقین جان کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر  
ہے۔ سخن اقرب الیہ من جبل العید  
کی آیت کریمہ پڑھ کر دیکھ لے۔ اللہ تعالیٰ حاضر  
و ناظر ہے۔

جسم خاک ہی خاک ہے اور یہ مدح و ہی  
ذات پاک ہے تو اگر کوئی خیال نہ کرے۔  
اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
ایسے آب کر بہان اور آنا کو ترک کر ہی  
کے بعد تو ملائکہ دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔  
اس بات کی گواہی ہر نفس دے گا کہ نہان  
خدا ہی راز ہے ہماری ماںہ سے یہی نشانی  
ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
میرا محبوب جو میری آغوش میں ہے میر  
مونس و ملگ ہے اوسلے میری جان سے  
بھی پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔  
واحد اور احد پڑھ اور قادر اور صمد جان۔  
وہ لامکانی یعنی غیر مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔  
میں عشق میں آشکار ہوں۔ بیمار ہوں۔  
پیا سا ہوں۔ اپنے ہونٹوں سے شربت  
دسل کا ایک گھونٹ پڑ دے۔ اللہ تعالیٰ  
حاضر و ناظر ہے۔



ای دلا تو ختم وجہ اللہ نگر  
در گمان و شک ناشی بی بصر

ل مع اللہ آمدہ از مصطفیٰ  
پس چرا باشی از بی رہ بی خبر

تو کشف فرمودہ شاہ رفقہ  
چند بارش شرح کردم سر سیر

گفت سبحانی اعظم بایزید  
ہست این قولش بعالم منتبہ

میں چہ نوبت عشق آن علاج زد  
در میان عاشقان شد نامور

ایں ہمہ او بود او بود این ہمہ  
او بصد شمل آمدہ اندر نظر

آشکارا گوشش کن از درد عشق  
دمہم خوردن بود خون جگر

## اردو ترجمہ

اے دل! تو ختم وجہ اللہ کر دیکھ۔ اندھوں  
کی طرح کسی شک و شبہ میں نہ پڑ۔

حضرت محمد مصطفیٰ کا ارشاد ہے لی مع اللہ  
پھر تو اس نکتہ سے بے خبر کیوں رہتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ نے تو کشف فرمایا ہے  
میں نے کئی بار اس نکتہ کی شرح بیان کی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی نے سبحانی، اعظم  
شانی فرمایا ہے۔ ان کا یہ قول دنیا بھری  
شہور ہے۔

دیکھ منصور علاج نے کس طرح عشق کا علاج  
بجایا اور عشاق میں نامور ہو گیا۔

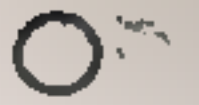
سب کچھ وہی تھا اور وہی یہ سب کچھ  
تھا۔ وہ سینکڑوں صورتوں میں سامنے آیا۔

اے آشکارا! غور سے سن لے درد عشق کی وجہ  
سے دمہم خوردن ہو کر چنا ہوتا ہے۔

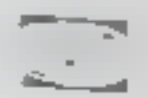


## اردو ترجمہ

ہیں وصال کے عالم میں ہوں لیکن پھر بھی  
اس کے وصال سے بے خبر ہوں مجھ پر  
میری آغوش میں ہے لیکن میں پھر بھی سزا  
اس کا منتظر ہوں :  
میں پانی کے اندر غرق ہوں لیکن پھر بھی  
سوز کب تک ہے زبانی سحر کی کیفیت کا یہ  
عالم ہے کہ خود اپنا پتہ ہی نہیں ہے  
وہ ذات حقیقی آپ ہی اپنی تلاش میں ہے  
حال تک اندر بھی وہی ہے اور باہر بھی وہی  
اور کسی دوسرے کا کوئی وجود نہیں ہے  
عاشق ہو یا معشوق اور اصل دونوں ایک  
ہی ہیں دریا کی موت درجہ بل بالی کا قطرہ  
بھی ہے اور خود ہی دریا بھی ہے  
اے آشکارا میں تم سے صاف صاف کہتا  
ہوں جو اس بھی وہی ہے اور موت بھی  
وہی ہے



درد وصال از وصالش پیچیدہ  
در کنارم ہم براستس منتظر  
آب میجویم عشق باغم در آب  
شمس می گوید کجا باشد مہر  
ہم جو خود را کشتہ از بہر خود  
اور دون پس و ن ہی باشد دگر  
عاشق و معشوق آن ہر دو یکی ست  
موج دریا قطره آب ست آن بحر  
آشکارا با تو گویم آشکار  
آن بود خواص آن باشد گہر



## اردو ترجمہ

کل شئی ہوا اللہ است مشہور  
ادبیر مجاہدے کردہ است لہور  
دیدہ را ملازکن کہ تا بسینی  
ناظر او شدہ است او منتظر  
مر تو واقف نہ ازین اسرار  
تا برد سومی شہر نیشاپور  
چون زبان و لسان یکی مسمی ست  
ایں ہمہ او بود پند و حش طہور  
آشکارا و نہاں ہماست ہماں  
دور و نزدیک واصل و مہجور

کل شئی ہوا اللہ ہے مشہور  
اس نے ہر مقام پر ظہور فرمایا ہے  
انہیں کھول تاکہ دیکھ سکے ناظر بھی وہی ہے  
اور منتظر بھی وہی ہے  
تو اگر اس سانے آگاہ نہیں ہے تو تجھے  
نیشاپور جانا چاہیے جہاں شیخ عطار رہتے  
تھے  
جس طرح زبان اور لسان کے ایک ہی مسمی  
ہیں اسی طرح سب کچھ وہی ہے کیا درندہ  
اور کیا پرندہ  
اے آشکارا وہ ذات مخفی وہی ہے وہی  
دور ہو یا نزدیک واصل میں یا مہجور میں



## اردو ترجمہ

میزم قسبہ اناحق آشکار  
اندرین آخرت ملان منصور و ار  
میں علانیہ اناحق کا نعروں گاتا ہوں منصور  
کی طرح اس آخری زمانہ میں

کوس منصور ہی یگویم ذہبہ ان  
گرد و سرخو شرم باشد تار  
میں دنیا میں منصور ہی نقارہ بجاؤں گا اگر  
میرا سر چلا جائے تو اس قربانی پر میں خوش  
ہوں گا۔

ہر کہ محروم سنت از اسرار عشق  
کے شود از عاشقان و لفکار  
جو شخص اسرار عشق سے بے نصیب ہو وہ  
مناق و لکار میں سے کیسے ہو سکتا ہے۔

نوبت آن بادشاہی سینہ زم  
شہر یارم شہر یارم شہر یار  
میں نوبت شاہی بجاتا ہوں میں بادشاہ  
بادشاہ ہوں۔ بادشاہ ہوں۔

مدا سکندر بود این جسم و جان  
لبکنی فتمت شود ای نا مدار  
جسم اور یہ جان مد سکندر کی ہے۔ اسے  
دوست اس کو توڑ دے تو تجھے فتح حاصل ہو۔

آشکارا فہم کن با فہم او  
سر بکش یکبار ز گرد و غبار  
اے آشکارا تو اس کی معارفہ سمجھ سے کام  
لے کر اس راز کو جاننے کی کوشش کر اور  
اس گرد و غبار سے بلبر نکل۔

## اردو ترجمہ

محبوب نے فرمایا پہلے اپنے آپ سے ہٹ کر  
ہر پھر میرے پاس آجیم قلب اور دردم  
اپنی توجہ ہٹائے۔

وہ ذات پاک جس کی کوئی بھی ظاہری شکل و  
صورت نہیں ہے وہ اس صورت و اسال  
میں جلوہ گر ہو کر آیا۔ تو اپنے آپ کو شوگر و

شبابت سے باہر نکال۔  
اس سبب خبر! تو نے وجود کو کیوں پکڑا ہے۔

اپنی ہستی سے دست بردار ہو جا۔  
اپنا جسم تو خید کی راہ میں ختم کر دے اور اپنا  
کا خیال ترک کر دے۔

کن قیاسیم و زور و قوت حسینند  
خیال ماؤ سے خودت بکدار  
کے قیاس و زور و قوت حسینند  
خیال ماؤ سے خودت بکدار

آشکارا توقع قلعت سین  
بر تو اعمیان شود ہمہ اسرار  
اے آشکارا! تو جسم کا قلعہ فتح کر تو پھر تمام  
اسرار ظاہر ہو جائیں گے۔



## اردو ترجمہ

میں نے بہت سی کتابیں پڑھیں لیکن راز  
کی اصلیت سے آگاہ نہیں ہوا۔  
افسوس ہے میرے حال پر افسوس کہ میں  
عشق کے سوا بے اور کوئی بات ہی نہیں کرتا۔  
اسی حال میں میں نے یہ کتاب تصنیف کی  
ہے۔ اس کو فکر ماننا شعر نہیں سمجھنا۔  
خود پرستی کا ماسخ پڑھنا ہے اور "انا"  
سے تر ہے۔

مشاعر ہونا کا اس شکل راستے سے تو کسی پیر  
ہی کے ذریعے سے باخبر ہو سکے گا۔  
میں پیر علیہی کے حضور میں تھا جن کا نام  
دو توبی جہاں میں ظاہر ہے۔  
ایک ہی نظر سے میرے رانی دل لئی اور  
ہمتی سے راز کر دیا۔

اپنے آپ کو مسائل میں نہ پھنسا۔ تو اس  
راہ کو دشوار پائے گا۔

تو انا کے پردہ میں پھنس کر رہ گیا ہے۔  
ایک بار اپنے اوپر تہ پردہ اٹھائے۔  
اپنے آپ کو پہچان اور یقین کی دنیا میں  
داخل ہو جا۔ دیگر متا با توں کو چھوڑے۔

بحر بہت روان یا آب خو نہیں  
عشاق بود و رازان گونہ ساز  
ہر بجای تپور یار بودہ است  
آن یک بظاہر است سستار  
ہر سی اگر از ماز نسغ و نقشہ ان  
جز عشق نہ بخش تو خریدار  
این ستر عیان بنود منصور  
پس کردیدید خواجہ عطار  
نوشید امی ز جام وحدت  
زان نت بدماغ و دینہ خمار  
آن یار بود ہر آن چہ بینی  
از ہر طرف کمن تو انکار  
این راز بگو شنو آشکارا  
اکنوں بزبان تو زن سمار



خون کا سمندر رواں ہے اور عشاق اس  
میں اونٹن سے منہ پڑے ہیں۔  
ہر جگہ اور ہر مقام پر یار کا جلوہ نمودار ہے ہر  
جگہ ہے اور وہی ایک ذات تمام مظاہر میں  
جلوہ افروز ہے۔

تو اگر ہم سے سود اور زیاں کی بات پرچھا  
چاہتا ہے تو عشق کے بیزاد کسی چیز کا  
خریدار مت بننا۔  
اس راز کو منصور نے فاش کیا پھر خواجہ  
عطار نے اس کو بے نقاب کر دیا۔  
میں نے وحدت کے پیلے سے شراب پی  
ہے اسی وجہ سے میرے سر اور آنکھوں  
میں خمار ہے۔

مجھے تو چیز بھی نظر آتی ہے اس میں یار  
کا جمال جلوہ فرما ہے اسی لئے تو کسی پہلو  
شے بھی اس بات سے انکار نہ کرے۔  
اے آشکارا سن اس راز کو فاش نہ کر۔  
اب زبان پر صریح لگا دے۔

## اردو ترجمہ

ای کہ بجز درد عشق رہ نہری سوی یار  
می کش برماہ اور روز و شب انتظار

کی راہ میں انتظار کہ۔

وعدت کی شراب پی اور رندیت کا لباس  
پہن عقل کی باتیں کہنا اور سنا پھر ڈاؤن  
اختیار سے بے اختیار ہو جا۔

دیوانگی اختیار کر۔ فتنوں باتیں ترک کر اپنے  
آپ سے بیگانہ بن جا اور شک و شبہ سے  
بالا تیر جا۔

اگر مرد بننا چاہتا ہے تو ہر چیز سے علیحدگی  
اختیار کر اور درد عشق کا طلبگار بن جا۔

دو دن جہان سے سرد مہرئی اور بے تہی  
کار تا ذکر تو پھر تو یار تک رسائی حاصل  
کر سکے گا۔

مدرسہ خانقاہ اور احکامات کی جگہ سے آگے  
بڑھ کر مغان کے گھر کا پتہ پوچھ رہے۔

تو اگر بادشاہی کرنا چاہتا ہے تو سلطان بخر  
کی طرح نقارہ بجا۔ عدل اور سخا کر۔ تب تو

بادشاہ بن سکے گا۔

اے آشکارا! خبردار! پیر اور شیخ نہ بنا،  
دو دن جہاں میں عشق کا درد حاصل کرنا

اور محبوب کی زلفوں میں امیر بن کر رہنا۔

بادۂ وحدت نوش فجاہمہ رندی پوشش  
بگذر ز این ہوش و گوش باشی بی اختیار

باش تو دیوانہ بگذر ز انسانیہ  
از خود بیگانہ سر ز شکوک برآمد

مرد شوی فرد باش لالہ آن در باش  
از دو جہان سرد باش پس تو روی سوی یار

مدرسہ و خانقاہ معشوقہ خاں بے گاہ  
بگذر زین ہر سہ راہ پس تو خانہ خمار

گر تو کنی سروری طبل بزن سنجری  
عدل و کرم گشتری تا تو شوی شہریار

تا نسوی شیخ میر درد و جہان دو گیر  
ور ز نقش شوا سیر عاشق شو آشکار

اور محبوب کی زلفوں میں امیر بن کر رہنا۔

## روایت الزامی

## اردو ترجمہ

عشاق سوز و گداز میں ہیں اور ناچار  
اور نماز میں ہیں اور ناچار

عام لوگ ذلیل و خوار کی طرح ہیں  
اور عشاق دین و دنیا سے بے نیاز

اگر ہم سے پوچھتا ہے تو عشاق کا  
اختیار کر تاکہ دو دنوں جہاں میں سوز و  
حاصل کر سکے۔

اس جہاں اور اس جہاں کے اصرار سے  
آگاہ ہو گا اور شہناز کی طرح پرواز کرنا  
رہے گا۔

اے آشکارا! اپنے آپ کو خاک و گدازم  
پہر پوشیدہ اسرار منکشف ہو جائیں۔

عاشقان ہا شند و سوز و گداز  
زاہدان ہستند در روزہ نماز

در پی دنیای دون شدہ عا میان  
عاشق آل از دین و دنیا بی نیاز

گز ما پندنی رہ عشاق گیسر  
تا شوی در ہر دو عالم سرسراز

نہ بخیان و آن جہان یابی تنہا  
پس کنی پرواز همچون شاہینا

آشکارا خویش شن را محو کن  
تا شوی واقع ہم از محقق راز





## اردو ترجمہ

تو اگر اسرار پر شیدہ سے آگاہ ہونا چاہتا ہے تو صدق دل کے ساتھ شہر درانا شریف

کی جانب رخ کر یعنی وہاں حاضر ہو جا۔

وہاں پیر عبدالحق رہتے ہیں جو عارف اولی

کامل ہیں اور مسکین نواز بھی ہیں۔ وہ لوگوں

کو مدت کے اسرار سے آگاہ فرماتے ہیں۔

اور مرد خدا یعنی پیر عبدالحق دوست کی مصالحتی

اک خاطر صابر اور شاکر تر رہتے ہیں۔ یہ سب

کے ساتھ نیاز سے پیش آتے ہیں لیکن دنیا

سے بے نیاز رہتے ہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ کے سوائے اور کسی کے وجود کے

قائل نہیں ہیں۔ وہ بادشاہ حق آگاہ و دونوں

تہاں میں سر بلند اور سر فرزند ہیں۔

ظاہر خواہ باطن ان کے خدو موم کا خدام ہیں۔

کیونکہ انہوں نے تمام لوگوں پر عشق اور

معرفت کا دروازہ کھول دیا ہے۔

گر گوی می شوم واقف از ان سرراز  
بس تو کن با صدق دل رنی بسو شہر دراز

ہست آنجا پیر عبدالحق عارف اولیا  
می کند اگر ز سر محدث مسکین نواز

در صنای دوست صابر شاکر آن مرد خدا  
در نیاز ست یا ہمدام از دنیا بی نیاز

جز خدا ہرگز نداند یہیچ موجودی دگر  
ہست آن سلطان حقیقت دھالم سرزاز

آشکارا و ہنہان شوازل غلامانش عدم  
باب عشق و معرفت را بر مہر کردہ باز

## روایف السنین

تو نے اپنے آپ کو بے قدر کر دیا۔ اپنے  
آپ کو سمجھنے کی کوشش کر۔ اسے مالیت در

ترحق کے ملاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ اپنے

آپ کو پہچان۔

تو شاہ خوبان ہے تو درویشوں کا منظور

نظر ہے۔ ظاہر اور مخفی اور اور نیچے پہنچے

آپ کو پہچان۔

اس نکتہ سے آگاہ ہو جا کہ اس کے سوائے

دو دنوں جہاں میں کوئی نہیں ہے۔ تو

سرتے پاؤں تک خدا کے سرائے اور

کچھ نہیں ہے۔ اپنے آپ کو پہچان۔

انے آشکارا ہر چیز باطن باطن ہے مین

مذہ کے وجود پر دلالت کرتی یا اسی کے

لفظ سے بولتی ہے۔ اس بات کے خیر

اور ترس کے پہلو پر غور کر اور اپنے آپ

کو پہچان۔

ای دلا ہرگز مشو تو یہ خبر خود را شناس

بگذری زمین غافل ہم سر بہر خود را شناس

بیقہ خود را نمودی خویش شناس را ہم کن

غیر حق تو نیستی حالیت خود را شناس

بادشہ خوبان تری منظور و ایشان شدی

در ہنہان در عیان زیر زبر خود را شناس

لیس فی الدارین الا ہوا زمین آگاہ شو

نیست بودت جز خدا نا پای خود را شناس

کل شی ناطق با حق باشد آشکار

ہم کن گفتار را از خیر و شر خود را شناس

## اردو ترجمہ

اے دل! اسے خبر یا کل زمین اپنے آپ کو

پہچان۔ اس نفیست کو ترک کر اور اپنے آپ

کو اچھی طرح سے پہچان۔

## ردیف الشہین



ای دل دربار گاہ بھٹکتے ہشیار باش  
گر تو عاشق صادق از غرور بیزار باش

بہم زویر و عمر و عثمان نداری حول  
گوش کش ملکہ غلامی چاکر کرار باش

تو نیا کی چشم خورد کن خاک پای مرتضیٰ  
از غم شہ شہیدان سال و مریا باش

باغیر شولابا بگذر ز قیہ جسم و جان  
بیغیر شوزر حجاب بخون جعفر طیار باش

چند در گوشہ نشینی از نہان شاہکار  
خوش را بیرون بکش در عالم یار باش



## اردو ترجمہ

اے دل! بارگاہ بھٹکتے ہیں بڑی ہشیاری  
سے کام لے تو اگر عاشق صادق ہے تو  
اس کے فیروے بے تعلق ہو جا۔  
حضرت ابوبکر عمر و عثمان کے ساتھ صداقت  
رہیں گاہیں نہ رکھ اور اپنے آپ کو حضرت  
حیدر کی غلامی میں دے دیتے۔  
حضرت علی المرتضیٰ کے پاؤں کی خاک کو اپنی  
آنکھوں کا سرمہ بنانا اور سید الشہداء حضرت  
امام عالی مقام سیدنا حسین علیہ السلام کے غم  
میں ہر وقت ہمارے۔  
اے طالب! اصل حقیقت کی خبر رکھ اور  
جسم و جان کی قید سے آزادی حاصل کر۔  
حضرت جعفر طیار کی طرح دنیا و مافیہا سے  
بے خبر ہو جا۔

کب تک گوشہ نشین ہو گا۔ غلوت سے  
بلوت میں آ جا۔ اپنے آپ کو منظر عام  
پر لے آ اور دنیا کی خبر کر۔



## اردو ترجمہ



ای زاہد زمانہ تو ہشیار باش باش  
از بہت نیست خویش خبردار باش باش

بیرون در آرزو چشم بہین چشم باز کن  
بگذر ز خویش محسوم اسرار باش باش

خو ہی اگر تو عشق ملا مت قبول کن  
از کیش از مذاہب بیزار باش باش

بی دوست گرد دی روم و عرب چہ شد  
در نیک بند ہمیشہ یار باش باش

مارا ہو اگر فت نشا پور آشکار  
با صدق دل غلام عطار باش باش

اے ناہر زمانہ! ہشیار ہو جا۔ اپنے درد  
اور وجود سے آگاہی حاصل کر۔

جرم سے باہر آ اور آنکھیں کھول کر دیکھ  
اپنی ہستی کو ترک کر اور محرم باذن ہو جا۔

تو اگر میدان عشق میں قدم رکھنا چاہتا ہے  
تو ملا مت قبول کر اور تمام مذاہب اور  
رسم و رواج سے بیزار ہو جا۔

تو اگر دوست کے بغیر روم اور عرب کی سر  
کرے گا تو اس سے کیا ہو گا۔ ہر لمحہ اور  
ہر حال میں یار کے ساتھ رہ۔

اے آشکار! میرے دل میں پھر ہشیار  
کی کشش پیدا ہوئی ہے تو صدق دل کے  
ساتھ حضرت خواجہ عطار کا غلام ہو جا۔





## اردو ترجمہ

یکبارگی زحیم و جان دوز باش باش  
دیگر مدان تو ذا کروند کوز باش باش

یاد بخور مضطرب رندی قلمت درخی  
سرسست لا اوبالی مخور باش باش

شعنی چه زاهدی چه بزرگی ازو گریز  
در نام عاشقی تو مشہور باش باش

از گفتگوی عنبر سبقتی دہد ترا  
دشش بگیر صابر مشکور باش باش

گر راہ عشق می طلبی آشکار تو  
پس خاک راہ شہر نشاپور باش باش

ایک دم جسم اور جان سے طیندگی اختیار  
کر اپنے آپ کو ذا کرنے سمجھ مذکور ہو جا۔

یعنی تو ہندہ نہیں ہے خود آقا ہے۔  
رندی اور قلندر کی صفات سے شراب  
پی سرتست ہے نیاز اور مخور بن جا۔

پیری، زہد و تقویٰ اور بزرگی کچھ بھی نہیں  
ہے ان سے دور تھاگ عشق میں شہر  
اور ناموری حاصل کر۔

لوگوں کی چہ گوئیوں سے بچے نجات مل  
جائے گی تو عشق کا ہاتھ پکڑ اور صبر و شکر

اے آشکارا تو اگر عشق کی راہ کا طلبگار  
ہے تو شہر نشاپور کے راستہ کی خاک بن جا۔

## ردیف الصاد

## اردو ترجمہ

میں عشق کی وجہ سے ہر گوجہ اندر مراز  
میں رقص کرتا ہوں کیونکہ رقص سے تہم  
اور مان کے آئینہ تکلیف ہوتے ہیں۔

زاہد ہوگئے اور زہد ہو کر ہو، ہر وقت  
چنگ، انگری اور طنبورہ کی آواز پر  
مور رقص رہتا ہے اور۔

اور ادا انداز کا رے خواہ لطیفے کھاتے  
سے معرفت حاصل نہیں ہوتی اس لئے  
دن رات درد و غم میں مشغول ہوں اور

رقص میں مصروف۔

تو اگر ہمارے پاس آئے تو خیال سے  
آنا۔ اپنی خودی کھینچے گا اور اس  
میںماں میں سرمستوں کی طرح رقص کرے گا۔

ہر وقت حال طاری نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ  
کہا جاسکتا ہے کہ یہ کیفیت کب پیدا ہوگی۔  
اے آشکارا تو شاہ منصور کی سولی پر

وہداور رقص کر۔

میں کم از عشق و ہر گوجہ اندر رقص  
ہو کہ می آید تن جان ازان اسرار رقص  
اور۔

ازوای چنگ فی طنبور شیدا می شود  
دبیدم شد زاہد اور خواب سیدار رقص  
اور۔

ازو طائف از لطائف معرفت حاصل نشد  
روز و شب از درد غم مشغول اندر کار رقص  
اور۔

گر بیانی بوی ما شد از خود می زد می  
اندرین میدان چونستان کنی کیا رقص  
اور۔

وقت حالت نیست بزم تانہام کی شود  
آشکارا ہچوش منصور کن بزار رقص  
اور۔

## ردیف الطای

### اردو ترجمہ

میرے پاس میرے محبوب کی جانب سے  
خط آیا ہے۔ دوست کا خط آیا ہے۔

مشک اور کاغذ کو آپس میں مل کر اس سے  
خط لکھا ہے اور یہ خط مجروح دلوں کا  
مدافین گیل ہے۔

میں نے جب درد و غم کا حال پڑا تو  
آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

میں نے ایسا خط دیکھا، اور نہ سنا، اگرچہ  
میں نے سب شمار خط پڑھے ہیں۔

محبوب نے خط میں، بیش ذوق و شوق کا  
حال لکھا ہے، اسے شکر! تو اس خط  
کو اپنی جان کا تئویر بنا۔

## ردیف الضاد

### اردو ترجمہ

میں دوستی کے علاوہ اور کوئی مدعا نہیں  
رکھتا اور میرا کوئی اور مقصد ہے ہی نہیں۔

تمام لوگوں پر غنا اور روزہ فرض کیا  
لیکن ہمارے، وپر محبت اور دوستی  
فرض کی گئی۔

ماشق کی جان ہمیشہ بیمار رہتی ہے کیونکہ  
عشق کے مواسے اور کوئی بیماری ہے  
ہی نہیں۔

یہ تیری انا تیرے اوپر گویا قرض ہے  
اسے ادا کر یعنی ترک کر، کیونکہ قرض کی  
ادائیگی واجب ہے۔

اسے آسکار! دینا نے عشق و محبت میں  
آسمان کو بھی زمین ہونا پڑتا ہے یعنی عشق  
شہنشاہوں کو بھی گردن جھکانے پر مجبور کرتا ہے۔



میں ادم و ہوا کی دوستی عرض  
مراہ گزنی باشد دیگر عرض

ماز روزہ ہر عالم فرض شد  
شد ہر ما محبت دوستی فرض

ہمیشہ جان رہجو دست و شق  
کہ ہچون عشق نبود دیگر مرض

خودی قرض مست از دست او را  
ادا کردن ترا داجیب بود قرض

ہر جودات مشقت آشکارا  
شد ز عشق محبت آسان ارض



## ردیف الطامی

### اردو ترجمہ

یاد کے بغیر جینے میں کیا مزہ ہے شراب  
پی جائے اور غمار نہ ہو تو کیا مزہ آئے گا

عشق کی راہ میں انتظار کرنا اچھا ہوتا  
ہے اگر تم نے نہیں انتظار نہیں کیا تو تمہیں  
کیا مزہ آئے گا۔

گل پر بلبل کی نغمہ سرائی کرنا خوب ہے  
لیکن موسم بہار نہ ہو تو باغ کی سیر کا کیا مزہ

شراب بھی موجود ہو، مطرب بھی ہو اور کیا اب  
بھی ہو لیکن اگر محبوب پاس نہ ہو تو کیا مزہ

اے آشکارا اگر ایک ہزار برس کی عمر  
ہو اور وصال نصیب نہ ہو تو کیا مزہ۔

زندگانی بغیر یار چہ حفظ  
بادہ نوشیم فی غمار چہ حفظ

خوشترست انتظار و در عشق  
نکستیدی تو انتظار چہ حفظ

نغمہ بیک خوشترست بر گلہا  
سیر بستان بی بہار چہ حفظ

بادہ مطرب کیا بشد موجود  
نیست معشوق در کنار چہ حفظ

آشکارا وصال نیست ہزار  
گرچہ عمرت بود ہزار چہ حفظ



## ردیف العین



علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے کہ جس  
نے بقاعت کی اس کو عزت نصیب ہوئی۔  
پھر تو اس ذیل دنیا کی دولت کے پیچھے  
کیوں دوڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا  
کہ تو ابھی غائب ہے تجھ میں نیکی پیدا نہیں ہوئی  
اے ساکب! توبہ راستہ میں حیران کیوں  
بکھڑا ہے تو اپنے آپ کو سب سے اونچے  
درجہ پر پہنچا دے رجب الجمع علم صرف کی  
ایک اصطلاح ہے۔

اپنے آپ کو پہچان اور یہی حق کی پہچان  
ہے۔ معرفت میں شریعت کا خیال رکھو۔  
زہد اور تقویٰ اچھا ہے اگر اس میں نمائش  
نہ ہو، نمائش ہوگ تو زہد و تقویٰ کام  
نہیں آئے گا۔

اے آشکارا! نقاش خود نقش کے اندر  
پوشیدہ ہے اور یہ بری اور بھلی تصویریں  
سب اسی کی بنائی ہوئی ہیں۔

ای دل شغیفہ کہ بود ذل من طبع  
فرمودہ است پیغمبر ہم عسز من قنہ  
پس یہی بدلت دنیائی دون چہرا  
پنہ نہ ہونز بباشی تو قنہ م طبع  
ای راہ و دین و حیران چرا شدی  
خود را آسان ہر شہ حبیب جمع  
بشناس نفس خود، کاین معرفت حق است  
در معرفت بباشش نگہدار راہ شرع  
خوبت زہد و تقویٰ اگر بی ریا کنی  
وزن بکار تا بدین زہد این درع  
نقاش در نہاں شدہ نقش ست آشکار  
خود صافست صورت رنیکہ بدیع

### اردو ترجمہ

اے دل! تم نے سب کچھ جس نے لپکا  
کیا وہ خوار ہوا۔ حضور رسول اکرم صلی اللہ

## اردو ترجمہ

شریعت ہمیشہ قائم رہے گی کیونکہ اس کا  
بانی امام لایا اور المرسلین ہے۔

اگر مرد ہے تو شریعت سے مدد گزانی  
نہیں۔ تمام غوث اور قطب شریعت کے  
ملائی ہیں۔

انہیں اگرچہ امیر و وزیر اور بادشاہی  
ہیں لیکن ان سب پر حکام شریعت کو  
وقت حاصل ہے۔

مگر میرے متعلق کہتا ہے کہ آشکارے مدد  
شریعت سے بجا و زکیا ہے لیکن میں جیسا  
مقام وحدت پر فائز ہوا تو پھر شریعت کی

جس توحید پرست نے عشق کا دریا اختیار  
کیا وہ شریعت پر اپنا سر قربان کر سکا۔  
حد شرع سے قدم باہر نہ نکالنا شریعت  
ہمیشہ قائم و دائم ہے یعنی اس کے احکام

دنیا کے کسی مرحلہ پر بھی ساقط نہیں ہوتے۔  
میں تم کو علانیہ بھی اور پوشیدہ بھی نصیحت  
کرتا ہوں کہ تو ہمیشہ شریعت کا چاکر اور

غلام بن کر رہنا۔

بست این قائم مقام شرع  
کر بنا کر وہ است امام شرع

اور شرع رو متاب گردی  
غوث قطب کسند سلام شرع

گرچہ میر و وزیر و سلطان است  
برہم غالب است حکام شرع

گفت مدد کہ حد شرع گذاشت  
چون بود وحدت دوم کلام شرع

آن موحّد کہ درد عشق گرفت  
سر تصدق کسند بنام شرع

از شریعت بدون قدم نہ نہی  
مستقیم است علی الدوام شرع

یا تو گویم چو آشکار و نہبان  
باش تو چاکر و غلام شرع

## ردیف الغین



عشق کی مثال صبح صادق جیسی ہے اور  
عقل کی صبح کاذب جیسی۔ جب صبح آتا  
ہے تو جھوٹ دب جاتا ہے۔

بظاہر جھوٹ صبح پر غالب نظر آتا ہے  
لیکن صبح کے آتے ہی جھوٹ مغلوب ہو  
جاتا ہے۔

عہد اور مہر و کسے درمیان نہیں تعلق  
ہے جو جھوٹ اور صبح کے درمیان ہے

جب خدا مہر و کسے درمیان نہیں ہوتا ہے تو  
جھوٹ رعب پاش پاش ہو جاتا ہے۔

یعنی جب تو اپنے الہی بندہ کے قوسے پر  
حادی اور مستولی ہو جاتی ہیں تو صرف تو اپنے

الہی باقی رہ جاتی ہیں اور بندہ کی قوسے  
فنا ہو جاتی ہیں۔ پھر خدا ہی خدا ہوتا ہے

بندہ درمیان سے ہٹ جاتا ہے۔  
اے آشکارا تو مست روز الست ہے۔

پھر جھوٹ کو روز الست تب تک ہے۔  
گویا اس کا مدار جھوٹ پر ہے۔

ای بکس عشق جملہ بست دروغ

صبح کاذب شد کہ بست دروغ

عشق صادق صبح عقل کذاب

صدق چون آمد و شب بست دروغ

لذت غالب بعین صدق شد اما

مدد صدق کردہ پست دروغ

عہد و مہر و چون کذب مدد

نشت ظاہر خدا گشت دروغ

تو کارا تو مست روز الست

تو رہاں بہر دو دست دروغ

## اردو ترجمہ

اے دوست! عشق کے غیر ہر بات جھوٹ

ہے جیسے صبح کاذب جو نا پاؤں مار ہے

گویا اس کا مدار جھوٹ پر ہے۔



## روایت الفامی



سبزی از خوشبختی لات و گوات  
ہمچون کس نیست با قات بقات

زود شور و محفل زندان نشین  
می شوی تو با خیر صوفی ضامن

بندری از خوشبختی یکبارگی  
سرجانان می شود بر تو کثافت

خویش را بشناس در محل گورست  
ماہ پہنان کی شود زیر خلافت

گر یقین دانی دولت کعبہ خداست  
آشکارا خوشبختی را کن طوط



## اردو ترجمہ

دیدم نگاری نیم شب دل خرابم یک طرف  
ماؤ من شد یک طرف چٹم پر آہم یک طرف

یا فوج حسن آمدہ بانا زو جاد و غمزہ زن  
این جہم عقلم یک طرف سوال جوابم یک طرف

گفتا آپہستہ بیا پر نید عالم یکت یکت  
لا تخف خولم یک طرف رفتہ حجابم یک طرف

بر شگ بودم سوارین سویم نکلندہ یک نظر  
سہ کلا ہم یک طرف پا بار کام یک طرف

میں نے آدھی رات کو محبوب کا دیدار کیا  
اور دل ہاتھوں سے جاتا رہا۔ ایک طرف  
انافتا ہو گیا اور دوسری طرف آنکھیں  
آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔

محبوب عجیب شان سے آیا جن کی فوج  
ساتھ تھی اور ناز و ادا اور جادو کے غمزوں  
سے مسلح تھا۔ یہ حال دیکھ کر میرا جہم اور عقل اکینہ  
طرف بھاگ گئے اور سوال و جواب جہنم  
نے سوچے تھے وہ دوسری طرف دھڑک گئے۔

محبوب نے فرمایا ڈرو نہیں، آرام اور اطمینان  
سے میرے پاس آؤ۔ محبوب نے مجھ سے  
میرا سارا حال پوچھا۔ میرا ڈر ایک طرف  
جاتا رہا اور حجاب دوسری طرف ختم ہو گیا۔

میں نعرے گھوڑے پر سوار تھا۔ محبوب  
نے میری طرف دیکھا اور محبوب کے دیکھتے  
ہی میرا سر جو کلاہ سے پوشیدہ تھا وہ ایک  
طرف ڈھلک گیا اور پاؤں خبر کتاب میں  
تھا وہ دوسری طرف کھسک گیا۔

بنمودہ راہ و مد تم گفتا شناسی خوش را  
نیکی یہی شد یکطرف جرم و تو ایم یکطرف

سے نیکی اور بدی ایک طرف رہ گئی اور جرم

اور ثواب دوسری طرف بن گیا یعنی تمام امتیاز

ختم ہو گئے تھے۔

محبوب نے مجھے سستی عطا فرمائی اور غیہ کے خیال

کو نکال دیا۔ سبائی اور مطرب ایک طرف

رہ گئے اور شیشہ اور شراب دوسری طرف

رہ گئے۔

محبوب نے میرے دل پر نفراں تو میرا جہم

جان اور دل محو ہو گئے۔ اس کا اثر یہ ہوا

کہ مسائل شریعت ایک طرف رہ گئے اور

کتابیں دوسری طرف رہ گئیں۔

میں نے دل میں بسویا خاک کہ محبوب سے یہ

شکایت کروں گا اور وہ بات کہیں گا۔

لیکن جب محبوب آیا تو آشکار ایک طرف

گم ہو گیا اور باتیں اور شکایتیں دوسری

قائب ہو گئیں۔

۵۵۵

## زولیف القاف

### اردو ترجمہ

پوری اور رہنما ہے حق حق۔ عارت اور

اولیائے حق حق وہ اشارہ ہے سخن پر

علاہ حق تعالیٰ کی جانب

بادشاہ اور گدا اور آمل ایک ہیں حق حق

گدا نہیں ہے۔ بادشاہ ہے۔

عبد محمدی وہی ہے اور عبد محمدی وہی اگر تو

جان سکے۔ ہماری نظریں حق حق خدا ہے۔

ہم آئندہ رسول کو یک جہتے ہیں اس

آیات پر دونوں جہاں گواہ ہیں حق حق۔

اے آشکارا حق حق ہمارے ساتھ ہے۔

ہم سے ایک نظری بھی دور نہیں ہے۔

یکہ می دور نیست از ما ہیں

آشکارا باست حق حق

۵۵۶



## اردو ترجمہ

○

ہم نے دیوان عشق کا سبق پڑھا ہے عشق  
دونوں جہاں کا سلطان ہے۔

الانسان شری دانا سرونکے اشار پر غور  
کہ عشق پنج طرح انسانی صورت میں جلوہ گر ہوا

اگر مجھ سے پہلے تو عشق غیر نہیں ہے بلکہ  
در اصل عشق اللہ ہے۔

اگر کسی کے دل میں عشق کا جولان پیدا ہو  
اور طوفان اٹھ کھڑا ہو تو وہ زمین اور  
آسمان میں سما نہیں سکتا۔

عشاق کے پاس عشق کا فرما آگیا ہے۔  
مے آشکارا! جلدی کر اپنا سر پیش کرے۔

ما سبق خواندیم از دیوان عشق  
ہست در ہر دو جہاں سلطان عشق

رمز الانسان شری دانا سرونکے اشار پر غور  
کہ عشق پنج طرح انسانی صورت میں جلوہ گر ہوا

عشق منیری نیست گر پری زما  
فی الحقیقت ہست آن جہاں عشق

او گنجہ در زمین و آسمان  
گر بدل آید کے جولان عشق

زود شوای آشکارا سریدہ  
آمدہ بر عاشقان شران عشق

## اردو ترجمہ

○

ہمارے پیر پیر عبدالحق میں جو ہمارے دل  
کے اندر جاگزین ہیں۔

ہماری عمر گراہی میں گزری لیکن پیر عبدالحق  
نے اس گراہی اور کھر کا رشتہ توڑ دیا۔

پیر عبدالحق نے ہماری جو صلا افزائی فرمائی  
اور ہم کو توحید پر استقامت عطا کر دی۔

جب سے ہم نے پیر عبدالحق کے ہاتھ پر دست  
کی ہے۔ ہمارا دل دوسری طرف بالکل توجہ  
نہیں ہوا۔

خاہر خواہ باطن ہمارے قلب اور روح کو  
پیر عبدالحق نے جوش اورستی سے بھر دیا ہے۔

پیر ما پیر ہست عبدالحق  
در دل ما نشست عبدالحق

عمر گزشتہ در خلا لیک  
رشتہ کھر گشت عبدالحق

ای کہ قائم فرود و توحید  
کر ما پر بست عبدالحق

طرف دیگر خیال دل نغناؤ  
دست ما شد دست عبدالحق

آشکارا و نہان دل و جان را  
کر پر جوش و مست عبدالحق



میں اناحق کا نفرو لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔  
 بیست نقاب چہرہ سے ہٹا دیا اور غرور مٹا  
 کو پانہ پارہ کر دیا۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ میرا  
 کس فرقہ سے تعلق ہے۔ میں اناحق کا نفرو  
 لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

میں نے جام شراب نوش کیا اور عشق میں رسوا  
 ہو گیا اور سہارا لے کر فاش ہو گیا۔ میں اناحق  
 کا نفرو لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔  
 میں نے ملاحت کشی اور رسوائی کی طرف رخ  
 کیا ہے۔ میں نہ ملحد ہوں نہ مسلمان نہ مذہبی  
 ہوں نہ ہندی اور نہ شامی۔ میں اناحق کا  
 نفرو لگاتا ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

جام شراب پینے کے بعد میں اس قدر بے پروا  
 اور پیدست ہو گیا ہوں کہ اب مجھے نہ اپنی  
 رسوائی کا احساس ہے اور نہ اپنے ننگ  
 نام سٹ جلنے کا۔ میں اناحق کا نفرو لگاتا  
 ہوں۔ میں حق پر ہوں۔

اے آشکارا تو کہاں ہے۔ ظاہر خواہاں  
 وہی ہے۔ یقین کر کہ وہ ایک ہے وہ نہیں  
 ہے۔ میں اناحق کا نفرو لگاتا ہوں۔ میں  
 حق پر ہوں۔

## اردو ترجمہ

ہاں گویم سرخیان خود را ندانی غیر حق  
 از خود کند با خود بیان خود را ندانی غیر حق  
 حاضر توئی ناظر توئی باطن توئی ناظر توئی  
 برگزین این جہم و بیان خود را ندانی غیر حق

مرشد مرا گفتا چنین او عہد و معبود میں  
 تا تو یقینی در گمان خود را ندانی غیر حق  
 آن سرور انسان شد او بند خود سلطان شد  
 دلی تو بادل این نشان خود را ندانی غیر حق  
 وہ بر گزیدہ انسان بن گیا بلکہ غلام شہنشاہ  
 بن گیا تو اپنے دل پر اس بات کو نقش  
 کر تو اپنے آپ کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ کہو  
 اے آشکارا تو کہاں مسنونہ طور ہے:  
 وہ بادشاہ تو ہر جگہ اہم مقام پر موجود ہے  
 کبھی اس طرح کبھی اُس طرح۔ تو اپنے آپ  
 کو حق کے علاوہ اور کچھ نہ سمجھو۔

اشکار خدائی تو کیا آق بادشاہ جانیبا  
 کہ این چنین برگزینان خود را ندانی غیر حق  
 اے آشکارا تو کہاں ہے۔ ظاہر خواہاں  
 وہی ہے۔ یقین کر کہ وہ ایک ہے وہ نہیں  
 ہے۔ میں اناحق کا نفرو لگاتا ہوں۔ میں  
 حق پر ہوں۔





## اردو ترجمہ

تراپنے آپ سے آزاد ہوا۔ انا الحق کا نعرہ لگا۔  
تو نے زمانہ توڑ دیا۔ انا الحق کا نعرہ لگا۔

تو رہن عنا مر خاک آب ہوا اور آگ کی  
تمام حدود توڑ کر نکل گیا۔ انا الحق کا نعرہ لگا۔  
عشق کا راہ رو راہ دل ہی سے سیدھی راہ ہے  
تو نے یہی راہ اختیار کی ہے۔ انا الحق کا  
نعرہ لگا۔  
گفتار ہو یا رفتار یہ سب اس کی طرف  
سے ہے۔ تیری طرف سے نہیں ہے تو نے  
خود کچھ کہا وہ اپنی طرف سے نہیں کہا۔ انا الحق  
کا نعرہ لگا۔

عشق کی بات ہے ایک موتی کی مثال ہے  
جو دل کے سمندر سے برآمد ہوا ہے تو نے  
جب موتی کو پر دیا تو اب انا الحق کا نعرہ لگا۔  
محبوب تیرے دل اور جان کے اندر رہا  
ہو اسے علیہ خداداد پوشیدہ۔ محبوب ہے اور تو  
نہیں ہے۔ انا الحق کا نعرہ لگا۔

راخویش برکتی بزن نسرہ انا الحق  
زمانہ گستی بزن نسرہ انا الحق

ار خاک ز آب و ز باد و آتش  
از جہل گزشتی بزن نسرہ انا الحق

عشق ست راہ راست کہ از روزانست  
خوش راہ گرفتی بزن نسرہ انا الحق

گفتار چہ رفتار از دست از تو  
خود ہی گفتی بزن نسرہ انا الحق

درایت سخن عشق کہ از بحر دل آید  
چون در لہفتی بزن نسرہ انا الحق

آشکار و نہان یا ربوہ دل جان تو  
ادہست تو پستی بزن نسرہ انا الحق

## روایت الکاف



## اردو ترجمہ

تجھے معلوم ہے کہ عشق ایک پاک و صاف نور ہے  
جسے جس کو عشق پہنچے اس کو کوئی حقیر نہیں ہے۔

عشق محبت سے زیادہ وسیع ہے اور یہ تمام  
کائنات میں آسمان و زمین اور کرسی بھی  
محبت ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔

میں نے زہد و تقویٰ کے بہت سے لباس پہنے  
لیکن عشق نے میرے ریشہ بیان چاک کر دیے۔

عشاق کے لئے عشق تریاق ہے کبھی میٹھا  
اور کبھی رازا۔

اے تھلا رہتاق کی غلامی کر۔ دل زبان  
ہے۔ ان کا غلام بن جا اور ان کے پاؤں کی  
اسٹی بن جا۔

عشق را دادی کہ باشد نور پاک  
ہر کسی را عشق باشد پس چہ پاک

از محبت عشق پسید اکثر است  
ہم زمین و عرش و کرسی ہم فلک

جامہ تقویٰ زہد پوشیدیم پس  
پس خر بیان عشق کردہ چاک چاک

عشق تریاق است بہرہ شفا  
گاوشیرین بست گا ہی زہرناک

آشکارا کن غلامی عاشقان  
از دل و جان شو غلام پای خاک

## روایت اللام

○

ای دل بگذر ز ہر قیل و قال  
مہر بلب زن برسد بقہ حال  
عشق تازل بدست می شود  
ہمیشہ شود بر تو مثال وصال  
چشم بہ بند دیدہ دل بر کشا  
پس ز دل خویش ز بیتی جمال  
ناظر و منظور شد خود آبخود  
دوز کنی از دل دیگر خیال  
چونکہ محیط ست علی کل شی  
ہست جہان با او مال و مال  
ہر کہ فتانے اللہ گردد ز خود  
در جہ بقا باشد یا بد کمال  
گاہ مہان گشت گئی آشکار  
دید او مشکل باشد محال

### اردو ترجمہ

اے دل باتیں کرنا چھوڑ دے۔ ہونٹوں پر  
مہر لگا دے تو تجھے حال کی دولت نصیب ہو۔

ترسے دل پرہیز کے عشق کا زول ہوگا۔  
فراق ترسے دے وصال کی طرح بن جائے گا۔  
ظاہر کیا آنکھیں بند کر کے دل کی آنکھیں کھل  
وے۔ پھر تری چشم بصیرت جمال یار سے  
آشنا ہوگی۔

دیکھنے والا بھی وہ خود ہے اور دکھائی دینے  
والا بھی وہ خود ہی ہے۔ تو اپنے دل سے  
دوسرا خیال نکال دے۔

چونکہ وہ ہر شے پر محیط اور حاوی ہے۔ لہذا  
سارا جہاں اسی سے مالا مال ہے۔

جو اپنے آپ کو اللہ کی ذات میں فنا کرے گا  
اس کو بقا باشد کا مرتبہ بدرجہ کمال حاصل ہوگا۔  
محبوب کبھی منظر عام پر آتا ہے اور کبھی  
پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کا دیکھنا  
مشکل بلکہ محال ہے۔

○

ایں رمز نمدانی واقف توئی ای دل  
از سر من رانی واقف توئی ای دل  
این جسم ہم جانت چہاں جہان  
بگر من سبحانی واقف توئی ای دل  
بچون بچون آمدہ بی صورت در صورت  
کز صورت انسانی واقف توئی ای دل  
انسان ہمہ تر سست از مہر الہی  
جان ست ہمہ جانی واقف توئی ای دل  
بی جسم بی نشان ست بی مثل لامکان ست  
را دم شدہ نشانی واقف توئی ای دل  
قد و نس قدیم ست ز ہر چیز منزہ  
قل ہر اللہ احد خوانی واقف توئی ای دل  
آشکار با تو گفتم گو ہر سخن چہ سقیم  
دست از خودی نشانی واقف توئی ای دل

### اردو ترجمہ

اے دل! تو اس رمز کو نہیں جانتا، تو  
ناواقف ہے۔ اے دل! تو من رانی  
فقد را الحق کے راز سے ناواقف ہے۔  
اے دل! تجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ جسم روح

بن گیا ہے اور روح محبوب کی صورت  
اختیار کر گیا ہے اور مگر خدائی راز میں چھپا  
جو بے مثال تھا وہ مثال بن کر آیا اور جو  
بے صورت تھا وہ صورت اختیار کر کے  
آیا۔ اے دل! تو انسانی صورت کے راز  
سے واقف نہیں ہے۔

انسان اسرار الہی میں سے ایک راز ہے  
انسانی جسم کے اندر جو روح ہے وہ اصل  
محبوب ہے۔ اے دل! تو اس راز سے  
ناواقف ہے۔

وہ بے جسم اور بے نشان ہے اور بے مثل  
اور لامکان ہے۔ اے آدم اس کو پہچاننے کا  
ایک ذریعہ ہے۔ اے دل! تو اس راز سے  
ناواقف ہے۔

وہ پاک ہے، قدیم ہے اور ہر چیز سے بری  
ہے۔ اے دل! قل ہر اللہ احد پڑھ۔ تو اس  
راز سے واقف نہیں ہے۔

میں نے سخن کے موتی پر دئے ہیں اور سیلی  
باتیں کھول کر بیان کی ہیں۔ انا سے  
دست بردار ہو جا۔ اے دل! تو اس راز  
سے واقف نہیں ہے۔

○



## روایت اللام

○

ای دل بگذر ز ہر قیل و قال  
مہر بلب زن برسد بر تو حال  
عشق نازل بدست می شود  
بجسہ شود بر تو مثال وصال  
چشم بہ نبید دیدہ دل بر کشا  
پس ز دل خویش پس بہ بینی جمال  
ناظر و منظور شد خود بخود  
دور کنی از دل دیگر خیال  
چونکہ محیط ست علی کل شی  
ہست جہان بااد مالاد مال  
ہر کہ فنا فی اللہ گردد ز خود  
در جہ بقا باللہ یا بد کمال  
گاہ بہان گشت گئی آشکار  
دید او مشکل باشد محال

### اردو ترجمہ

اے دل باتیں کرنا چھوڑ دے۔ ہر نون پر  
مہر لگا دے تو تجھے حال کی دولت نصیب ہو۔

تیرے دل پر اس کے عشق کا زول ہوگا۔  
قراق تیرے لئے وصال کی طرح بن جائے گا۔  
ظاہری آنکھیں بند کر کے دل کی آنکھیں کھل  
وے۔ پھر تیری چشم بعینت جمال یار سے  
آشنا ہوگی۔

دیکھنے والا بھی تو خرد ہے اور دکھائی دینے  
والا بھی وہ خود ہی ہے۔ تو اپنے دل سے  
دور مراحیاں نکال دے۔

چونکہ وہ ہر شے پر محیط اور حاوی ہے۔ لہذا  
سارا جہان اسی سے مالا مال ہے۔

جو اپنے آپ کو اللہ کی ذات میں فنا کرے گا  
اس کو لقا باللہ کا۔ تیرے دل کی حالت  
محبوب کبھی منظر عام پر نہ آئے گی  
پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کا دیکھنا  
مشکل بلکہ محال ہے۔

ہر

○

ایں رمز نمدانی واقف توئی ای دل  
از سر من رانی واقف توئی ای دل  
این جسم ہر جالست جہان ہانان  
بگر سر سبانی واقف توئی ای دل  
بچون بچون آمدہ بی صورت در صورت  
کز صورت انسانی واقف توئی ای دل  
انسان ہمہ سرست از سر الہی  
جان ست ہر جانی واقف توئی ای دل  
بی جسم بی نشان ست بی شکل لامکان ست  
ز آدم شدہ نشانی واقف توئی ای دل  
قدوس قدیم ست نہ ہر چیز منزلہ  
قل ہوا اللہ احد خوانی واقف توئی ای دل  
آشکار با تو گفتم گو ہر سخن چہ بستم  
دست از خودی نشانی واقف توئی ای دل

### اردو ترجمہ

اے دل! تو اس رمز کو نہیں جانتا، تو  
واقف ہے۔ اے دل! تو من رانی  
نقد را الحق کے راز سے واقف ہے۔  
اے دل! تجھے پتہ نہیں ہے کہ جسم روح

ہیں کیا ہے اور روح محبوب کی صورت  
اختیار کر گیا ہے اور ہر خدائی راز میں چکا  
تو بے مثال تھا وہ مثال میں کر آیا اور جو  
بے صورت تھا وہ صورت اختیار کر کے  
آیا۔ اسے دل اتوا انسانی صورت کے راز  
سے واقف نہیں ہے۔  
انسان اسرار الہی میں سے ایک راز ہے  
انسانی جسم کے اندر جو روح ہے وہ اصل  
محبوب ہے۔ اسے دل اتوا اس راز سے  
واقف ہے۔  
وہ بے جسم اور بے نشان ہے اور بے شکل  
اور لامکان ہے۔ یہ آدم اس کو پہچاننے کا  
ایک ذریعہ ہے۔ اے دل! تو اس راز سے  
واقف ہے۔  
وہ پاک ہے قدیم ہے اور ہر چیز سے بری  
ہے۔ اے دل! کل ہوا اللہ احد پڑھو۔ تو اس  
راز سے واقف نہیں ہے۔

میں نے سخن کے موتی پر دے دی ہیں اور سی  
باتیں کھول کر بیان کی ہیں۔ انا سے  
دست بردار ہو جا۔ اے دل! تو اس راز  
سے واقف نہیں ہے۔

(ہر)

## روایت المیم

ایمن چہ میدان دل چوں من گدائی میکنم  
از گدائی و درو عالم بادشائی میکنم  
از حقارت سوی من ہرگز حسین ای زاہدا  
گرچہ عریاں بودہ ام خود خود خدائی میکنم  
یکزدین کیش رفتم رہ مسلمان کیاست  
ناہی فی ساحری فی پارسائی میکنم  
ناکسان افتادہ در راہ منلاست گوی  
در رہ و عدت کسان را رہنائی میکنم  
چیتہ من چیتہ پہنان میان پاست خدا  
عرق در دیای حیرت ماوشائی میکنم  
پچہائی چیتہ من کیستم من نیستم  
او بسمع ست او بعیر از خود خدائی میکنم  
کردنہ منصور بر سر دارا ناہق مرا  
آشکارا پیش جانان خرفدائی میکنم

## اردو ترجمہ

اے دل! ترکیا کھتا ہے۔ میں گداگری کرتا ہوں؟ میں تو اس گداگری کے پردہ میں دونوں جہاں میں بادشاہی کرتا ہوں۔

اے زاہدا میری جانب حقارت سے ہرگز نہیں دیکھنا۔ میں اگرچہ شگایا نظر آتا ہوں لیکن میں دراصل خدائی کرتا ہوں۔ اے دوست! میں نے اگر دین و مذہب کو ترک کیا ہے تو مسلمان کیاں ہے۔ میں نہ تائب ہوں۔ نہ یاد و گزہل اور نہ پارسا ہوں۔ ادنیٰ درجہ کے لوگ گمراہ ہو گئے ہیں۔ توحید کی جانب لوگوں کی رہنمائی کرتا ہوں۔ میں کیا ہوں؟ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ ظاہر اور باطن سب کچھ خدا ہی ہے۔ میں اس میں اور تو کو نہیں اتنا کو دیر لے بیعت میں غرق کر رہا ہوں۔ کیا کچھ چاہتا ہے کہ میں کیا ہوں اور کون ہوں؟ میں تو ہوں ہی نہیں۔ بس نقطہء بین اور بصیر ہے۔ میں تو اپنے آپ سے دست بردار ہو چکا ہوں۔

شاہ منصور نے پھانسی کے تختہ پر اٹا کھنکا نفر کا۔ اے آشکارا میں محبوب کے حضور میں سر قربان کرتا ہوں۔

## اردو ترجمہ

در ولایت حیم و جان من بادشاہی میکنم  
بادشاہی چیتہ لیکن خود خدائی میکنم

چند مدت بودہ ام در ملک حیم و جان و دل  
ماکم آن ملک دیگر زمین خدائی میکنم

بیزم لہو انا الحق چیتہ منصور دار  
بر سر دارای ہمین دم خدائی میکنم

یو آں دریا ی اعظم درلم طویان نمود  
ستر سید ابا بجا و ہر کجائی میکنم

آشکارا و نہان بر آستان پیرخان  
چون گداور کوچہ و کوئی گدائی میکنم

میں حیم اور جان کی ملک میں بادشاہی کرتا ہوں۔ بادشاہی کیا چیز ہے۔ میں تو خود خدائی کرتا ہوں۔

میں حیم، جان اور دل کی ملک میں کافی غصہ تک بھڑا ہوں۔ میں اس ملک کا مالک ہوں لیکن اب اس کے دست بردار ہوتا ہوں۔

جس طرح منصور نے سول پر چڑھ کر انا الحق کا نعرہ لگایا اسی طرح اب میں بھی اپنا سر قربان کرتا ہوں۔

اس بحر سب پایاں کی توجہ سے میرے دل کے اندر طویان برپا کر دیا۔ یہ راز ہر جگہ ظاہر ہو چکا ہے اور میں بھی اسے عام کر رہا ہوں۔

جس طرح گداگر کلیوں اور کوچوں میں گداگری کرتے ہیں اسی طرح میں بھی غلام خواہ پرشید اپنے پیرخان کے آستان پر گدائی کرتا ہوں۔



## روایت المیم

ایں چہ میدانی دلا چون من گدائی میکتم  
از گدائی و درو عالم بادستائی میکتم  
از حساست سری من ہرگز میں ای زاہدا  
گرچہ عریاں بودہ ام خود خود خدائی میکتم  
بیکہ از دین کیش رفتم رو مسلمانی کجاست  
ناہدی فی ساحری فی پارستانی میکتم  
ناکسان افادہ در راہ ضلالت گوی  
در زہ و صدت کسان بارہنائی میکتم  
چہ ہمہ من ہمہ بہنای میان پاشد خدا  
عرق در دریای حیرت ماویشائی میکتم  
پیمانی پیستم من کیستم من نیستم  
او صبح ست او بصیرت خود خدائی میکتم  
کردشہ منصور بر سر دارا تالمحق عدا  
آشکارا پیش جاتان خرفدائی میکتم

## اردو ترجمہ

اے دل! ترک کیا کھتا ہے۔ میں گدگری کرتا  
ہوں؟ میں تو اس گدگری کے پردہ  
میں دونوں جہاں میں بادشاہی کرتا ہوں۔

مے زاہرا میری جانب حساست ہرگز  
نہیں دیکھنا۔ میں اگرچہ تنگایا نظر آتا ہوں  
لیکن میں دراصل خدائی کرتا ہوں۔  
اے دوست! میں نے اگر دین و مذہب کو  
ترک کیا ہے تو مسلمانی کیا ہے میں نہ  
ناہد ہوں۔ نہ یادو گرہوں اور نہ پارسیا ہوں  
ادنی درجہ کے لوگ گراہ ہو گئے ہیں میں  
تو جہ کی جانب لوگوں کو رہنائی کرتا ہوں۔  
میں کیا ہوں؟ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں ظاہر  
اور باطن سب کچھ خدا ہی ہے۔ میں اس میں  
اور تو کو کہہ بیٹا انا کو دریلے حیرت میں  
عرق کر رہا ہوں۔  
کیا تجھے کچھ ہنسے کہ میں کیا ہوں اور کون  
ہوں؟ میں تو ہوں ہی نہیں۔ بس نقطہ  
صبح اور بصیرت ہے۔ میں تو اپنے آپ سے  
دست بردار ہو چکا ہوں۔  
شاہ منصور نے پچاسی کے تخت پر انا الحق کا  
نعرہ لگایا۔ اے آشکارا! میں محبوب کے  
حضور میں سر قربان کرتا ہوں۔

## اردو ترجمہ

در ولایت جیم و جان من بادشاہی میکتم  
بادشاہی چہیت لیکن خود خدائی میکتم  
چند مدت بودہ ام در ملک جیم و جان و دل  
ماکم آن ملک و گدازین خدائی میکتم  
بیزم لغو انا الحق ہمہ ہمہ منصور دار  
بر برداری ہمہ دم شرف خدائی میکتم  
موج آن دریای اعظم در لم طوفان خود  
نعرہ پید انا بجا و ہر کجائی میکتم  
آشکارا و بہان براستان پیریمان  
چون گدا در کوچہ و کوئی گدائی میکتم  
میں جسم اور جان کی ملک میں بادشاہی کرتا  
ہوں۔ بادشاہی کیا چیز ہے۔ میں تو خود خدائی  
کرتا ہوں۔  
میں جیم و جان اور دل کی ملک میں کافی غصہ  
تک ٹھہرا ہوں۔ میں اس ملک کا مالک ہوں  
لیکن اب اس دست بردار ہوتا ہوں۔  
جس طرح منصور نے سولی پر چڑھ کر انا الحق  
کا نعرہ لگایا اسی طرح اب میں بھی اپنا  
سر قربان کرتا ہوں۔  
اس بحر سے پایاں کی توجہ نے میرے دل کے  
اعند طوفان برپا کر دیا۔ یہ راز ہر جگہ ظاہر  
ہو چکا ہے اور میں بھی اسے عام کر رہا ہوں۔  
جس طرح گد گریوں اور کوجوں میں گدگری  
کرتے ہیں اسی طرح میں بھی ظاہر خواہ پوشیدہ  
پنہ پیریمان کے آستان پر گدائی کرتا ہوں۔



ہر ملک میں بے شمار اور ملک عزیزم کے  
عجائبات ہیں لیکن میں نے خود اپنے جیسا  
عجائب کوئی اور نہیں دیکھا۔

وہ ہمیشہ شہرِ رگ سے بھی قریب رہتا ہے  
لیکن میں اس کی موجودگی در قریب سے  
بے خبر رہتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے مورد  
آنکھوں پر یہ خاک مل گئی ہے رہا اشار ہے  
ان لوگوں پر مرنے والوں سے۔ پتی ہستی کر رک  
نہیں کیا اللہ بھی مادیت کی قید میں مقید ہیں  
میری عمر بہتر برس تک پہنچ گئی ہے میں تیری  
زخموں کا اسیر ہوں۔ میں نے تیرے عشق کو  
دل و جان سے قبول کر لیا ہے۔ میں مرنے  
تک بار و صل پاتا ہوں۔

عاشق کو ایک قدم سے بڑھتا ہے تو  
محبوب سو قدم کے بڑھتا ہے یہ کتنا  
بزرگوں سے سنا ہے۔

یہ بات حیرت کثرت سے اور حیرت کی غمی کو آخر  
دوسرے کے درد کی ہوا سے۔ یہ شک  
میں ہی وجہ سے ہیں کہ سو دھارتوں۔

دریدہ دارم ترا طمع از سہبان ببردہ ام  
ہر جای جلوه حسن تو ملک خدا گردیدہ ام  
چند ان عیال بہا عجیب بہتند در ہر کشور  
ہمچون عیال شمع لیشتن فی زنج و گردیدہ ام  
جل الوریدہ ست دامن ز خبر ہستم از  
تیرا کہ بر سرچشم و ز این خاک را مالیدہ ام  
سہفتا دو و سالم شدہ در سبج زلفت بہت  
یک ز خفا ہم دل تو عشقت بجان زیدہ ام  
ہر یک قدم عاشق زو محبوب آید صد قدم  
این حرف را از بزرگان با گوش دل شنیدہ ام

وہ حیرت آید عیرم کا نہ وصال جبریت  
ای آشکارا زین سبب چہ خون باریدہ ام

## اردو ترجمہ

میری آنکھوں میں تر نہیں تیرے  
باقی تمام دنیا سے تیرے عشق کو دیکھ کر  
ساری دنیا کو گھوم بھر کر دیکھا۔ مجھے برباد  
ہی حسن جلوه گر نظر آیا۔



مجلس حاکمان را دیدم -  
موجہای عمان را دیدم  
بر عزیزان ظلم صد تعدی -  
عکرائی شہان را دیدم -

و فرج عیش اغنیای سیرت را دیدم -  
کار سازی شہان را دیدم  
کیسہ پر زرشوند خالی دست را دیدم -  
تا توان دتوان را دیدم -  
شہ گدا و گدائی سلطان شد  
گردش این زمان را دیدم

حافظان و زوخوان بی ملالت را دیدم -  
بیخبر قاصدیان را دیدم

راہ آن مستقیم کس گرفت  
ہیچان گسران را دیدم  
گر پرسی بگیر راہ یقین  
بہر شک و گمان را دیدم

## اردو ترجمہ

بادشاہ گدا بن گیا اور گدا بادشاہ ہو گیا میں  
نے اس دنیا کی گردش بھی دیکھ لی۔  
تہی دستوں کی جیبیں اشرفیوں سے بھری  
ہوئی دیکھیں بکھرے و زرشوند اور ہوتے ہوئے  
بھی دیکھ لیا۔

دولت مند لوگ عیش اور خوشی میں مست ہیں  
دنیا کا گدائی دیکھنے چلتا ہے۔ بھی دیکھ لیا۔  
غریبوں پر مظالم اور سیکڑن زیادتیاں۔  
بادشاہوں کی حکمرانی کے ڈھنگ بھی دیکھے۔  
میں نے حکام کی کپڑوں دیکھے۔ دریلے ٹان  
کی موجیں بھی دیکھیں۔

حافظان قرآن تلاوت قرآن تو کرتے ہیں  
لیکن بے مل، عاقل اور بے شعور قاصدین  
کو بھی دیکھا۔

مراط مستقیم پر کوئی نہیں چلتا۔ میں نے گزیر  
کو بھی دیکھ لیا۔

اگر مجھ سے پوچھے تو یقین کی راہ اختیار کریں  
نے تمام شکوک و شبہات کو کچھ لیا ہے۔



ہمراشراف و رحم و اندوہ  
خستہ می تا کسان را دیدم

ہر کسی بر دروغ بست کمر  
راستی را بردان را دیدم  
ہر کسی ماندہ است در پندار  
محویت عارفان را دیدم  
از نلکہ کو بے فلک آزاد  
مگر آن عاشقان را دیدم  
نوق زہرین مرغ از یاقوت  
ہم بگردن حسن را دیدم  
بر در حاکمان خراب و فحل  
نہ اہان عابدان را دیدم

شکوہ می کنند گرسنگی  
حالت این منہان را دیدم

بہر دنیا می دون سرگردان  
روز و شب عالمان را دیدم  
عزت و آبرو بہ کفار ان  
غلبستہ مومنان را دیدم

تمام شریف لوگ غناک اور پریشان حال  
ہیں۔ نااہل لوگوں کو میں نے خوش و غم دیکھا

ہر شخص نے جھوٹ پر کمر باندھ لیا ہے۔ میں  
نے سیدھے راستے پر چلنے والوں کو بھی دیکھ لیا۔  
ہر شخص اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتا ہے۔ دوزخوں  
کی حریت اور استغراق کو بھی دیکھ لیا۔  
میں نے زمانے کے تھپیڑوں سے فقط نشان  
ہی کو آزاد دیکھا ہے۔

میں نے جو اہرات سے جڑا ہوا سنہری گلوبند  
گدھوں کی گردن میں دیکھا ہے۔

میں نے غلاموں اور عابدوں کو حکمرانوں کے  
ذرا ذرا بہ ذلیل اور شرمندہ ہوتے ہوئے  
دیکھا ہے۔

میں نے ان امیروں اور بدلت مندوں کا  
حال بھی دیکھا ہے جو ہمیشہ بھوک کی شکایت  
کرتے ہیں۔

میں نے دن رات علماء کو ذلیل دنیا کے  
غیران اور سرگرداں دیکھا ہے۔

میں نے کفار کو عزت اور آبرو کے عالم میں اور  
مومنوں کو ذلیت اور خواری کے عالم میں  
دیکھا ہے۔

ہوشندان خوار بہر پشیز  
زر قلاوہ سگان را دیدم

جمع الخلق در ہمین ویسات  
بیشتر بزرگان را دیدم

پسر جنگ با پدر واردا  
بی تنگ و بی نشان را دیدم

ایکے از خوف کامہ برداران  
زرد و مردمان را دیدم

از ہوائی زمانہ در اسست  
کوئی پیر معان را دیدم

چہ اکابر چہ مردمان ایشراں  
رجعت با سبان را دیدم

ہم پریشان حال نالہ کنان  
ہر کجا انیس و جان را دیدم

چہ کلیسا چہ مسجد و منبر  
بیدے ہر مکان را دیدم

نیست آزاد کس ز حرم ہوا  
مبتلا ہر کسان را دیدم

میں نے ہر شخص کو اس میں مبتلا دیکھا۔

میں نے داناؤں کو ایک دوسری کے واسطے  
ذلیل اور خوار ہوتے ہوئے دیکھا اور سنہری  
گلوبند و پٹے بکھڑکی گردن میں دیکھا۔

میں نے اکثر بزرگوں کے دائیں اور بائیں  
لوگوں کے ہجوم دیکھے یعنی ان کو اپنی بزرگی  
کی لوگوں کے سامنے نمائش کرتے ہوئے دیکھا۔

میں نے ایسے بے شرم اور بے حیا بیٹے بھی  
دیکھے جو اپنے بالوں کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں۔

اسے دوست یا میں نے دفتر بنی بالوں کی  
دھاندلیوں کی وجہ سے لوگوں کو غم اور

بدیشانی میں دیکھا ہے۔

میں نے گردش زمانہ سے فقط ہر مفاہ کے  
کو چہ کو محفوظ دیکھا۔

میں نے دیکھا کہ وہاں شرفاء و بزرگے بڑے  
معزز لوگوں کو دھتکار کر واپس کر رہا تھا۔

میں نے تمام حقوق کو پریشان حال اور  
آہ و زاری کرتے ہوئے دیکھا۔

کلیسا میں مسجد میں اور منبر و منبر کے ہر جگہ  
میں نے لوگوں کو مایوس دیکھا۔

حرم و حرم سے کوئی بھی آزاد نہیں ہے۔  
میں نے ہر شخص کو اس میں مبتلا دیکھا۔

آنکہ ہمارا بود ہم مجلس  
یونہی نے ہمان را دیدم  
زرباشد بدست درویشان  
بلع مال خسان را دیدم  
بخت ملک خراسان  
حکم اراستان را دیدم  
کثرت از منزل غصیدہ  
دست یونان را دیدم  
اور ملک خوست آوارہ  
این جنیں شد دران را دیدم  
غلبہ کردہ جماعت کفار  
فارت مولتان را دیدم  
مسلمان مومنان دست کفار  
قتل شد کشکان را دیدم  
عاقبت میر صدکشور سندھ  
صدریان حمزبان را دیدم  
آخرین وقت آشکارا شد  
ہم نہان و عیان را دیدم

میں نے ان دوستوں کو بے وفائی کرتے ہوئے  
دیکھا جو محرم ناز اور اکٹھے اپنے میٹھے حلقے  
درویشوں کو تہی دست دیکھا اور ادا درجہ  
کے لوگوں کو زرویم کے حرم میں جکڑ دیکھا  
میں نے ملک خراسان کے دارالحکومت میں  
ایران والوں کا حکم چلنے ہوئے دیکھا  
میں نے دیکھا مغلوں کی ملکیتیں یونانیوں نے  
غصب کر رکھی ہیں۔ دست غلبہ  
میں نے وستانی خانان کے حکمران کو دیکھا وہ  
ملک بدر ہو کر آوارہ پھر رہے تھے۔  
میں نے دیکھا کفار ملتان پر قابض ہو گئے  
اور اس کو لوٹ کر تاخت و تاراج کر دیا۔  
میں نے مومنوں اور مسلمانوں کی وہ لاشیں  
دیکھی ہیں جو کفار کے ہاتھوں قتل ہو گئیں۔  
آخر کار سندھ کو بہت زبردست نقصان  
پہنچے گا اور وہ نقصان پہنچانے والے خوف  
خاندان سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔  
اسے آشکارا: آخری وقت کے سارے واقعات  
پر شیدہ خواہ ظاہر میرے اوپر منکشف ہو  
چکے ہیں۔

بسم

نوٹ:۔ نظم میں حضرت آشکانے مستقبل کے لئے پیشگوئی فرمائی ہے۔

## از دو ترجمہ

میں عشق کو پا پیدا را قائم اندہ برقرار دیکھا

عشق شرب عشق سے مست ہیں۔ میں  
ان کو ہر وقت نمودار دیکھتا ہوں۔  
دن رات غم و الم سے زار و رورست  
رہتے ہیں۔

جو شہسوار تھے وہ چلے گئے۔ اب ہزاروں  
لگڑے نظر آتے ہیں۔  
عقل مندوں کو براہ راست پر چلنا چاہیے۔  
میں راستہ میں ان کا انتظار کرتا ہوں۔

داعظوں کا مقام مسجد کا منبر ہے اور عشاق  
کا سر سولی پر نظر آتا ہے۔

عشق جو اہل معرفت ہیں وہ محبوب کی بجائے  
میں محبوب کے راستہ میں مدتے ہوئے  
نظر آتے ہیں۔

ملہار اور منتی بے عمل ہیں۔ ان کے دل میں  
زمیندار بننے کے خیالات ہیں۔  
مجھ سے سنو۔ آخری زمانہ میں کوئی شخص  
اعتبار کے قابل نہیں ہوگا۔

عشق را پائندار می بینم  
قائم و برقرار می بینم  
از می عشق عاشقان مستند  
ہر دم اندر مختار می بینم  
روز و شب از غم و الم دارند  
گریہ زار زار می بینم  
شہسواران رہروان رفتند  
پای لڑگان ہزار می بینم  
ما قلان رہ سلاسی گیرند  
من رہ انتظار می بینم  
گشت منبر مکان داعظیان  
سر عاشق ہزار می بینم  
عاشقان عارفان زہجوسی  
در رہش اشکیاری بینم

عالمان مفتیان بی عمل اند  
اندرون کشکاری بینم  
بین باخر زمان شنوار سن  
کس در اعتبار می بینم



بزرگان و مشائخان زمان  
فارغ از در دیار می بینم  
بلکہ گویند من چنین و چنان  
بمرد و افتخار می بینم  
راہ سول کے منی گیر و  
بر کے راجہ می بینم  
گہ بہار لیست گہ خزان گروہ  
گہ خزان ما بہار می بینم  
ہر گہ شور و شر شدہ پیدا  
فتنہ در ہر دیار می بینم  
دل کہ از در دیار فارغ شد  
نہ زندہ مردہ واری می بینم

راستی را خدات میدانند  
این عجیب آشکار می بینم

دنیا کے بزرگ اور مشائخ محبوب کے درد  
عشق سے غافل نظر آتے ہیں۔  
وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسے ہیں ہم ایسے ہیں  
ایسے کے سب خزان اور خزان ہیں۔  
ہر گہ راہ کوئی نہیں پکڑتا۔ سب دیری  
دھندوں میں گئے ہوئے ہیں۔  
کبھی بہار ہے اور کبھی خزان۔ اور کبھی  
خزان کو بہار سے بدلتے ہوئے دیکھتا ہوں۔  
ہر گہ شور و شر پیدا ہو گیا اور ہر ملک میں  
فتنہ نظر آتا ہے۔  
جہول محبوب کے درد سے غافل ہے وہ  
زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے۔

ہر گہ جھوٹ سمجھاتا ہے اسے آشکارا  
میں یہ عجیب بات دیکھتا ہوں۔

## اردو ترجمہ

میں نہ بیت کو سمجھ گیا اور بنگلہ میں جا  
کر بیٹھ گیا۔ میں نے جب دین کی مدد  
کو توڑ دیا تو اسلام ٹٹ گیا۔  
دین اور ایمان باہر چلا گیا اور یار اندر  
آ گیا۔ مجھے لگے میں زنا زوال کر رہا  
ہوں۔  
مجھے ہر مناسبت شراب سے ایک جام  
بھر کر دیا۔ پھر مجھے کچھ یاد نہیں رہا اور  
اختیار ہمتوں سے ہاتا رہا۔  
یہ رندی شہر ہے اور رندوں کو معلوم ہے  
میں شراب و حدت سے منور کی طرح  
مست ہوں۔  
اسے آشکارا شراب و حدت کا جام ایک  
گھڑی کے لئے بھی اپنے ہونٹوں سے ہر  
نہ کر۔ تو کبھی معدوم الوجود ہو گا اور کبھی  
علائیہ علو گری کرتا نظر آئے گا۔

بیت را سمجھ کر دم دست کدہ نشستم  
اسلام شد بابت چون ستر شکستم  
ایمان دین برون شد آن یار اندرون شد  
زنا زوال کر رہا شد رشتہ سب شکستم  
پیر مغان دادہ یک جام پر ز بادہ  
یادم کی نیامدا اختیار شد زید شکستم  
ان شیوہ الیست رندی معلوم شد برون  
من از شراب حدت منور دار شکستم  
از ہر دلب پیالہ بیرون کش تو یکدم  
گہ گم شوی ز ہستی گہ آشکار شکستم

لیکن اگر میں اپنے آپ کو بھول جانے کے  
بجائے خودی کی وجہ سے اپنے کو کچھ  
سمجھنے لگوں گا تو میری حالت وہی ہوگی  
جو چاندون سے بھری ہوئی دیگہ کے اندر  
پاؤں کے ایک دانہ کی ہوتی ہے یعنی مجھے  
کوئی امتیاز حاصل نہیں ہو سکے گا اور میں  
بھی دوسرے لوگوں کی طرح ایک نام آدمی  
ہوں گا۔  
ہاتھ کے اندر بہت سے میٹھے میوے موجود  
ہیں لیکن میں ان میووں کے ذریعہ  
ترجیح کی طرح ایک کھٹا میوہ ہوں۔  
میں جب اپنے حیم اور جان سے یعنی اپنی  
خودی سے آزاد ہو گیا تو باقی وہ رہا جس  
کی وجہ سے میں کسی بھی شے سے تنہا نہیں  
ہوں یعنی اپنے آپ کو مقام فنا سے گذر کر  
مقام بقا پر ناز کرنے کے بعد میں بالکل  
مطمئن ہوں۔  
اب جبکہ میں نے اسرار پوشیدہ کو بے نقاب  
کر دیا ہے تو مجھے یوں گزشتہ نفس میں کرتے  
بیٹھا چلتے ہیں۔

اگر باوجود تیرے سبب تیرا گنہگار  
چو در گنہگار پس انگہ خود نہ سچم

اگر خود را بسنجم از خودی خویش  
درون دیگہ برنجان یک برنجم

بود کربانغ شیریں میوہ پیش  
میان میوہ ہائے من ترنجیم

ز جہنم و جان چون آزاد گشتم  
ہمون ماندہ کہ من در شش نہ چشتم

جو کردم راز پہنجان آشکارا  
نشستن این چنین بود بکنجیم

## اردو ترجمہ

میں اگر اس سے تاراج نہیں ہوں گا یعنی  
اس کے عشق میں درد و غم کو خوشی سے برداشت  
کروں گا تو اپنے گنہگار ہونے پر اگر سکون  
کا درجہ گنہگار ہونے پر اگر سکون  
کو بھول جاؤں گا۔

## اردو ترجمہ

کفر اور دین کو میرا دوسرا سلام ہے۔  
میں اور کسی جانب طغیانی نہیں ہوں۔  
میں نے اس کے عشق کو اپنا امام بنالیا ہے۔  
میں نے عشق سے بہت سی روایات سنی ہیں  
جس کا لقب ثباب ہے کہ محبوب کی رافضی  
اپنا سر قربان کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے میں نے  
سردے کے سارے قصے ختم کر دیا۔

میں ہمت نہ ہوں کہ تیرے حیرت سے آگئی۔  
جو حق کی بات تھی وہ میں نے علی الاعلان  
خاص و عام پر ظاہر کر دی۔

عشق کی راہ پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر  
ہم سے پوچھو تو ہم نے اپنے آپ کو ہستی  
کی قید سے بھی آزاد کر لیا اور تمام اذیتوں  
سے بھی۔

میں نے اس کے آستان مقدس پر پوشیدہ  
اور علائحہ اپنے آپ کو اس کے غلاموں کا  
بھی ادنیٰ سا غلام بنا دیا ہے۔

از کفر و دین ہر آئینہ بادل سلام کردم  
دیگر طرف از قلم عشق انعام کردم

چندین صیث پیشین از عاشقان شنیدم  
سردہ براہ یاران قصہ تمام کردم

در جہر تمام آمد یک الف سہ صد سن  
چہ ندا سی قول آن حق بر خاص نام کردم

رو عشق کی ہر سدا ز ما اگر سپہ سی  
خود را از قید ہستی بی شک نام کردم

پہنان و آشکارا کہ بر آستان مقدس  
خود را ز بند گشتش کسر غلام کردم



یار را ہر گیسو ہی بینم  
ذین سبب نزد خلق بینم

مسجد و منبری منید ارم  
اندراں میکہ چو بنشینم

خویشتر رادان تو غیر خدا  
پیر ما کردہ است تلقینم

قدم پیش دپس منید ارم  
سستقیم براہ تکلیفم

گہ گدا گاہ بادشاہ باشم  
گہ بیکین گاہ یہ جو نیم

گم چو گشتیم در بحر توحید  
آشکارا نہ آن نہ اینم

میں ہر جگہ اور ہر مقام پر یار کو دیکھتا ہوں  
اور اسی وجہ سے لوگوں کے نزدیک بے دین  
ہوں۔

میں جب اس میکہ میں بیٹھتا ہوں تو  
مسجد اور منبر کو بھول جاتا ہوں۔

تو اپنے آپ کو اللہ کے سوا کچھ نہ  
کچھ بڑے پرستار کی تلقین کی ہے۔

میں عزت اور وقار کے مقام پر فائز ہوں۔  
اور دلوں سے اپنا قدم اُگے پیچھے نہیں کرتا

یعنی قدم ادھر ادھر نہیں جاتا  
میں کبھی گدا ہوں اور کبھی بادشاہ کبھی بیکین

کے مقام پر ہوں کبھی تلون کے مقام پر۔  
خوش بہ تلون کے لغوی معنی ہیں گونا گونا

رنگارنگ کرنا۔ اصطلاح تصرف میں فقر  
کا ایک مقام ہے۔

اے آشکارا! میں جب سے بحر توحید میں  
غرق ہوا ہوں۔ نہ یہ را نہ وہ را۔

## اردو ترجمہ



در شوق تو ہر عمری گزارم  
شب روز بدرد گر یہ نادم

این ہجر قیامت منت دیگر  
مہیات ز ہجر اسٹکبارم

چون یاد کنم حدیث دلیر  
فریاد کنان دہشت دارم

آرام نہ نصیر ہست دل را  
از و غل جو امنیت دارم

ماز دوست بغیر تنیدہ بد کسی  
ہر دم بدل ست انتقام

بیجان نمودہ است فرقت  
آیندہ طاقت ندارم

قربان شوم بختاک پایت  
عاشق بچہسان آشکارم

میں اپنی عمر تیرے شوق میں بتا رہا ہوں اور  
دن رات ڈھونڈنے اور آہ و زاری میں مصروف ہوں۔

یہ جدائی ایک دوسری قیامت نہیں اُسے اپنے  
میں جدائی میں ایشکبار ہوں۔

جب محبوب کی باتیں یاد کرتا ہوں تو منہ سے  
فریاد نکل جاتی ہے اور تجھے قرار دیتا ہوں

دل کو نارام ہے اور نہ صبر۔ میں کچھ سے تیرے  
وصل کا آئینہ دار ہوں۔

مجھے بڑے دوست کی خبر کوئی نہیں دیتا۔  
دل میں بروقت انتظار کی کیفیت ہے۔

جدائی نے مجھے بے ہوش کر دیا ہے میں ناواقف  
ہو گیا ہوں۔

اُسے محبوب! میں تیری خاک پا پر قربان ہوں  
عاشق بچہسان آشکارم





ز خود بستم ندیم خویش تن را  
ز نام و رنگ نشانی من چه دایم

میں نے اپنے آپ کو گم کر دیا اور اپنے آپ  
کو نہیں دیکھا۔ میں نام و نشان اور رنگ و  
ناموس کو نہیں جانتا۔

کہ باجو نیم گاہی بی چسگو نہ  
ز اعلیٰ تنہائی من چه دایم

میں نہ اربعہ منہ کر جاتا ہوں اور نہ  
بقا اور فنا کو۔

ز معنی ماندا یخچ آشکارا  
ز مستری و زبانی من چه دایم

آشکار یہاں پوشیدہ نہیں رہ سکا۔ میں  
نہ کسی میر کو جانتا ہوں نہ کسی خان کو۔



## اردو ترجمہ



گر بندہ من گناہگار م

از در توبی امید دارم

در بار گہت چه عرض سازم

کہ جرم و خطائی شرمسارم

ہر کس کو مرا منی پذیرد

حقا کہ سگ تو داغدارم

ہرگز ز درت بدر نہ فتم

کن عفو کہ مذر پیش آرم

بر مور ضعیف کرم فترما

بہر لطف تو هست انتظام

بخشید مرا چور ہیرے تو

و انیم کہ من درین چکارم

از بارہ و خدمت کئی مست

شبے روز مدام در خمارم

از کردہ خود شدم پشیمان

خود را بتو بادشہ سپارم

مایم حشر اب دل خورایم

بدکار بجا عالم آشکارم

میں اگرچہ ایک گناہگار بندہ ہوں۔ لیکن

تیرے دروازے پر امید رکھتا ہوں۔

میں آپ کی بارگاہ میں کیا عرض کروں کیونکہ

میں اپنے جرم و خطا کی وجہ سے شرمسار ہوں۔

مجھے کوئی بھی شخص قبول نہیں کرتا خدا کی قسم

میں تیرے دروازہ کا نشان زدہ گناہ ہوں۔

میں کبھی بھی تیرے دروازے سے باہر نہ دوں

انہیں گیا۔ میں خدمت طواہ ہوں۔ مجھے

مناات کر دے۔

اس ضعیف چیرٹی پر کرم کہ مجھے تیرے لطف

کرم کا انتظار ہے۔

جب تیری ہدایت سے مجھے بخش دیا تو میں

سمجھوں گا کہ میں بھی کسی قابل ہوں۔

مجھے شراب و مستی سے مست کر دے اور مجھے

دن رات کھور رکھو۔

میں اپنے گناہ پر پشیمان ہوں۔ اے شہنشاہ!

میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا ہے۔

میں خراب ہوں۔ میرا دل بھی خراب ہے۔

میں دنیا میں بدکار مشہور ہوں۔



○

## اردو ترجمہ

ہی ہی نہ شنائی یہ بات وہی طایم  
 در پردہ من و مالی یہ بات وہی طایم  
 آکاہ نہ دل ہستم بر کذب کمر بستہ  
 بگذار خود منائی یہ بات وہی طایم  
 باد و بکمی بر خود آن بود ہمہ اودہ  
 ہندار تو کجائی یہ بات وہی طایم  
 از خویش می پرستی گویا تو بت پرستی  
 بیگانہ آشنائی یہ بات وہی طایم  
 از خود گذشتی تو یاد پرستش تو  
 زشت نہت زبانی یہ بات وہی طایم  
 صد حرف ہمگیوم نہ دست پر خود ہوشیوم  
 کی یابی روشتائی یہ بات وہی طایم  
 آشکار کجائی تو در ما و شمایے تو  
 از خویش برون آئی یہ بات وہی طایم

افسوس صد افسوس تو زشتی میں نہیں سے۔  
 افسوس صد افسوس۔ تو من و مالی کے حقائق  
 میں ہے افسوس صد افسوس۔  
 میں اپنے دل کے راستہ آکاہیوں میں  
 میں نے جھوٹ پر کمر بستہ ہی نہت و مالی کو  
 ترک کر دے۔ افسوس صد افسوس۔  
 اپنی ہستی پر اعتبار نہ کرنا جو کچھ ہے وہی نہ  
 ہوتی میں آ۔ تو کہاں ہے۔ افسوس صد افسوس۔  
 تو اگر اپنی پرستش کرتا ہے تو بہت پرست  
 ہے تو دوست سے بیگانہ ہے دوستوں میں۔  
 تو نے اپنی ہستی کو ترک نہیں کیا اور شنائی کا  
 ہم ملیں بن کیا۔ یہ بری بات ہے میں  
 کوئی خوبی نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس۔  
 میں باتیں تو سینکڑوں کہتا ہوں لیکن پتہ  
 آپ سے دست بردار نہیں ہوتا۔ اس طرح  
 زور دینی کیسے حاصل کرتے ہیں افسوس صد افسوس۔  
 اسے سنگار و آرائش سے آراہنہ  
 میں بہت ہی سستی ہے۔  
 افسوس صد افسوس۔

○

## اردو ترجمہ

ہی خود را ہی جویم نیایم  
 بجز دنیا بود من چون سترایم  
 اگر آریم خود را در میان  
 بہ پیش عارفان من پس خرایم  
 ز گویائی ز من شد او سبب گزینا  
 سترائیدہ چون است من رایم  
 بدرجہ نہت خودی آورد ما را  
 دگر آیم بپس در عدایم  
 نباشم ہر کجا اد آشتکارا  
 بر باد شید۔ از خود جدایم

میں اپنے آپ کو بہت تلاش کرتا ہوں لیکن پا  
 نہیں سکتا۔ تمام دنیا ہی دریاست میں مرا بہ  
 کی طرح ہوں۔  
 میں اگر اپنے آپ کو پہنچ میں لاؤں گا تو اہل  
 معرفت کے نزدیک بہت خراب سمجھا جائیگا۔  
 یہ باتیں میری نہیں ہیں۔ بولنے والی وہی ہے  
 وہی کہنے والا ہے۔ میں تو فقط سار ہوں۔  
 محبوب نے مجھے نہت خودی کی کیفیت میں ڈال  
 دیا ہے۔ اب اگر میں خودی میں آتا ہوں تو  
 مذاہب میں مبتلا ہو جاؤں گا۔  
 میں نہیں ہوں۔ ہر جگہ وہی ملو اگر جہ میں  
 اگر میں تو فقط اپنا حجاب ہوں۔

○





## اردو ترجمہ



چون از خود رقتیم بکوشش برسدیم  
آن ہرچہ بدیدیم بجز یار ندیدیم  
جب اپنی ہستی کو ترک کیا تو اس کی گلی میں  
بہنچ گیا۔ وہاں جو کچھ دیکھا، محبوب ہی کو دیکھا۔

رہسوی بسو بود دل بجنس برم شد  
تہ بودہ چونابین بہر عجبی دیدیم  
وہ تو چاروں طرف موجود تھا لیکن میں نے خبر  
نہیں لی۔ خواہ مخواہ اندھوں کی طرح ادھر ادھر  
دوڑتا رہا۔

جز در دہر و دست نہ راہ است ثروئی  
آن درد چو زہرست شکر و آتشید نیم  
عشق کے بغیر قرب کی جانب نہ لے گا نہ عیا  
راستہ نہ تھیں آتا۔ محبوب کے عشق کا درد  
زہر کی طرح ہے لیکن میں اسے شکر سمجھ  
کر لے گیا۔

در دست و راست کہ از رخ بگنجست  
در دیش بگر فیتیم چہ منت بکشیدیم  
درد عشق راہ راست ہے جو رخ سے گنج  
تک پہنچتا ہے۔ میں نے اس کے درد عشق  
کو اپنا بیابا ہے اور کیا منت کی ہے۔

آشکار چو شد یار دگر غیر نماندہ  
المنت اللہ کہ از غیب رسیدیم  
جب آشکار یار ہوا تو پھر کوئی غیر باقی  
نہیں رہا۔ اللہ کا شکر ہے کہ غیب سے ہائی پائی۔



## اردو ترجمہ



او موی بسو بودہ اخی دل کہ نہ استم  
اور وی بر بودہ اخی دل کہ نہ استم  
اے دل! محبوب تو میرے رون میں رون  
میں مایا ہوا تھا لیکن مجھے پتہ نہیں تھا کہ  
تو میرے سلسلے سے موجود تھا لیکن مجھے پتہ نہیں تھا۔

در حبتن آن دل بخران شد ام اما  
او موی بسو بودہ اخی دل کہ نہ استم  
میں اس محبوب کی تلاش میں کین تو حیران  
دوسرے گزبان ہوا لیکن اے دل! دو چاروں  
جانب موجود تھا۔ مجھے پتہ نہیں تھا۔

گفت ست تن اقرب پس ز چہرہ اذانی  
او موی بسو بودہ اخی دل کہ نہ استم  
میں نے خیال کیا کہ میرا منہ میں جاؤں یا منہ  
میں لیکن محبوب تو گلی گلی میں موجود تھا لیکن  
مجھے پتہ نہیں تھا۔

گفت کہ بین از روم یاد مسجید  
و کوئی بکو بودہ اخی دل کہ نہ استم  
میں نے تو خود ہی سخن اقرب تو ہم بہت قریب  
ہیں، فرمایا ہے۔ پھر تو اس کو دور کیوں کہتا  
ہے۔ وہ تو کافراؤں اور غلامیہ موجود ہے۔

خود اند خود خواند خود خود کہ برای خود  
در جوی بکو بودہ اخی دل کہ نہ استم  
اے دل! مجھے پتہ نہیں تھا۔  
وہ خود ہی جانتا ہے اور خود ہی پڑھتا ہے  
وہ آپ ہی آپ ہے اور ہر مقام پر موجود  
ہے۔ اے دل! مجھے پتہ نہیں تھا۔



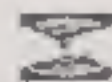




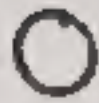
او خود بر خود نگران من فہم بفہم  
ہم تہمت پر دگران من فہم بفہم  
آن کیست کہ میگویان چیست کہ جوید  
خود جوید خود پوید من فہم بفہم  
این از کس قرارست این انک گفتار  
دانی کہ از ان یارست من فہم بفہم  
اوسوی ہو باشد اوروی برد باشد  
اوسوی لبو باشد من فہم بفہم  
خود جسم و خود جانست خود جن انسانست  
خود این و خود آنست من فہم بفہم  
آمد بتماشائی بر طرف بہر جانی  
خود اندر ہی ہی من فہم بفہم  
آشکار بہانہ دان آن یار یگانہ دان  
در شان شہانہ دان من فہم بفہم

## اردو ترجمہ

وہ خود ہی اپنا تماشائی ہے۔ میں سوچ میں  
عزق ہوں۔ دوسروں پر خواہ مخواہ کی تہمت  
ہے۔ میں سوچ میں عزق ہوں۔



یہ کون بول رہا ہے۔ یہ کیا تلاش کر رہا ہے  
وہی تلاش کرتا ہے اور وہی دروہو رہا ہے  
کرتا ہے۔ میں سوچ میں عزق ہوں۔  
یہ رفتار کس کی ہے اور رفتار کس کی طرف سے  
ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ سب اس مجرب کی  
کارگذاری ہے۔ میں سوچ میں عزق ہوں۔  
وہ بال بال میں سما یا ہوا ہے۔ وہ سانسے  
موجود ہے وہ ہر جانب موجود ہے۔ میں  
سوچ میں عزق ہوں۔  
وہ خود ہی جسم ہے اور خود ہی جان اور خود  
ہی جن ہے اور خود ہی انسان ہے۔ یہی وہی  
ہے اور وہ یہی وہی ہے۔ میں سوچ میں  
عزق ہوں۔  
وہ نثارہ نظر رکھے اور ہاروں جانب  
عبودہ فرما ہوا اور خود ہی عزادار پاکیا۔ میں  
سوچ میں عزق ہوں۔  
اسے آشکارا اس عالم رنگ و بو کو ایک  
بہانہ سمجھو۔ وہ یار یگانہ ہے اور شاہانہ شان  
رکھتا ہے۔ میں سوچ میں عزق ہوں۔

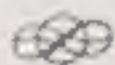


## اردو ترجمہ

میں بزرگی اور تقویٰ کو نہیں جانتا۔ میں دوستی  
اور دشمنی کو نہیں جانتا۔  
میں دریائے حیرت میں عزق ہو چکا ہوں۔  
میں ہوں اور چرا کو نہیں جانتا۔  
میں حب سے اس مادی جسم کو ترک کر کے بیروز  
ہوا ہوں اس وقت سے نہیں جانتا کہ  
خود مقامی کیا ہے۔  
میں باقی نہیں رہا۔ میں باقی نہیں رہا۔  
وہ باقی رہ گیا۔ میں اس مادی اور شہا کو  
نہیں جانتا۔  
کشف کیا ہے۔ کراست کیا ہے اور عبادت  
کیا ہے۔ میں آسمانی سیر کو نہیں جانتا۔  
میں عشق اور درد و غم کی راہ اختیار کر رہا ہوں  
میں اس دکھاوے کے زہد و تقویٰ کو نہیں  
جانتا۔  
میں اس کے نور کی شامیں دیکھ رہا ہوں  
میں اندھیرے اور روشنی کو نہیں جانتا۔  
میں کہاں گیا؟ میں تو اپنی ہستی ہی سے گذر  
گیا۔ میں گدائی اور بادشاہی کو نہیں جانتا۔  
خدا و فرزند جہاں میں آشکار ہے۔ میں  
وصال اور فراق کو نہیں جانتا۔

بزرگی پارسائی رائد انم  
عداوت آشنائی رائد انم  
کرگم گشتیم درد ریای حیرت  
ہما سنا چون چرائی رائد انم  
چو فتم از تن خاک بیک بار  
یہ بخود خود منائی رائد انم  
نہ من ماندم نہ من ماندم ہما ناند  
ہمیں مادی شہائی رائد انم  
چو کشف و چو کراست چو عبادت  
ہم آن سیر سہائی رائد انم  
بگیرم راہ عشق و درد و غم را  
ہماں نہ ہر ریائی رائد انم  
اگرچہ شعلہ نورش بر جہنم  
سماہ و روشنائی رائد انم  
کیا رستم ز خود رقتیم بارے  
گدائی بادشاہی رائد انم

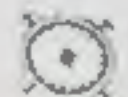
خدا در ہر دو عالم آشکارست  
وصال و ہم جسدائی رائد انم





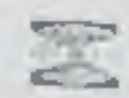
## اردو ترجمہ

پرنی پیر مٹان مارا بنو شائید جام  
شد دلم آزاده آن دم زلال داز حرم  
بر داد آسما مرا کا سجا گناہ دنی ثواب  
کے کفر اسلام آجانی جماعت لی امام  
نی در آسجا جسم ماندنی بود اسم اندر آن  
در تصور آدم این از کیا باشد مقام  
ایم مقام حیرت و عبرت بود دین اندر  
نہ رکوع نہ قیام نہ سجود نہ سلام  
این طریق عاشقی بگزین سجان ای آشکار  
تا بپاشی دامنہا تو اندرین لذت مدام  
مجھے پیر مٹان سے شراب سے بریز جام پلایا  
اُسی وقت میرا دل حلال اور حرام کی قید  
سے آزاد ہو گیا۔  
میرا محبوب مجھے ایسے مقام پر لے گیا جہاں  
نہ گناہ ہے اور نہ ثواب، نہ کفر ہے اور نہ  
اسلام اور نہ جماعت ہے اور نہ امام۔  
اس مقام پر نہ جسم باقی رہتا ہے نہ اسم۔  
میں خیال کرنے لگا کہ آخر یہ کون سا مقام  
ہے۔  
یہ مقام حیرت اور عبرت کا مقام ہے دیکھو  
اس میں نہ رکوع ہے نہ قیام اور نہ سجود  
ہے اور نہ سلام۔  
اسے آشکارا عاشقی کی راہ دل و جان سے  
قبول کرتا کہ تو ہمیشہ دائمی لذت میں رہے۔



## اردو ترجمہ

نہ مذہب کیش بزارم در دن بختا نہ بشنم  
برفتہ دین ایمان بظاہر مرد بسید نہ نم  
تن و جان مگر گرد ز عشاقان شنید من  
رود سرگردین را بشنم شکر گویم یہ آمینم  
ہر صورت ہماں یا درست شناسم جگہ صورت را  
نہ از کس کہینہ میدارم نہ در صلح نہ در کینم  
نہ شنیم نہ بزرگم من کر شنی بزرگی بیرون  
کرتی لاکو نین از در و شش مگر کینے بگزینم  
کنشت و کعبہ یکساں نسبت بود آشکارا بین  
نگاہم نیست بر غیری ہمد جا یا رمی بینم  
میں مذہب اور رسم در دل سے بزار ہوں۔  
میرا قیام بختا نہ کے اندر ہے۔ میرا دین و ایمان  
باقی نہیں رہا اور میں بظاہر بے دین انسان ہوں۔  
میں نے عشاق سے سنا ہے کہ رماشتی میں،  
جسم اور جان ختم ہو جاتا ہے۔ ہنکاح اگر اس  
راہ میں سر چلا جائے تو میں شکر کروں گا  
اور آمین کہوں گا۔  
میں تمام صورتوں کو پہچانتا ہوں۔ ہر صورت  
میں محبوب جلوہ گر ہے۔ اسی وجہ سے میں کسی  
سے بغض نہیں رکھتا۔  
میں نہ پیر ہوں نہ بزرگ۔ میں پیری اور  
بزرگی سے الگ ہوں تاکہ دونوں جہاں  
میں اس کے در عشق سے ایک ذرہ حاصل  
کر سکوں۔  
اسے آشکارا وحدت کی نظر سے دیکھ مندر  
اور کعبہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پیری نظر  
غیر پر نہیں ہے۔ میں ہر جگہ محبوب کو  
دیکھتا ہوں۔





## اردو ترجمہ

اوست نہان و عیان من نیم دکن نیم  
خود کند و خود بسیار من نیم دکن نیم

نیک بدکار اوست یا راعیا اوست  
نزد دهم نار اوست من نیم دکن نیم

این مرگفتار اوست در رفتار اوست  
باطن و اظہار اوست من نیم دکن نیم

لغو انا الحق زند خود را خود بشکند  
تہمتی بر او نہد من نیم دکن نیم

نام نہد آشکارا گریزند نار زار  
گاہ سوزان گہ بہار من نیم دکن نیم

ظاہر بھی اور باطن بھی وہی ہے میں نہیں  
ہوں میں نہیں ہوں کرتا بھی وہ خود  
ہی ہے اور کہتا بھی وہ خود ہی ہے میں  
نہیں ہوں میں نہیں ہوں

اچھا یا بُرا اسی کا کام ہے یا راعی وہی  
ہے اعیا بھی وہی ہے ذریعہ بھی وہی ہے  
اور نار بھی وہی ہے میں نہیں ہوں  
میں نہیں ہوں

یہ مقام گفتار اور رفتار اسی کی ہے باطن  
اور ظاہر بھی وہی ہے میں نہیں ہوں  
میں نہیں ہوں

اناکتی کا فوجی خود ہی لگاتا ہے اور  
اپنے کہ آپ ہی توڑتا ہے لیکن الزام اس  
پر منظور ہوا رکھتا ہے میں نہیں ہوں  
میں نہیں ہوں

اپنا نام آشکارا رکھتا ہے اور نار ناروتا  
ہے کبھی خزاں میں جلوہ گر ہوتا ہے اور  
کبھی بہار میں میں نہیں ہوں میں نہیں ہوں



## اردو ترجمہ

گویم ناگویم گویم ز تو میگویم  
جویم کہ کرا جویم خود را خود می جویم

من آب خود ہستم طلبیم روان آبی  
جویم کہ بہر آبے جویم چہ چرا جویم

مرگشتہ خورشید ست خورشید بھی مید  
خود بہر خود ست حیران گوید کہ من گویم

ہر جا کہ می بینم بینم خود سے بینم  
یک سوی نمی باشم دام کہ بہر سویم

آشکارا تو بیشک شک بگزار شبہ خود را  
گو کہ یقین گزے تا اویم من اویم

میں بولوں یا نہ بولوں اگر بولوں گا اتنی  
ہی ہا نہیں بولوں گا میں تلاش کروں  
تو کس کو تلاش کروں میں اپنے کو آپ ہی  
دعوٰی دھتا ہوں

میں خود ہی پانی ہوں اور پھر پانی طلب  
کرتا ہوں میں پانی کی طلب میں اس کے  
پچھے دوڑتا ہوں لیکن کیوں دوڑتا ہوں  
سورج برگردان ہے اور سورج کو دعوٰی دھتا  
پھر تلے اپنے پچھے آپ ہی حیران ہے

اور کہتا ہے کہ میں سورج نہیں ہوں کوئی  
اور چیز ہوں

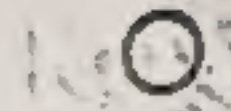
میں جس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہوں  
اپنے آپ ہی کو دیکھتا ہوں میں ایک  
ہاں نہیں ہوں ہر جانب ہوں

اے آشکارا تو اپنے شک شبہ کو توڑے  
اور ترک کر دے بول اور یقین و اعتماد  
کے ساتھ بول کہ میں وہی ہوں میں وہی ہوں





## اردو ترجمہ



از نقش بر نقاش رسیدیم رسیدیم  
 یک حرف دو معنی شد ہر دو ہمیدیم  
 ہم نقش سے نقاش تک پہنچ گئے  
 حرف ایک تھا اور معنی دو تھے اور ہم نے  
 دونوں کو سمجھ لیا۔  
 اہ نقش بن نقاش نہ آگاہ مرا بود  
 حاصل نشدہ گر چہ بر پی نقش دویدیم  
 مجھے نقش سے نقاش تک رسائی حاصل  
 کرنے کا علم نہیں تھا۔ اگرچہ کچھ حاصل نہیں  
 ہوا لیکن ہم نقش کے پیچھے دوڑتے ہی تھے۔  
 جب ہر مغال نے اصل حقیقت کے راز  
 سے آگاہ کیا تو نقش نظروں سے غائب  
 ہو گیا۔ حرف نقاش نظر آتا رہا۔  
 نقش ہم نقاش بود چشم کشا بین  
 پس غیر ز دل خویش کشیدیم رسیدیم  
 آنکھیں کھول کر دیکھ یہ نقش در اصل تمام  
 نقاش ہی نقاش ہے۔ ہم نے اپنے دل  
 سے غیر کو نکال دیا اور آزاد ہو گئے۔  
 آشکار و پنهان معنیہ در خانہ خوارست  
 تحقیق بمعنی نہ مریدیم مریدیم  
 ظاہر اور باطن شراب فروش کے گھر میں  
 معنیہ و شراب فروش کا بیٹا ہے نہ شک  
 ہم میخانہ کے مرید ہیں۔ مرید ہیں۔

